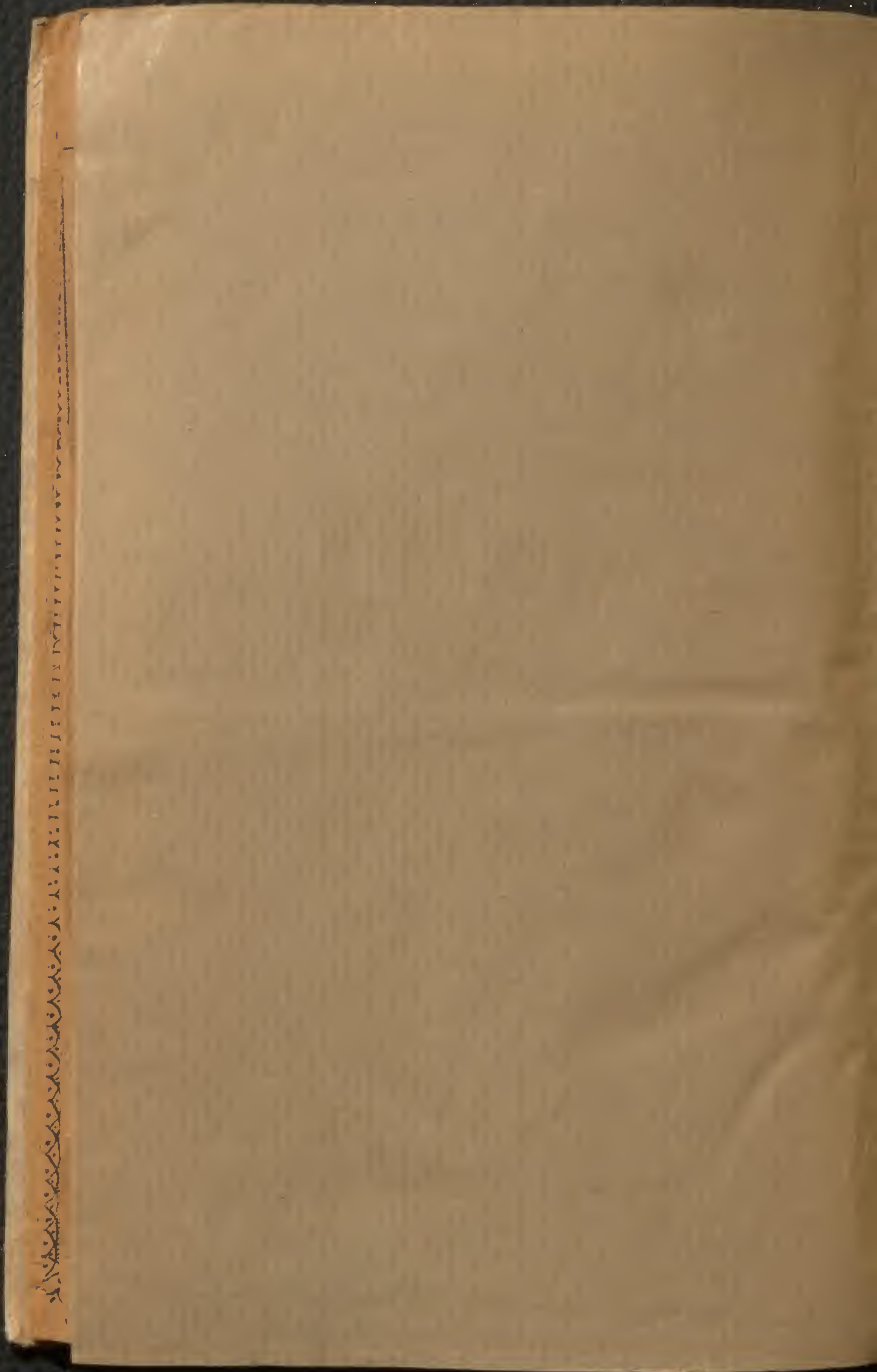




2/-

الحمد للہ

کہ یہ رسالہ نور بار صبح نفس سے بنام تاریخی

مشرقستان اقدس ۱۳۱۶

کہ حقیقۃ

بہت فوائد جلیلہ شرعیہ و شعریہ کا جامع اہل علم و اہل سخن دونوں کو نافع اور نظاہر اُن
اعتراضات تعصب جہالات کا جواب قاطع ہے جو حضرات تفضیل و تشیع نے
مجتمع ہو کر بچھ مہینے میں قصیدۂ مبارکہ **مشرقستان قدس** پر لکھے
اور ہر جگہ اپنے کمال علم و حسن فہم کو جلوے دیے اندازۂ فضیلت یہیں سے متصور
کہ اعتراض جتنی سطریں تقریباً ایک سو اکہتر اور اُن میں ہوتے تین سو
جہالتیں جلوہ گر یہ رسالہ ملاحظہ کیجیے اور ایک ایک کرکے سب کا ثبوت لیجیے

تصنیف لطیف

جناب فضائل نصاب فواضل مآب ناصر سنت کاسر بدعت جناب نواب مولانا مولوی محمد
سلطان احمد خان صاحب بریلوی قادری برکاتی ابو الحسینی دامت فیضہ القوی

بفرمائش مصنف موصوف

مطبع اہلسنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

فہرست بعض فوائد و مقاصد شرعیہ و شعریہ این رسالۂ نوریہ

عذاب ادنیٰ بر رد اوادنیٰ ۱۳۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــــ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قال تعالیٰ ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون ○ وقال تعالیٰ یعذبھم اللہ بایدیکم الآیہ مسلمانو ملاحظہ سے پہلے ایک عبرت خیز واقعہ سنیے الحق لحوم العلماء مسمومۃ علما کے گوشت زہریلے ہوتے ہیں ۔ ع

با عالم زمین ہر کہ در افتاد بر افتاد ۔ جب حضرت عالم اہلسنت مدظلہ کی تصانیف باہرہ قاہرہ علمیہ پر مخالفین کا ہر سو ان سے کچھ بس نہ چل سکا و للہ الحمد ناچار بکمال غم و غصہ جس کا ص۳ لسان الغیب پر خود اقرار ہے اپنی مذہبی ذلتوں کا بدلا لینے کے لیے ایک اردو قصیدہ پر زبان زوری کا قصد کیا۔ خیر اس ہمت و بہادری پر کاش شعری دائرے ہی میں محبوس رہتے تو اتنا ہی ہوتا کہ لوگ نافہم و بےشعور کہتے مگر قسمت کی بدی قسمت میں بدی مسلمان بچشم عبرت دیکھیں کہ علمائے سنت سے ناچاقی و بدمذاقی کے وبال نے حضرات معترضین کو کس پایہ پر بٹھایا اعتراض چاہتے ہیں علمائے ملت پر اور حقیقۃً مونھ آتے ہیں قرآن و سنت پر حد یہ ہے انکار کا شمار ہی کیا جابجا قرآن پر وار کیا مثلاً (۱) ص۲ مدیح انسان میں غیر انسان سے استعارہ و تشبیہ کو کہا کچھ قابل فخر نہیں کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے حالانکہ قرآن عظیم میں خود حضور افضل العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا فرمایا (۲) ص۴ مصدر بمعنی اسم فاعل کو غیر ممکن کہا حالانکہ قرآن مجید میں جابجا ھدی و رحمۃ آیا (۳) ص۵ انگلی کے ذاکر ہونے سے منکر حالانکہ نصّ قرآن عزیز صراحۃً مظہر وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ (۴) ص۶ اسم بے مسمےٰ سے انکار حالانکہ قرآن حکیم کا ارشاد ان ھی الا اسماء سمیتموھا الآیہ (۵) ص۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بنی فاطمہ کا باپ کہنے سے منکر حالانکہ قرآن حمید میں ہے فقل تعالوا ندع ابناءنا وقال تعالیٰ والٰہ اٰبائک ابراھیم (۶) ص۸ ذکر صلت و حذف جملہ معللہ بقرینہ مقام کو خبط بے مبتدا بتایا حالانکہ قرآن کریم نے فرمایا۔ ان کان ذا مال و بنین (۷) ص۹ معروف بمعنے نیکی و احسان کی گنجائش نہ مانی حالانکہ قرآن شریف میں کتنی جگہ ہے۔ متاعاً بالمعروف فامسکوھن بمعروف فاتباع بالمعروف (۸) ص۹ مقبولان خدا علیہم السلام سے حاضرین سے طلب کا انکار حالانکہ قرآن جلیل

فرماتا ہے وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ (۹) ص۸۱ وسیلہ
پکڑنا کفران نعمت ہی حالانکہ قرآن منیف مین حکم احکم ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ (۱۰) ص۱۱
صفت خود احتراز ہی ہے انکار حالانکہ پہلی بسم اللہ قرآن جمیل مین ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(۱۱) لاولد کو فرد نہین کہتے حالانکہ قرآن مبارک مین ہے رب لا تذرنی فردا اور ان کے
سوا اور وجوہ سے بھی قرآن پاک کی مخالفتیں کین جن کا بیان آپ کو اس رسالے مین ملے گا
مگر یہ باتین متعلق بہ معانی ہین انھین عذر معمولی تھا کہ طائفہ بیچتے اور قرآن کے معنے کیا معنے
سخت وبال ولعنت یہ ہے کہ صسٗر مین خود عبارت قرآنی کو معاذاللہ
غلط ٹھہرا دیا۔ اٰوَاذُنے بفتح واو و اسقاط ہمزہ کو باطل مان کر یہ شعر قصیدہ ہ سے
قرب آس اعلے سے ہے سمجھے جسکا ٭ قصر اَوَاذُنے ہے احمد نوری ٭ بحر سے خارج بتایا حالانکہ یہ
کلمات کریمہ بعینہا اسیطرح قرآن عظیم مین ائمہ دین نے پڑھے۔ قال اللہ تعالے فکان قاب
قوسین اَوَادُنے امام نافع مدنی بطریق ورش کے قرات یوہین بفتح واو و اسقاط ہمزہ ہے
تمام قرآن مین اس قرات طیبہ کا قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ہمزہ صدر کلمہ مین ہو اور ماقبل ساکن غیر مدہ
حرکت ہمزہ ماقبل کو دیکر ہمزہ ساقط فرماتے ہین شاطبیہ مین فرمایا ہ وحرک لورش کل
ساکن آخر ٭ صحیح بشکل الہمز واحذفہ مسہلا ٭ اسکی شرح سراج القاری مین ہے وصف الساکن
بوصفین انیکون آخر کلمۃ صحیحا ای لیس بحرف مد ولین نحو قد افلح فان کان قبل الہمزۃ واو او یاء لیسا بحرفی
مد ولین بان ینفتح ماقبلہما فانہ ینقل حرکۃ الہمزۃ الیہما نحو خلوا الی و ابنی آدم وقولہ صحیح باعتبار انہ لیس
بحرف مد ولین ولم یرد انہ لیس بحرف علۃ اہ مختصرا غیث النفع مین ہی قرا ورش بنقل حرکۃ الہمزۃ الی الساکن
قبلہا بشرط ان یکون آخر کلمۃ غیر حرف مد اہ باختصار اتقان شریف مین ہے تخفیفہ (ای الہمز)
اربعۃ انواع احدہا النقل لحرکتہ الی الساکن قبلہ فیسقط نحو قد افلح بفتح الدال وبہ قرأ نافع من طریق ورش
حیث کان الساکن صحیحا آخرا والہمزۃ اولا الخ اب سے کیا کہیے مگر یہ کہ انکار نصوص آخر با نکار نصوص آوردند
حضرات طائفہ اگر ایمان رکھتے ہیں تو جلد لسان الغیب کو بتی دکھائین مخالفت علما سے باز آئین اعتراضات سے
توبہ شائع فرمائین جب تک جاہل تھے اور بات تھی اب کہ ہم نے آگاہ کر دیا دانستہ انکار قرآن پر اصرار
آپ ہی کہیے کیسا مذاق ہو گا آئندہ اختیار بدست مختار وصلی اللہ تعالے علی السید الہادی وآلہ الاطہار

ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ

الحمد بیان فوائد جلیلۂ شرعیہ وشعریہ اور قصیدۂ مبارکہ مدیحہ
مشرقستان قدس سے دفع اعتراضات بدمذاقان خسریین یہ رسالہ مسمی بنام تاریخی

مشرقستان قدس

تصنیف لطیف جامع فضائل قامع رذائل فاضل کامل جناب نواب مولانا مولوی
محمد سلطان احمد خان صاحب بریلوی قادری برکاتی نوا الحسینی دام فیضہ القوی

مطبع اہل سنت وجماعت بریلی میں چھپا



بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہم انت المحمد صل وسلم و بارک علی حبیبک و آلہ وصحبہ و اولیائہ وعلمائہ
اجمعین حضرت عالم اہلسنت جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب دام ظلہم العالی کے
مقابل مشتہر ۱۳۱۸ھ ندوہ [illegible] تفضیلیہ کو جو شدید زک پہنچی کہ اون کے [illegible] فاضل بلاد مختلفہ سے ایک شیشہ
سنت کے مقابل جمع ہو کر آئے تھے [illegible] سوالات [illegible] فوراً [illegible] کیا فوراً اسکے
جلوسے دکھائے اُسکی کیفیت رسالہ سوالات تفضیل [illegible] ۱۳۱۸ھ [illegible] مطابق [illegible] رسائل اسی
زمانے میں طبع ہو کر شائع ہو چکے [illegible] جواب [illegible] تفضیلیہ بدایون سے
آدم مرگ [illegible] نہ ہوگا [illegible] اُسنے بفضلہ تعالیٰ حضرت ممدوح کے
دست حق پرست [illegible] مذاہب باطلہ کی مجموعہ آپ ہی تھی
اس جماعت سے بھی تفضیلیہ [illegible] دوسری علامہ حضرت عالم اہلسنت سے
[illegible] برس [illegible] اور ایک [illegible] سال سے [illegible] غلطیاں [illegible]
تھے کہ کسیطرح حضرت ممدوح پر کوئی اعتراض نکالیں جیسے [illegible] اپنے [illegible] کی الٹی سمجھا [illegible] دنیا کی ۲ اللہ [illegible]
ان [illegible] لنورہ [illegible] علوم کثیرہ [illegible]
بفضلہ تعالیٰ اسوقت تک [illegible] اسی [illegible] رسائل

مطبوعہ و مشہور ہے بعونہ تعالی کسی جگہ حضرات کو گنجایش نہ ملی یہان تک کہ سوالات تفضیل و سوالات حقائق نما
و رسالات سنت و ندوہ و فتاوی القدوہ و لکشف و فیہن الندوہ کہ یہ تو خود حضرات تفضیلیہ و ندویہ
مقابلہ میں خود ان کی طرف سے بھی چھپ سادہ لی مگر دلون کا بخار نکالا تو کہان حضرت کے ایک اردو
قصیدہ منقبت مسمی بہ مشرقستان قدس پر وہ اری مردمی الفضا کا وہ سہند و خدا جس سے شامل کہ
چوالیس برس کی عمر میں ایک سو اکاسی تصانیف فرمائیں اور پھر اسپر اقطار و امصار بعیدہ سے کلام الہی
دیا اله العلمین جس کا مجموعہ فتاوی جیسے خیال حجت پیدا ہوا مفصل اقامت گیارہ سال میں چھ جلدات کو
پہنچا اور ہر جلد چار سو صفحہ سے زیادہ اور وہ بھی یون نہین کہ آئے گئے سب کے فتاوے اٹھا کر دیے یا جو سوا
دس بالکل سوال و فتوے کے جواب درج کیے بلکہ صرف اپنے فتوے اور صرف خیر کر دیا بعونہ تعالے ان مجلد ون کو
پہنچے آپ کہان فرصت کہ شعر و شاعری کیطرف توجہ فرمائیں نہ کہ معاذ اللہ اُسے ذریعہ لقاء بناتے بلکہ وہ
توجہ ہو کہ عاشقِ خرقہ ارباب میں ہے ۔ سب اصحاب و احباب جانتے ہین کہ فن کبھی کسی سے سیکھا
کسی سے اصلاح لی خود فرماتے ہین ؎ نظم رتبہ نیاز کرد تلمذ مشرہ است ۔ آئینہ صفاست بجیہ قبل صیقل
چند است ۔ نظر انتساب ثواب بارگاہ نعت و منقبت میں عربی فارسی اردو تینون زبانون میں فرمایا
اور اُسکے جمع کرنے کی کبھی فکر نہ فرمائی نہ پاس و لحاظ ضوابط شعریہ کے سوا اسکی تحسین و تقبیح سے کچھ غرض رکھی
جیساکہ خود فرماتے ہین ؎ نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن ۔ نہ مرا گوش بمدحی نہ مرا ہوش ذمی ۔
منم و کنج خمولی کہ نگنجد دروی ۔ جز من و چند کتابے و دوات و قلمی ۔ ایسی صورت میں اگر کلام شعریت
نظام طرز شعرا و شعراے جدا رہتا تو کچھ محل استبعاد نہ تھا حضرت ممدوح نے قصیدہ مبارکہ غوثیہ و ایوا والغیب
جدا ہیں ایک رسالہ مسمی بہ الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ تصنیف فرمایا جس میں بکثرت اس کے
دلائل و نظائر ذکر فرمائے کہ علمائے کاملین و کملائے بالغین ان باتون کی پروا نہین فرماتے مولوی
معنوی قدس سرہ فرماتے ہین ؎ اندر استغنا مراعات نیاز ۔ جمع ضدین است چون گرد و دراز
حاصل اندر وصل چون افتاد مرد ۔ گشت دلالہ بپیش مرد سرد ۔ باایں ہمہ یہ بے توجہی کم فرصتی
یہ بے پروائی کہیں سے کبھی کسی کی رہنمائی تینون زبانون میں کلام بلاغت شعار فصاحت دثار جس اعلی
پایہ سے واقع ہوا ہے ارباب انصاف سے اسکی شہادت لیجیے حق تو یون ہے کہ ایسے

مبارک ہے جسے بہت قلیل مہلت مین بکمال عجلت نظم فرمادیا پھر بحکم حضرت ممدوح ۴؍محرم سنہ ۱۲ھ کو طبع ہوکر
شائع ہوا جب سے حضرات تفضیلیہ وندویہ مذکورین کی ساری کمیٹی سر جوڑ کر بیٹھی مدتون خبرین آیا کین کہ اعتراض
ہونگے اعتراض ہوئے ہین بارے چھ مہینے کامل مین تمام یاران جلسہ علمائی گشتی و شعرائے دشتی و عرفائے
قشتی نے یہ نتیجہ دیا باایں ہمہ عرق ریزی و جان فشانی قصیدے کے ایک مصرع ایک لفظ ایک حرف کا بھی
بال بیکا نہ ہوسکا اور اول تا آخر ہزار ہزار طرح اپنی ہی جہالتون بطالتون ضلالتون کو ظاہر کیا الحق ایسا
مجموعہ جہالات محض ناقابل التفات اگر اسباب ذیل قسم نہ دیتے تو ہم ایسون کی طرف توجہ کا نام بھی زبان پر
نہ لیتے **اولاً** ہمت والی کمیٹی نے صرف شعری بطالتون پر قناعت نہ کی بلکہ بکمال بیباکی شرعی اعتراضون کی
بھی راہ لی لہذا توہین اوہام و تسکین عوام مناسب ہوئی **ثانیاً** بشدت وقاحت و جوشش ضلال تشیع و
وہابیت کمیٹی نے حضرات اولیائے مرشدین و علمائے دین احیاء و واصلین کی شان مین بہت گستاخی
و زبان درازی دکھائی لاجرم شان انتصار مقبولان کردگار جنبش مین آئی **ثالثاً** یہ بھی فائدہ کہ عامہ
پر ظاہر کیا جائے کہ ندوہ کے فضلائے اجل و علمائے اکمل ایسے ہوتے ہین اردو کلام سلیس و آسان سمجھنے
تک کی لیاقت نہین رکھتے **رابعاً** یہ بھی خیال کہ اس ضمن مین جو مسائل شرعیہ و فوائد شعریہ بیان کیے
جائینگے عقیدہ و عمل و شعر و غزل مین مسلمان بھائیون کے کام آئینگے **خامساً** اسی بہانے سے چند اشعار
دُربار قصیدہ گوہر نثار کی شرح ہوجائیگی نکات دقیقہ و مضامین انیقہ کی بہار پیش نظر اولی الابصار جلوہ
فرمائیگی صاحبان کمیٹی نے قصیدے کے تھوڑے شعرون پر اعتراض کیے قریب اسّی شعر کے چھوڑ دیے
حالانکہ بدعقلی و کج فہمی و تعصبات دہری کی راہ کہین بند نہین اگر ہر جگہ اپنی فہم کی خوبی دکھاتے تو بہتر تھا
کہ ہم شرح تمام قصیدہ کا فخر پاتے **تنبیہ ضروری** کمیٹی تشیع و وہابیت و تفضیل و ندویت نے اپنا چہرہ
نازنین پردۂ حجاب مین رکھنے کے لیے پرچۂ اعتراضیہ کا مصنف کسی صاحب مجہول العین مسمی **انوار الحق**
ساکن کاکوری کو بنایا اور اسیلیے پرچہ کا نام **لسان الغیب** رکھا یعنے پردے مین کی زبان ان حضرت کو

سلہ یہ کمیٹی پورے چھ مہینے تک بمعیت جھیل کر اس پرچۂ اعتراضیہ کا نتیجہ دیا اسکے معتقد حضرات ندوہ کے
ارکین ہیں اور انہین کے بعض ذی زبان عیارتی مذاق تھا او بچی جوٹی کے مرقسم اول ہین جنکے لکچر ندوے نے چھاپے اور یہ
حضرت جنکے سر طویلے کی بلا رکھی گئی اور ان کی مدمت فاضل اجل و صوفی اکمل لکھی گئی یہ بھی ندوہ کے دلدادہ ہین جس کا ذکر ترجمہ
بیت ۸۶ مین آئیگا ۱۲ منہ

فاضل اجل شاعر نازک خیال صوفی باکمال لکھا اور حضرت حاجی محمد شبیر صاحب کا مرید اور منشی منیر
کا شاعری مین شاگرد بتایا حضرت حاجی صاحب نے بعد دریافت فرمایا اس نام کا کوئی شخص ہمارا مرید نہین -
پھر بغرض زیادت تحقیق ارشاد فرمایا مجھے میان سے پوچھو اون سے دریافت کیا اُنھون نے بھی انکار فرمایا غالبًا
منشی منیر کیطرف نسبت تلمذ بھی ایسی ہی ہوگی جسپر خود اُس پرچۂ اعتراضیہ کی حالت شاہد عدل ہو منشی منیر
کی شاعری تو ایک بلند پایہ کی گنی جاتی ہے جسکو کچھ بھی کوچۂ شعر و زبان سے علاقہ ہوگا اُسکا سکھایا ہوا اتنا
بیمعنی کیا ہوگا مگر ازانجا کہ وہ اُس تلمذ کے مظہر اور خود ان حضرات کا کوئی مصرع بھی مسموع نہ ہوا لاجرم
براہ الزام اکثر اشعار منشی منیر وقع اوہام مین پیش کیے گئے اس سے مقصود انکے اشعار پر اعتراض نہین
بلکہ ان حضرت مدعی تلمذ پر اتمام حجت ورنہ ہمارے نزدیک غالبًا وہ حقیقۃً مورد ایرادات شعری نہین یہ
نکتہ ملحوظ رہے اور آپ بتوفیق اللہ انحائے ذہن بلند آسمان پیوند خامہ برق بار دشمن شکار کو اجازت
جولان دے -

فہرست علوم و کمالات عالیہ طائفہ معترضہ غالیہ -

حضرات ناظرین پرچۂ اعتراضیہ مین کل سطور اعتراض تقریبًا ایک سو اکہتر (۱۷۱) سے زائد نہین اور ان مین
ان صاحبون کے پونے تین سو کمالات علمی و کان جلوہ حسن حضرات فضلائے عالی مذاق و
ذوی طمطراق کا علم و کمال یہین سے ظاہر کسی چند حرف خواندہ کی کوئی تحریر مطبوع آپ نے ایسی دیکھی
ہوگی کہ تعداد جہالات تعداد سطور کے ڈیوڑھے سے بھی زائد ہر سطر پر گیارہ سے زیادہ جہالتون کا اوسط ہے
ذرا جدول کمالات ملاحظہ ہو -

بے علمی[۱]	بے استادی[۲]	[illegible]	مکابرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۴	۱۹	۲۰	۹	۷	۳	۳	۱	۱۲	۹	۱۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جملہ	
۱۰	۴	۱۴	۲۷	۴۸	۱۵	۱	۱	۲۲	۲۷۵	

۱ بے علمی مین قرآن دانی حدیث دانی فقہ دانی وغیرہا انکی بہت سی دانیان داخل ہین ۱۲ ۲ یہ دو قسم ہے ایک یہ کہ معترض مذکور خود بے تلمذ
اپنے استاد پر صاف کی یعنی اعتراض وہ کیا جو بعینہٖ انکے استاد پر پڑتا ہے اسکے فوائد حواشی مین بلفظ استاد کُشی ہی تعبیر کیا جائیگا دوسرے یہ کہ انکی

آغاز مقصود ورد کلام مردود

قولہ بزرگ کی مدح سے مقصود دوسروں کی ہجو مذموم کو مقصود مدح بنانا ہی اقول قصیدہ مبارکہ
تو کسی بزرگ دینی کی معاذ اللہ ہجو نہیں ہاں گمراہان بدمذاق بدمذہبان فساق کی مذمت ہے
اور یہ قرآن عظیم کی سنت ہے جہاں اپنے محبوبوں کی مدح فرماتا ہے مردودوں کی مذمت بھی فرماتا ہے
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ قولہ یا تولا یا تبرا تا مسلکن
اقول بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ
الحدیث خود رب العزت فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ
مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ الآیہ محبوبان خدا کی محبت اسی وقت صادق ہے کہ ان کے دشمنوں سے
عداوت ہو۔ یہ ندوہ نہیں کہ محبوبان خدا سے محبت کا دعوی اور ان کے دشمنوں سے اتحاد فرقہ اتحاد
ہو تو یاران ندارد ع ہر کہ با دشمن گراید دشمن است ۔ قولہ بزرگان دین کی ہجو اقول ہاں
آپ اس شکایت میں مجبور ہیں بلکہ یہی بدمذاق آپ کے نزدیک عمدہ بزرگان دین آپ کے
ندوہ کے ناظم صاحب ہیں جو انھیں بزرگان اسلام لکھ گئے (دیکھو بارش بہاری صفحہ) بلکہ
ہنود دیند ومت وغیرہم بھی بزرگان ندوہ میں داخل (دیکھو صفحہ) قولہ بلکہ ہم دیکھتے بھی
نہیں اقول چشمۂ آفتاب را چہ گناہ قولہ اسکی اشاعت کے یہاں روادار ہونگے
اقول اکابر دین کی مدحت مبتدعین کی مذمت نزد اہل سنت رضا و معرفت ضرور مستحق اشاعت
مگر اپنے ندوے کے کئی کوڑی مولویوں کی خبر لیجئے جو صریح ضلالتوں بطالتوں کی اجازتیں دیتے
اشاعتیں کرتے اور اس اشاعت فاحشہ سے إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ
الآیہ کے مصداق بنتے ہیں (دیکھو بارش بہاری صفحہ ۱۹) قولہ جو شعر عام روا جائز اقول
شرعا کا حال سن چکے کہ خود سنت قرآن ہے رہی آپ کی روا ہیاد کسی مسلمان پر حجت نہیں ۔
قولہ ایک صاحب نے نعت کہا جو نعت و قصیدہ سنایا گیا اور چند اشعار مدحیہ تھے ۔

اقول صاحب نے غلط کہا دونوں بار کی عرض مین مدح حضور و قدح عند جان مسعود بدونون شعر کے اشعار تھے حضور کی اجازت سے چھپا اور حضور نے دست مبارک سے تقسیم فرمایا **قولہ** ہم کہتے جاتے ہیں اور آپ سنتے جاتے ہیں **اقول** ہندوستان سلامت ہے ہم نے تقسیم ہی ایسا کیا ہے۔

مشرقستان قدس

۱۳ ا ہ

قولہ مشرق ظرف مکان ہے اُسکے ساتھ ستان **اقول اولاً** یہ آپ کی صرف دانی ہے مشرق بکسر را اسم ظرف ہے اور بفتح را مصدر شافیہ مین فرمایا و جیٔ المصدر من الثلاثی المجرد الذی ساعیہ مفعل قیاسا مطرد کالمقتل و مضرب تو مشرقستان بفتح را بمعنی شرقستان ہے اور اسمین کلام نہ کریگا مگر جاہل آپ کے استاد منیر کا مصرع ہے
مصرع: مہر شرقستان عزت ہے مہ سپید اربخت ثانیاً بالکسر مین بھی کسی عاقل کو کیا مجال سخن ستان کی وضع ظرفیت محضہ کے لیے نہیں بلکہ افادۂ مجمع و محل کثرت کرتا ہے جہان دو ایک نیزہ و گل ہون نیستان و گلستان نہ ہوگا فی البرہان ستان جائے انبوہ بسیاری چیزہا باشد ہمچو گلستان و نیستان و ہندوستان و امثال آن تو مشرقستان بمعنی مجمع المشارق ہے یہ معنی لفظ مشرق سے کیونکر حاصل ہیگی اسپر اعتراض تو بہا لعنت فاحشہ ہے ہان ان کلمات کی کہیے حضرت خواجہ حافظ شیراز قدس سرہ ؎ کس ندانست کہ منزلگہ مقصود کجاست ۞ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ۞ صائب ؎ تا مباد آگاہ از ذوق گرفتاری شوند ۞ میکنم آزاد طفلان راز مکتب خانہا لغات والے اپنی فہم کے قابل ان کی توجیہ وغیرہ کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہان وہ تحقیق انیق ہے جس سے ظاہر ہو کہ یہ الفاظ اسی طرح درکار آپکی فہم ولیاقت اگرچہ اُس التماسہ

لہ حکیم اوحد الدین انوری علیہ الرحمۃ ؎ بہ نعمت تو کہ گر در مصاف گاہ اجل ۞ قفا بزرہ تمام زمین بجنباند ۞ اینجا توجیہ دیگر نیز ہست ۱۲ منہ

جلیل کے متحمل نہین مگر ہم ذکر کرتے ہین کہ اور اہل عقل و انصاف نفع پائین ظرف دو قسم ہی قریب و بعید جیسے دُر کے لیے درج و دار کہ ظرف الظرف ہی ظرف قریب ایک ہی علامت ظرفیت سے بتائی جائیگی اور بعید بھی جب کہ مقصود صرف افادہ ظرفیت مطلقہ ہو اور خاص ظرفیت بعیدہ بتائین تو آپ ہی ظرف در ظرف بنا ما در کار منزل وہ محل خاص جہان اوترین یا مثلاً خیمہ قائم کرین اور منزل گاہ وہ میدان جس مین یہ منزل واقع ہو مکتب عرفاً وہ بیت جس مین اطفال کو درس دین اور مکتب خانہ وہ مکان جسمین بیت مذکور ہی مشرق دائرہ افق کا ہر وہ نقطہ جس پر آکر ستارہ حجاب زمین سے نکلے اور مشرقستان وہ پارۂ فلک جسمین یہ سب مشارق واقع ہین حضرت حافظ فرماتے ہین منزل در کنار منزل گاہ بھی کسیکو معلوم نہ ہوئی تبیجے دوپہر کی چھٹی مین احاطۂ مدرسہ مین رہتے ہین یہ مکتب سے آزادی ہی مگر آزادی مطلق نہین پوری آزادی وہ کہ مکتب خانہ سے چھوڑ دیے جائین تو ہین یہ قصیدۂ مبارکہ مشرق نہین بلکہ مشرقستان ہی اب قوت و لطافت ہر سہ کلام ملاحظہ ہو تا کتنا صفائی طغیانی جولانی زیادتی مین کیا ہیگا ظرف الظرف تو معقول و ظاہر ہی یہ مصدر المصدر یعنے چہ آپ کے استاد منیر نے کہا ؎

عشق مژگان مین صفائی کا مزہ لیتے ہین ٭ چشمۂ سوزن عیسے مین نہا لیتے ہین ٭ و لہٗ ؎

کھولن کیا سایۂ پُر نور کے معدوم ہونے مین ٭ سبھون کے توسن فکر تنے کی ہی اسمین جولانی

اور یہان ایک لطف اور ہی سب بمعنے کل ہی کہ مفید احاطہ و استغراق ہوتا ہی ایک اوسمین کیا دقیقہ رنگیا جسکے لیے جمع کیجائے اور جمع مین یہ مائے مخلوطہ کہان سے آئی و لہٗ ع کہ

ہی اک قطرۂ باران مین ہی دریا کی طغیانی ٭ و لہٗ ؎ مجھپر زیادتی ہوئی برناؤ پیر کی ٭

حد ہو گئی گناہ صغیرہ و کبیرہ کی ٭ اور خود آپنے صدہا پر کہا یہ فقرہ زیادتی کے موقع پر بولتے ہین ہمین ہر جگہ اعتراض مقصود نہین مگر آپ اپنی شعر دانی کی تھاہ دکھاتے جائیے۔

مطلع	نور سینہ ہی احمد نوری		طور سینا ہی احمد نوری	۵

قولہ نور سینہ نہین بولا جاتا سرور سینہ نور نظر نور دل نور عین نور چشم بولتے ہین

اقول نور نظر نور عین نور چشم تم جس معنے پر سمجھے اوسپر نور دل بھی نہین بولا جاتا اور جب سرور سینہ جائز حالانکہ سرور کو سینہ سے حقیقۃً علاقہ نہین صرف مجازاً بوجہ ظرفیت دل

اُسکی طرف نسبت کر سکتے ہین تو نورِ سینہ کہ سینہ حقیقۃً اُس سے متصف ہوتا ہو کیا محلِ تامل ہے

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ؎ تن ریاضت گرچہ لاغر میکند ✤ صدر را چون بدر انور

میکند ✤ بات یہ ہو کہ آپ کو دو مختلف معنی مین امتیاز نہ ہوا یہ سب الفاظ ایک وادی سے خیال کیے حالانکہ

نورِ نظر نورِ عین نورِ چشم استعارہ ہین اور نورِ دل نورِ سینہ سرورِ سینہ مین نور و سرور بمعنی نوربخش و

سرور دہ۔ اور اسمین سر یہ ہو کہ تشبیہ کے لیے مشبہ بہ کا معلوم و مشہور ہونا چاہیے آنکھ کا نور ظاہر ہو الا

سینہ کو سرور لازم نہین نہ عام طور پر دل مین نور و لہذا اصل استعارہ ہین نورِ سینۂ عارفان یا ضیائے

دل ہر کا شقان کہینگے نہ مطلق اور نور بمعنے نوربخش خود قرآن عظیم مین موجود علے قول عامۃ المفسرین

فی قولہ تعالے اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ای منورہما اور نوربخشِ سینہ کوئی نئی بات نہین تجلی گوید

؎ پشت و سینش نوربخش سینہاست ✤ آب از دو چشمہ آئینہاست قولہ طورِ سیناؑ

کسی انسان کی تعریف نہین، اقول صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کی صفت مین ہو۔ ذلک لطود

منیف وہ کوہ بلند ترین فی مجمع البحار اے جبل عالٍ حضرت خنسا صحابیہ رضی اللہ تعالے عنہا

اپنے بھائی کے مرثیہ مین فرماتی ہین۔ ؎ وان صخرا لتأتم الہداۃ بہ ✤ کانہ علم

فی راسہ نار ✤ علم بفتحتین پہاڑ کو کہتے ہین۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم کی حدیث مین ہو رسول اللہ

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ

الحدیث طبرانی امام حسن بصری سے راوی ان معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اغمی علیہ

فجعلت اختہ تقول واجبلاہ الحدیث نیز عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے

راوی قال یا رسول اللہ اغمی علے فصاحت النساء واجبلاہ جب انسان کی تعریف مین

پہاڑ کہا جاتا ہو طور سینا کہ اعظم عند اللہ قدرا و منزلا ہو کیون نہ کہا جائیگا سلسلۃ الذہب

حضرت جامی قدس سرہ السامی بمدح حضرت خواجہ احرار رضی اللہ تعالی عنہ ؎ لیک

خواجہ کہ کوہ آہن بود ✤ بلکہ کوہ وقار و تمکین بود ✤ باہمہ ہیبہ فرس میراند ✤ در معارف گہر ہمی

افشاند ✤ استاذ البلغا شیخ ابراہیم ذوق ؎ عقل مین شمس ہو تو علم مین کان گوہر

فضل مین کعبہ ہو تو حلم مین کوہ رحمت ✤ کوہ رحمت جبل عرفات ہو سب جانتے ہو آپکے استاد

منیر نے کہا ؎ اعلی ہو وقار حضرت حمزہ کا ✤ کوہ احد فضائل بیحد ہین ✤ بات یہ ہو کہ غیر سے آپ

ابھی تشبیہ و استعارہ کے معنی ہی نہ سمجھے کیا اسکے لیے یہ ضرور ہی کہ وہ لفظ حقیقۃً مشبہ و مستعار لہ پر
صادق ہو یا تشبیہ کا دروازہ بند ہی رائج و مشہور تشبیہات و استعارات مبتذل گنے جاتے ہین۔
اور حسن کلام و قوت طبع جدت مین ہی آپ نے منیر کی اچھی شاگردی کی **قولہ** کیونکہ انسان اشرف المخلوقات
ہی **اقول** اب کھلا کہ آپ ضرور ملک الشعرا بھی ہین اور زندہ کے امام الفضلا بھی روز اول سے آج
تک جو تمام جہان کے فصحا نظم و نثر مین حسین کو گل و گلبن و سرو و شمشاد و قمر و ماہ و شمع۔ شجاع کو شیر
و باز و عقاب و تیغ و تیر و ہزبر۔ سخی کو بحر و باران و محیط و ابر۔ عالم و منشی و جنگ آزما کو مشتری و
عطارد و مریخ وغیرہا صدہا ہزارہا الفاظ سے محل مدح مین تعبیر کرتے آئے آپ کے نزدیک سب نافہم غلط
کار اور بزعم مدح ہجو و قدح مین گرفتار رہی کہ اشرف المخلوقات کو جانورون بیجانون سے ملا دیا کاش
آپنے پہلے اپنی پدر شعری منیر اور جد سخنی رشک اور فرجد عالی ناسخ کے دیوانون کو دریا برد فرمایا یا اُن کا نام
دیوانون مین لکھا دیا ہوتا اسکے بعد یہ نفیس افادہ زیب دیتا ان کے بعد حضرت مذاق کس حساب و سیاق
مین ہین ہان شتران راسخرہ مبگر زد کے خیال سے ان کے کلام بلاغت نظام کو بھی ہتی بتاتے یا تمسخر و مذاق
ٹھہرا کر بے اعتبار بناتے تو او سے تھا اللہ اللہ شعرا کی کیا گنتی خود قرآن عظیم نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کو نجم ثاقب و سراج منیر فرمایا حضور تو افضل العلمین ہین انہین اسے کیا کہیے گا ہم جانتے ہین حضرت خالد
بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ کو سیف اللہ کہنا درکنار تم امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو بھی شیر
خدا کہنا حرام کرائے بغیر نہ رہوگے بیدالنصاف آپ ہی فرمائین آپ کی اس فاحشہ جہالت کی کوئی حد ہی اور
سنیے تو آپ کے استاد منیر نے جو ایک امیر کی مدح مین لکھا ؎ بہار باغ فتوت سحاب گوہربار ٭ در محیط
کرم بحر پر دلی کے نہنگ ٭ یہ تو اشرف المخلوقات کی بڑی مدح ہوئی کہ آدمی سے ناکا بنادیا یعنے دریائی جھکی
خیر یہان تک حیوانیت تو باقی تھی موتی کہکر بیجان بنایا۔ پھر بھی ترکیب معدنی کامل تھی سحاب کہکر ایک بھاپ
ہی ٹھہرا دیا یہان تک بھی جوہریت کی خیر تھی بہار کہکر تو جنس جواہر ہی سے خارج کرکے اعراض مین ملا دیا۔
افسوس کہ آپنے شاگردی کی آپکو تو منیر کا استاد ہونا تھا۔ **قولہ** اگر اسکو مظہر تجلی الہی سمجھ کر تشبیہ
دیتی لیا تو بھی غلطی کی انسان مظہر ذات ہی۔ **اقول** مظہر ہونا چیزے دیگر اور مہبط تجلی ربانی ہونا اور بات ہی
مظہر جیسے تمام سب ہین اور مہبط تجلے کرورون نہین یہی منشا تشبیہ ہی کہ حضرت ممدوح عامۂ ناس
نہ تھے جیسے پہاڑ مین طور انوار الٰہی سے منور و معمور رہا مطلق انسان مین آپ کا کلام یہ آپ کی موت ہی

ہو دیہ ہی کہ فضل عینی کو فضل جنسی کے سامنے مضمحل جانتے ہو حالانکہ فضل عینی ہی معتبر و ملحوظ ہی کفار اشرار کہ جنس انسان سے ہین کوہ و دریا وغیرہما پاک مبارک چیزین در کنار سگ و خوک سی بھی عند اللہ بدتر ہین۔

مطلع	وصفِ اجلی ہی احمد نوری		کشفِ اخفی ہی احمد نوری	۶

قولہ کیسا کہنا کہ وہ روشن تر وصف ہی مہمل ہی اور روشن تر کا وصف بھی ہمیں اسیطرح کشف اخفی کے معنے پوشیدہ ہین **اول** چشمۂ آفتاب راچہ گناہ آپکا مبلغ علم[۲۳] معلوم یہ تو کیا تکلیف دیجائے کہ امام برہان الدین نے ہدایہ اور امام نسفی نے کافی اور امام زیلعی نے تبیین الحقائق اور دیگر ائمہ نے اپنی تصانیف جلیلہ مین تصریحین فرمائین کہ مصدر بولتے اور اُس سے اسم فاعل مراد لیتے ہین رجل عدل یعنے عادل انت طلاق یعنے طالق ولہذا یہ لفظ صریح ہی بے حاجت نیت طلاق پڑجائیگی امام زیلعی وغیرہ نے اُسکی اور مثال دی کہ ابو حنیفہ علم یعنے عالم شرح صحیح مسلم امام نووی وشرح مشکوۃ علی قاری مین ہی اہل زبان نے کہا رجل کرم یعنے کریم مہمان کو ضیف کہتے ہین یعنی ضائف وصف بالمصدر کعدل ذکراہ تحت حدیث لا تقولوا الکرم شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات مین فرماتے ہین کرم وکرم ہر دو مصدر ست وصف میکنند بدان بر سبیل مبالغہ مثال رجل عدل کذا قال الطیبی نقلا عن محی السنۃ اہ ملخصا بھلا ان کتابون کے دیکھنے کو علم درکار تھا زید عدل[۲۴] تو چھوٹی چھوٹی ابتدائی ہی کتابون مین لکھا تھا۔ جانے دو کسی مسلمان سے اتنا بھی نہ سنا کہ عدل[۲۵] اللہ عزوجل کے اسماء سے ہی مجمع البحار مین ہی ہو مصدر سمے بہ مبالغۃ یونہین وہ اسمائی طیبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہی مواہب لدنیہ اور اُسکی شرح زرقانی مین ہے (العدل) مصدر فی الاصل ومعناہ البالغ فی العدل اسی باب سے ہی حضور کا اسم اقدس صدق یعنے صادق صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ذکرہ فی المواہب اللدنیہ اور اسی قبیل سے ہی حضور کا نام نامی قدم صدق صلے اللہ تعالے علیہ وسلم قدم بمعنے تقدم ہے اور مراد متقدم کتابین مذکور ہین ہی (قدم صدق) ای تقدم وہو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) سمی قدما لتقدمہ۔

مطلع	عہد اوفی ہے احمد نوری		شہد اصفی ہی احمد نوری	۷

قولہ سوائے اس خوبی کے کہ ہم وزن الفاظ جمع ہین اور تو کوئی بات معلوم نہین ہوتی عہد وشہد

انسان کی تعریف سے تعلق نہین رکھتے **اقول** اس جہالت کی صفرا شکنی طور سینا کی تقریر مین گزری قال اللہ تعالی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا سیدھی راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین رواہ الحاکم وصححہ امام حسن بصری و امام ابو العالیہ نے فرمایا سیدھی راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اون کے دونون یار ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہین رواہ ابن جریر و ابن ابی حاتم و عبد بن حمید عن ابی العالیۃ وحکاہ فی الشفاء عن الحسن وقال تعالی صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ امام عبد الرحمن بن زید بن اسلم و ابو العالیہ و حسن بصری رحمہم اللہ تعالی فرماتے ہین یہ راہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین اور اون کے آل و اصحاب حکاہ عن الاول الماوردی وعنہما الامام السمرقندی وقال تعالی فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى امام عبد الرحمن سلمی نقل فرماتے ہین کہ یہ محکم گرہ مضبوط رسی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین زرقانی مین ہے لانہ العقد الوثیق المحکم فی الدین والسبب الموصل لرب العلمین ففیہ استعارۃ تصریحیۃ تمثیلیۃ الخ وقال اللہ تعالی اَتَى اَمْرُ اللّٰهِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین حکم خدا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین رواہ عنہ ابن مردویہ حدیث مین ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ثرید سے تشبیہ فرمائی رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ دوسری حدیث مین صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو نمک سے تشبیہ ارشاد کی رواہ ابو یعلی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ وحسنہ الامام السیوطی امام حسن بصری اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہین ذہب ملحنا فکیف نصلح ہمارے نمک جاتے رہے اب ہم کیونکر ٹھیک ہون جب سیدھا راستہ اور مضبوط گرہ اور مستحکم رسی کہہ سکتے ہین تو عہد بھی آور جب انسان کو ثرید و نمک کہنا ٹھیک ہوا تو شہد بھی بات وہی کہ ابھی بیچارے عالم شاعر صوفی ماہر صاحب استعارہ وتشبیہ کے معنے ہی نہین سمجھتے ہین اور انھین علم علوم بالاے طاق شعور شعر کی بھی ہوا نہ لگی استاذ البلغا شیخ ابرہیم ذوق مدح بادشاہ مین فرماتے ہین ؎

تو بہ ریاست تو بہ فراست تو بہ مقالت تو بہ سیاست ÷ فطرت لحیان فکر جاعت حسن بیاض وغصہ حمرا

حسن ادا مین تکمۂ موزون طرز بجا مین گوہر مکنون ÷ شغل و عمل مین نظم مسجع حرف سخن مین نثر مقفا

۵ ہذا یکون قولہ تعالی ذا استعارۃ من الاستعجال مرادا بالکنایۃ امر اللہ بمعنی الساعۃ کما قرر والامام السیوطی فی الاتقان ۱۲ منہ

اپنے استاد منیر کی سنیے مدحیۂ امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ مین کہا ہے ۵ فروغ عرش و مجسم رضائے
رب کریم ٭ خدا کے نور ریاض رسول حق کے شمیم ٭ نگاہ دیدۂ حق بین باقر معصوم ٭ الصناع یم
شرف صدف گوہر تقی و نقی ٭ مدحیۂ امام حسن مجتبٰے رضی اللہ تعالی عنہ مین ۵ دولت گنج حکیم قدرت
رب کریم ٭ نازش خلق عظیم عالم سر و علن ٭ میلاد امیر المومنین مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم مین ۵
جسنے سائل کو انگوٹھی بخشدی وقت رکوع ٭ خاتم بخشش کا وہ نقش نگین پیدا ہوا ٭ خاکساری سے
ملا جسکو خطاب بوتراب ٭ آج وہ گلگونۂ روی زمین پیدا ہوا ٭ مقدم حیدر سے یہ کعبہ معنبر ہو گیا ٭
نل ہو آہوی حرم سے مشک چین پیدا ہوا ٭ رحلت ارسطو جاہ مین ع فیض مین ابر بہاری خلق
مین عطر بہشت ٭ کہیے کیا آدمی فطرت و فکر و غصہ و نکتہ ہی اور یہ نظم مسجع و نثر مقفے کس قطع کا انسان ہوتا
ہی کیا آدمی نگاہ یا سیب یا دولت یا نازش ہوتا یا مہر پر کھود ایاز مین کے منہ پر مٹنے کی طرح ملا جاتا ہی
کیا یہ باتین بشر کی تعریف ہو سکتی ہین اور جب عام انسان ان سے منزہ تو واقعی تمھارے طور پر تمھارے
استاد نے امیر المومنین و امام ثامن رضی اللہ تعالے عنہما کی شان مین یہ بیہودہ کلمات لکھکر اپنے
رفض کا دلی بخار خوب نکالا ہے فرمایا حضرت مصنف شرقستان قدس نے اپنے قصیدۂ مدحیۂ
امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ مین ہے ۵ سبائی سمجھا کئے ہی بدروپ بدلے ٭
کہان جائین جنت درون سکے شوائب ٭ کوئی چھپتی ہو رفض شب کی سیاہی ٭ تقیہ سے چمکا کرے
صبح کاذب ٭ چھپا لیتی ہے شمس کو بھی تو ظلمت ٭ وہ کیا رنگ جو تیرگی کا ہو حاجب ٭ نہ مائین
تو گلگونہ مہر مل لین ٭ نہ پہچانے جائین تو کفارہ واجب ٭ وہ بالفرض ماہ منیر آئین بن سکے ٭ کہین دل
سے بچکے جاتے ہین صاحب ٭ خدا را انصاف جب انسان کی مدح مین بو و عطر و مشک چین کہہ سکتے
ہین تو شہد مین کیا زہر ہی جانے دیجیے اپنے استاد منیر کے ان اشعار کا مطلب بیان کیجیے تعریفا
ساری غزل ہی ملاحظہ طلب ہی ۵ وہ آبجو ہون جو صدف آبرو نہین ٭ وہ آبرو ہون جو
گہر آبجو نہین ٭ کیسا سبو ہون مین کہ نہین محبس شراب ٭ کیسی شراب ہون کہ اسیر سبو نہین ٭
وہ آرزو ہون جسکو کوئی دل نہین نصیب ٭ وہ دل ہون مین کہ جسمین کوئی آرزو نہین ٭ آئینہ
وہ جستجو ہون وہ گفتگو ہون وہ ہون گلا وہ سانس ہون وہ بال ہون وہ شیشہ ہون وہ بو ہون
وہ رنگ ہون سب کچھ کہتے کہتے ٹیپ کا شعر سنیے ۵ وہ شہد ہون کہ ذائقۂ دوست سے ہون

وہ زہر ہو کہ تلخی کا نام عدد نہیں ∴ کچھ سمجھے بھی کچھ نہیں اور ذرا اپنی فصاحت ملاحظہ فرمایئے سوئے اس خوبی کی یہ اس کیطرف سوا ای کی فارسی اضافت کس سے سیکھی اور عہد و عہد دا وفی وا شفی کے اجتماع میں سوائے ہموزنی اور کوئی بات نہیں یہ آپ کی صنایع ذاتی ہی سرکار ہموزن تو عہد و قتل بھی ہیں یہاں جناس و ترصیع کی صنعتین آپ کو معلوم نہیں ہوتین

مطلع	جلعب تقوی ہے احمد نوری		سلب طغوی ہے احمد نوری	۸

قولہ جلب و سلب فاعل کے معنے دین تو کچھ مطلب پیدا ہو سکتا ہی مگر یہ غیر ممکن مصدر مفعول کے معنے دیسکتا ہے **اقول** آپ کی اس جہالت فاحشہ کی پوری خدمت گذاری زیر مطلع ششم معروض ہوئی مصدر جابجا اسم فاعل کے معنے دیتا ہے وشن نظائر مذکورہ کے علاوہ تسلی تسکین کے معنے تو کہیے جسکے یہ اسم مفعول ہی نہیں **صائب** گوید ؎ زحسن شمع تسلی مشو بدیدن خشک ∴ گلے کہ میروی از دست از وگلاب بگیر ∴ **حزنی** راست ؎ حزنی سادہ دل امروز دگر چون ہر روز ∴ بسخنہائے دروغ تو تسلے شد و رفت ∴ **سودا** ؎ مظہر کا ہوا جو قاتل اک مرتد شوم ∴ اور آئی خبر شہادت کی عموم ∴ تاریخ وفات اُن کی کہی بارو ی وجہ سودائی کہ ہائے جان جانان مظلوم ∴ **غالب** ؎ تم سلامت رہو ہزار برس ∴ ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار ∴ اور خود آپ کے استاد **منیر** نے یہ کیا کہدیا ؎ یا رب ہزار سال سلامت رہین حضور ∴ ہر سال کے لیے ہون مقرر ہزار چاند ∴ مضمون تو شعر غالب سے اڑایا ہے اور وہ بھی بہ کمی کہ پچاس ہزار دن کم ہوگئے مگر یہ تو فرمایئے کہ مصدر بمعنے اسم فاعل تو ناممکن تھا یہ سلامت بمعنے سالم کہان سے آیا۔ اور سینے **منیر** ؎ داب کرین قبول میرا نہ ہو مطلب حصول میرا ∴ کیا یہ حصول بمعنے حاصل نہیں اور سینے **منیر** ؎ تشدید مبانی مبادی ∴ یعنے کہ خلیب عبد ہادی ∴ کیا یہ تشدید بمعنے مشدد نہیں زیادہ نہیں تو اس زیادہ ہی کو دیکھ لیجیے جسے تمام اہل اردو و فارسی بمعنے زائد بولتے ہین خود آپ نے یہی ناممکن و محال بولا کہ اس مین زیادہ لطف آئے گا شاید یہ اسی طرف اشارہ ہوگا کہ اُستاد کے بول تو نگر گئے ہم خود اپنے قول سے تناقض کرینگے تو اس مین زیادہ لطف آئے گا یہ تو آپکی پرانی فاحشہ جہالت کا علاج تھا۔ اور سرکار کی کمال نخودانی کہ فاعل و مفعول و

اسم فاعل واسم مفعول مین تمیز نہین معدہ بمعنے اسم فاعل واسم مفعول آتا ہی نہ بمعنے فاعل
ومفعول یہ لیاقت اور مقابلۂ علمائے فحول۔

بیت	رشد وارشاد کا ترے سر پر		آج طرہ ہے احمد نوری	۱۵

قولہ طرہ سر پر نہین ہوتا دستار وکلاہ پر ہوتا ہی سر پر سہرہ ہوتا ہی یہ مضمون غلط ہی
اقول آج تک تو جناب کے علم و شعر کا فضل وکمال ظاہر ہوا تھا اب کھلا کہ بحکم ادعائے
تصوف ع لب ببند وچشم بند وگوش بند۔ کا ہیچ کا جملہ سرکار کو ایسا پڑھ گیا ہی کہ ع
خیرہ ام در چشم بندی خدا۔ گوشہ خزی ومعتزلی کا وہ جوشش کہ آج تک جناب نے آدمیون
کی صورت بھی نہ دیکھی طرہ سر پر نہین ہوتا دستار وکلاہ پر ہوتا ہی بہت بجا اور دستار
وکلاہ کہان ہوتے ہین شاید پاؤن پر اور ساتھ ہی طرفہ تناقض کہ سر پر سہرہ ہوتا ہے
کیا خوب کیا سہرا ننگے سر پر ہوتا ہی جب وہ بھی دستار وکلاہ پر ہوتا ہی تو آپ کے طور پر
طرہ کی طرح وہ بھی سر پر نہ ہوا بلکہ قصور معاف دستار بالاے طاق سرکاری ٹوپی بھی سرکار
کے سر پر نہین ہو سکتی سر کے بالون پر ہے اور بالفرض ایسا گھٹا ہو کہ کیل نہ رہے جب بھی
سر پر نہ ہوئی سر کی کھال پر ہوئی آپ جیسے صوفی کامل کو ایسے استغراق مین مصنف بننا
کیا ضرور تھا۔ خاقانی ہند شیخ ابراہیم **ذوق** فرماتے ہین ؎ سر پہ
طرہ ہے مزین تو گلے مین بدھی ٭ کنگنا ہاتھ مین زیبا ہی تو سر پر سہرا ٭ لطف یہ کہ شیخ صاحب
آپ کے دوسرے فقرے کا بھی علاج کر گئے فرماتے ہین ؎ ایک کو ایک پہ تزئین ہی دم
آرائش ٭ سر پہ دستار ہی دستار کے اوپر سہرا ٭ کہیے آپ کے سر پر سہرا کہان ہوا اور اپنے استاد
منیر کی تو سنیے ؎ کہین اوس گل کو چڑھائین نہ کسیکے سر پر ٭ طرہ کی فکر مین
ہین پھول پرونے والے ٭ ہان مجھی کو سہو ہوا آپ کے نزدیک اگر دستار وکلاہ پاؤن پر ہون
تو عجب نہین آپ کے استاد منیر نے بھی تو تنگ وبوریا کے سر پر ہونے کا اشعار کیا ہے
اوپر ہی سے اولٹی ہوتی آئی ہے دیکھیے کیا کہا ہے ؎ فضل خدا سے گوشۂ عزلت ہی سلطنت

۱؎ پرچہ اعتراضیہ مین یونہین (ہ) سے لکھا ہی او صحیح الف سے ہے ۱۲ منہ

میرے لیے ہین ظل سلن ہما لنگ و بوریا۔ ۵ ظاہر ہے کہ ظل ہما سر پر کہا جاتا ہے ان کے لیے لنگ و بوریا ظل ہما ہین

بیت	تار انظار رحمت سے بنا		تیرا جامہ ہے احمد نوری	۱۴

قولہ تعقید ہی اقول وجہ ہان تعقید کہیے تو اسے جو آپ کے استاد منیر نے کہا ؎ ہر کاسہ چینی مین ترے بال پڑے ہین ہاتھ لے لیگی مگر اکر سر فغفور کی چوٹی ٭ مقصود ترے کاسہ ہی اور مفہوم متبادر ترے بال کہ مضاف الیہ کو تقدیم یا اُسی سے اتصال یا اسے کہیے جو آپ نے صفحہ اوپر لکھا کہ تین خلیفون کا ذکر مصرعۂ اولی مین ہوا اور مصرعۂ ثانی مین جناب احمد نوری کا اون کو مولے بناکر تذکرہ کیا گیا مضاف و مضاف الیہ مین اسقدر بعد اور ایسے لفظ سے فصل کہ اُسکی اضافت متبادر ہو یعنے اون کو جناب احمد نوری کا مولے بناکر اور مقصود یہ کہ جناب احمد نوری کا تذکرہ اونکو مولے بناکر بخلاف شعر مبارک کے کہ اوس مین کسی دوسرے معنے کی طرف ذہن جاتا ہی نہین ۔ قولہ فصاحت و بلاغت کی خوبی اجتماع الفاظ۔ بنا۔ جامہ نوری سے ظاہر اقول بیشک یا آپکے استاد منیر کیطرح مدحیہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ مین ع ریش فرعون کے بالون سے جو بنیے کمل ٭ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

بیت	قادریت ہی چشتیت سے بہم		انگ دو پلکا ہے احمد نوری	۱۶

قولہ یا و تا علامت مصدر ہی معنے قادر ہونا چشت ہونا اگر یہی غرض ہی تو اول سے شرک فی القدرت لازم دوسرا اہمال سے مالامال اور اگر قادری و چشتی مین یا و تا لگائے ہین تو یا مشدد چاہیے۔

اقول اولا بالبداہۃ شق ثانی مراد ہی تردید محض جہل و عناد ہی اور تشدید یا کی اسی شق سے تخصیص اپنے کمال صرف دانی پر تنصیص عربی مین یائے مصدریہ خود مشددہ ہے نہ کہ یائے آخر مجعول منہ مین مدغم ہوکر اور یون ہوتا تو قادری و چشتی سے بنانے مین ادغام کا کیا محل و محصل تھا عربی مین یائے نسبت کب مخففہ ہی یہ تشدید تو اُسکے حصے کی ہوئی یائے مصدری کدھر جاتی یہ دوسری صرف دانی ہی اور بات حقیقۃ یہ ہی کہ یائے نسبت جب کسی منسوب مثل قادری و چشتی و حنفی و شافعی سے لاحق ہو تو یائے سابقہ واجب الحذف ہوتی ہے اور منسوب بعینہا اسیطرح بنتا ہے جیسے بے یا سے کما نص علیہ فی کتب الفن و نبہ علیہ الامام ابن الہمام فی فتح القدیر فی لفظ الشافعیۃ یائے مصدری کہ اسی قبیل سے ہو بعینہ یہی حکم رکھتی ہی سنت سے

سلہ ہر چہ امتزاجیہ مین یون نہی تیا مشدد لکھا ہی حالانکہ محض غلط ہی ۱۲ منہ

بنا یئے تو سنیت ہوگا اور سنی سے بناتے ہیں تو وہ بھی سنیت ہی ہوتا ہے نہ سنیّیت یا ستویت
اسیطرح نورانیت ربانیت حقانیت شیعیت ناجیت وہابیت تجریت نیچریت ندویت قدریت
ہزاروں لفظ شاہد ہیں کہ آخر منسوب میں اسکے لحوق سے پہلی یا کا نشان نہیں رہتا اور مجہول
ویسا ہی بنتا ہے جیسا ہے یا سے تو قادر و قادری یا چشت و چشتی سے الحاق میں تفرقہ تمیز جہالت
و مرف دانی ہے یہ یا کہ نظر آتی ہے وہی یای مصدری ہے یای قادری و چشتی حذف ہو چکی اور انہی
یا کی تخفیف کلام عجم میں شائع و ذائع ہے خصوصاً جب کہ مستلزم توالی سہ حرکت نہ ہو حضرت شیخ
شیراز قدس سرہ سے سنگ و گیاہ کہ در و خاصیتی نیست ✤ بہ ز آدمی دان کہ ازو منفعتی نیست
کلیم ہمدانی سے بر عکس بود خاصیت زعفران عشق ✤ نارو سے خود در آئینہ دیدم گریستم
کمال اسمعیل سے شرمی بدار تا کنمت نام آدمی ✤ کز آدمی شریف ترین خاصیت حیا ست ✤ آپ کے
استاد منیر نے کہا سے وہی بار میں ہیں زہر کے چھالے انگور ✤ اسقدر کیفیت آب و ہوا کا ہے عمل
ولہ سے خیریت ہے خط ترا جب تک لفافہ میں ہے بند ✤ نکلے جب باہر تو بنجائے معصیت کی کتاب
افصح الفصحا داغ دہلوی سے ہے کہیں تذکرۂ عینیت ذات و صفات ✤ ہے کہیں مشغلۂ ذکر
شہود و توحید ✤ اور خود کثرت استعمال کی کیا حاجت کہ چشت سے الحاق یا میں تخفیف خود آپ کو
مسلم اور اب یہ چشت ہی سے الحاق ہوا کہ بعد حذف یائے نسبت چشتی سے چشت ہی رہا بھلا یہ تو
یائے زوائد ہیں یائے اصلیہ جو اس صورت کی ہو اکابر فصحا اُسے بھی مخفف لائے ہیں حضرت
خسرو اقلیم معانی محبوب محبوب الٰہی روحی فداہا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہشت بہشت میں فرماتے ہیں
سے چون بدان گونہ روشنہ دریافت ✤ تازہ کرد آن منیت کہ دو سر یافت ✤ اور اپنے استاد
منیر کے کفریات تو سنیے سے بعد نبی اللہ علی سب سے سوا ہیں ✤ اللہ کے بندے ہیں نصیری
کے خدا ہیں ✤ نہ یائے نسبت نہ اُسکی صورت اور خاص عربی ترکیب اور نبی اللہ تخفیف غریب
ایسے کے نالہ خوار دل کو چشتیت پر اعتراض عجیب ہے تو جانب تخفیف تھی اپنے استاد کی جانب تشدید
لیجے ۔ رباعی سے بڑھتی ہی گئیں صفات حیوانیہ ✤ حاصل نہ ہوئیں خصال انسانیہ ۔ اے سید ہا
ہو خاک نفس امارہ منیر ✤ العادۃ کالطبیعۃ الثانیۃ ✤ یہ ثانیہ بالتشدید کیا جانور ہے اور
کالطبیعۃ میں کاف تشبیہ کیسا طبیعت ثانیہ کوئی چیز نہیں ہے کہ عادت کو تشبیہ دی گئی بلکہ خود عادت کو

کو طبیعت ثانیہ کہتے ہین تا میاں انسان کو قادر ماننے پر شرکہ فی القدرۃ کا الزام کسی جبری گمراہی کا
کام ورنہ اہلسنت کے نزدیک انسان نہ خالق نہ مجبور اور مکاسب ہے باقدار الٰہی قادر ضرور ندوہ کے
مولوی صاحب کو اگر کسی ذی علم کی صحبت نصیب ہوتی تو سنتے کہ قدرت انسانی کا ایک مسئلہ ہی جدا
عقائد میں قائم فرمایا گیا ہی کہ اہل سنت کے نزدیک انسان فعل کے وقت قادر ہوتا ہی اور معتزلہ کے
نزدیک پہلے رباعی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہی ؎ فعار علے حامی ؛ الحمے
وھوقادر ؛ اذا ضاع فی البید ؛ عقال البعیر **قولہ** چشت عجمی ہی اور یا و تا علامت عربی
یہ بھی صحیح نہیں **اقول** تم ضرور پکے صوفی ہو تم نے آج تک سلسلہ علیہ چشتیہ کا ہے کو سنا ہوگا
کیا یہ رہ ؟ مثل قادریہ عربی کی نہیں فارسی میں تو نسبت کے لیے صرف یاے مخففہ ہے اور تذکیر و تانیث
کا اصلا فرق نہیں آجتک کسی عالم یا شاعر ناظم یا ناثر کو اسمین کلام نہ ہوا مگر ندوہ کی مولویت ہی نرالی ہے
ثالثاً یہ کہیے کہ اعتراضات محض براہ تعصب ہین خود صفحہ (١١) پر فرمایا ہے جن سے سلسلہ عالیہ چشتیہ جاری
ہی شرم شرم ؛ عالم صاحب آپکو خبر نہیں کہ چشت علم ہی اور اعلام میں ہر زبان کا حصہ جس آدمی یا کتاب
یا شہر کا جو نام ہوگا ہر زبان میں وہی مستعمل رہے گا تو اس نسبت و مصدر میں کلام تو محض جہل فاحش ہے
ان سے گرفت کیجیے کہ ( ) کو معرب کیون نہیں کرتے یہ وہی مثل ہوئی کہ جہان شعر ہین خطاب و تکلم تمہارا و غیرہ
مین لیجیے چہ کی جگہ یعنی چہ اسمے چہ نیمے چہ چاہیے تھا ندوہ کے مولوی صاحب یہ کوئی عبارت عربی نہ تھی مگر
ہماری زبان پر ثقیل نہ تھا فارسی اردو کلام مین چشتیہ کی جگہ جشتیہ ششتیہ عشتیہ کوئی فصیح عاقل
پسند نہیں کر سکتا اور سنیے تو آپ کے استاد منیر نے جو کہا ہے ؎ وارد رامپور ہی مسکین ساکن کرڑہ
جلال الدین ؛ ـ یہ کرڑہ دو طرفہ فارسی بندش مین جکڑا ہوا ہی اسمین زٹ) کیونکر جلال رکھی کرڑہ کہا ہوتا
قولہ تگ و دو بلکا فصیح نہیں اردو مین صفت موصوف سے پہلے لاتے ہین یہان الٹی ترکیب ہے
اقول ذرا اپنے اگلے استاد کو سید میان منایئے ؎ کھیت دھانون کے لہلہے شاداب ؛
کر رہے ہین نظر کی دلداری واہ ؎ جوڑیان کومٹ کے کھاجانے کو نفرہ سمجھے ؛ جو سمجا بھی مجھے آپنے
سمجھنے دیا ؛ آتش ؎ اثر اکسیر کا مین قدم سے تیرے پایا ہے ؛ جسد امی خاک رہ ملکر بناتے اپنا
بدن گرا ؛ اس شعر اور منیر کے شعر اول مین تقدیم موصوف کے علاوہ مضاف الیہ پر مضاف
کی تقدیم ہے تو آپ کے طور پر یہ آپ کے استاد کا ڈبل الٹا پن ہے خود اسی لفظ مین تقدیم کی

مثال لیجیے بحر گویا ~~ ای جان جہان کم سخنی ہستم ہر دم ہر + لب بستہ دہن ہی آبگینہ ہستہ در بکا

قولہ بالعینے بھی مضمون غلط ہی وہ پیکا نگینہ مصنوعی ہوتا ہی اور مصنوعیت تعریف نہین —

اقول آپ بیشک منیر کے استاد اکبر ہین گرمی طبع جب تک تمام شاعری کو آگ نہ لگا دے چین نہ لی

آپ کے نزدیک تشبیہ مین صرف وجہ شبہ پر اقتصار نہین سب اوصاف مین اشتراک ضرور ہی بجا ہے

آپ نیستان شعر کے شیر ہین یعنے آپ کے دم بھی ہی آپ چار پاؤن سے چلتے بھی ہین گسندہ دہان بھی ہین

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بیت	رفع قومہ مین وضع سجدہ مین		لا و الا سے احمد نوری کو	۱۷

قولہ اگر یہ الا حرف الف ولام الف کا مجموعہ ہی تو شرک ہے یعنے اور الا اللہ مین کا الا ہو تو شرک فی العبادۃ۔ اقول انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دہائی ثابت معلوم ہوا کہ آپ اللہ جل جلالہ کو ہی نہین لفظ الا کو پوجتے ہین الا اللہ مین جو کلمۂ استثنا ہے اگر آپ کے نزدیک وہ خود معبود نہین تو اُس سے کسیکو تشبیہ دینا کیونکر شرک فی العبادۃ ہو گیا۔ ندوہ کے عالم صوفی شاعر صاحب اس نفیس وجلیل مضمون کو آپ کیا سمجھ سکتے ہین ہم سے سنیے یہ شعر مع شعر متصل کے قطعہ ہی جسکے بعد کے شعر کو آپنے اُس سے توڑ کر براہ جہالت ایک اور شعر سے فصل کر دیا اُس کا دوسرا یہ ہے ~~ ذاکر ایسا سر کلمہ کی اونگلی + خود سراپا ہوا احمد نوری ۔۔ کاتب نے یہان علامت قطعہ (ق) لکھ نہین دی تھی کہ سرکار کو نہ سوجھی۔ التحیات مین تشہد اول پر جو انگشت شہادت کا اشارہ سنت ہو علما فرماتے ہین۔ لا پر اٹھائے کہ رفع نفی غیر کی طرف اشارہ ہو اور الا پر رکھے کہ وضع سے اثبات الوہیت الحق عز جلالہ پر دلالت ہو تاکہ اودھر لا و الا اور ادھر یہ رفع وضع دونوں ازبر ولا نفی واثبات پر یکزبان ہو جائین حضرت مصنف دامت فیوضہم ارشاد فرماتے ہین کہ حضور مد ظلہم العالی نفی واثبات کے ایسے ذاکر ہین کہ خود سراپا انگشت شہادت ہین تو مہ قیام کی صورت ہو اور سجدہ وضع لیون تمام جسم اقدس وہی نفی و اثبات بنا اور اسکی دلالت لا و الا کا کام دیتا ہو قصور معاف عین عبادت کو عین شرک بتانا سعی عدیم کثیر الفہم کا

سلہ پرچہ اعتراضیہ مین یون ہین تبائے گشیدہ لکھا ہے ۱۲

کلام ہی ہاں اسکی خبرین کہیے جو آپکی پارٹی کے پیر و مرشد ذاق صاحب فرماتے ہین ؎ اپنا الله میان نے ہند مین نام ؛ رکھ لیا خواجہ غریب نواز ؎ ترا رب کون ہی مجھ سے اگر پوچھا فرشتون نے ؛ اشارہ تیری جانب کو کرونگا یا رسول الله ؛ وله ع محمد خدا ہی خدا ہے محمد ؛ الا کہنا تو معاذ الله آپ کے دھرم مین شرک ہوا الله بتانا کیا کچھ ہونا چاہیے

بیت	تو نہ سید ہا رکوع دوہرا ہی		الف ولا ہی احمد نوری	١٩

قوله سید ہا کے مقابل ٹیڑھا کہا ہوتا دوہرا فصیح نہین - **اقول** فاضل صاحب پہلے کسی سے قصیدہ سبقا سبقا سال دو سال مین پڑھ لیا ہوتا مضمون کی گرد تک نہ پہنچنا اور اپنے اوہام معترض ہو بیٹھنا مولویت ندوہ کا بھرم کھول دیتا ہی یہان سیدھے اور دوہرے کا مقابلہ مقصود نہین بلکہ قدم کو الف اور رکوع کو لام الف سے تشبیہ دینی منظور ہے لام الف دوہرا ہوتا ہی نہ ٹیڑھا - شاید آپ کے یہان رکوع کج ہوتا ہو مگر آپ کے استاد نے تو آن کج مذہبی ہی کہا ؎ بہتر ہلال عید سے پایا غم رکوع ؛ پر تو خمیدہ ہونے مین دوہرا ہی نور کا ؛ **قوله** ابتدائے کلام مین الف نہین آتا جو حرف بشکل الف متحرک ہو اسکو ہمزہ کہتے ہین **اقول** آہا مولویصاحب کو میزان الصرف نوک زبان ہی تاج الادبا علامہ ابو الحجاج یوسف بن محمد بلوی تلمیذ التلمیذ امام اجل قاضی عیاض رحمہما الله تعالے نے فن ادب مین ایک کتاب عجب عجاب و مجلہ مین تصنیف فرمائی اوسکا نام ہی کتاب الف باء رکھا اسمین دسئلہ ہیش نہین صدہا جگہ سے اس حرف پر اطلاق الف ثابت ہوگا مین اسکے دیباچہ سے چند حروف نقل کرتا ہون فرماتے ہین انی اکور الالف مع الباء و ما شاکلہا من الاشیاء ویکون التشکل فی الکل واحدا والمعنی علی خلاف ثم افعل ذلک بالالف مع سائر حروف المعجم مثال ما ذکرنا لک (اب) و (اغ) و (اد) وکذلک الی آخر حروف المعجم فاذا فرغت سقت معکوسہ مثل با ثم اقول الف بین حرفین مثل باب ثم اقول حرف بین الفین مثل ابا اه ملتقطا تاج العروس مین ہی احرف جوف مثلثہ الواو مبنیۃ دعا وللابل او المکاء) فاذا دخلوا علیہ الالف واللام ترکوہ علی حالہ قبل دخولہما قال الشاعر النشد الکسائی ؎ دعاهن ردافی فارعوین لصوتہ

قیا رعت بالجوت الطاء الصواد یا بضبه مع الالف واللام علی الحکایه
کذا فی الصحاح وکان ابو عمرو یکسر التاء من قوله بالجوت و
یقول اذا ادخلت علیه الالف واللام ذهبت منه الحکایة
وکان ابو الهیثم یقول اذا ادخل علیه الالف واللام اعرب
یہ کیتے ائمہ عربیت ہیں کہ ہمزہ کو الف کہہ رہے ہیں مولانا جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ
الذہب شریف میں فرماتے ہیں ع نیست در لا اله الا الله بحقیقت بجز سہ حرف آن
جملہ اجزاے این خجستہ کلام شد ز تکرار اینہ حرف تمام گر بجوئی درین کلام شگرف
غیر ازین سہ فہا نیابی حرف ہے اگر الہ میں ہمزہ کو الف نہ مانا تو لا و الا کے الف کہ ہمزہ
جائینگے سہ حرف غلط ہو جائیگا الف کو ہمزہ نہیں کہہ سکتے لطائف اسم ذات میں سب سے
روشن تر فرمایا ع دو الف زو براستی دو گواہ کردہ روشن بسر وحدت راہ
یکی از فتحہ فتح باب فتوح کردہ در منظر مروح روح وان دگر دادہ از سکون تسکین
دل و جان را بمسکن تمکین اب اپنے مبلغ علم شعر کیطرف چلیے ملک الشعرا بسہیم ذوق
ع ہو احمد خدا میں دل جو مصروف رقم میرا الف الحمد کا سا بنگیا گویا قلم میرا
امیر الشعرا امینائی ع خلف وہ نام جو روشن کرے اپنے آب وجد کا الف آدم میں دال
آدم میں میم آدم میں احد کا منیر آپ کے استاد نے کہا ع بجا ہی آپ کی تعظیم سے
زخمی ہوئے ہم تیر سے کم الف اول آداب نہیں تیر سے مشابہت الف مکتوب کو ہی کہ
ہمزہ منحصر کہ صدر کلمہ ہے نہ اسکے بعد کا الف جسپر حرف مد سے دلالت ہے لطف یہ ہے کہ
ابھی ابھی آپ خود لکھ چکے ہیں کہ الاحرف الف و لام الف کا مجموعہ ہے الخ مگر حافظہ نباشد
قولہ الف ولا سے الا بہ تشدید لام بن نہیں سکتا ایک اور لام کی ضرورت ہے اقول
سرکار کو شوق تصنیف تھا تو وہ الف بے تازہ ہی کر لی ہوتی میں یہاں اس تحقیق و
تدقیق علمی کو بیان کروں کہ حرف مشدد حرف واحد ہے نہ دو علمائے تجوید نے ادائے مدغم میں
کیا وصیت فرمائی ہے اور دو حرف کرنے سے کس طرح بچایا ہے کہ فک ہو جانے سے بچانا

ھذا ھو الحق وھو الذی اختارہ الرضی ... قال السید ... غلام الربانی ... محمد ...

الاتیان بحرف واحد مع اعتماد علے خرجیہ لانہ لا یمکن مجی حرفین احدہما خبیرا والاخر الا مع الفات بلیغھا ۱ھ متعمر التوسرکار کو تکلیف مالا یطاق دون اس سے گذرئیے اور لا یہ دیکھ کر بیان لفظ مین کلام ہی یا اشکال کتابت مین سیدھا اور دھرا الف و لا پر کتا ہے مین وہاں ہر یا لفظی مین الجھن ملکہ ملاحظہ فرمائیے تو کھلجائیگا کہ نقوش مرقومہ مین سخن ہی اور اب ذرا انحتی لکھے دیکھیے تو لا مین دو لام لکھے جاتے ہین یا ایک افسوس آپ بھی تو فرما چکے تھے ۲ لا حرف الف و لام الف کا مجموعہ ہی کیون نہ فرمایا الف و لام و لام الف کا مجموعہ ہی یہ قدم قدم پر تناقض کیسے اور یہی تھا جو آپ نے کیا اب آپ تبلا سکتے ہین کیا اب آپ بتا سکتے ہین کہ نعی یون تیلا تھلا کھا بولتی ہین **قولہ** اگر یہ تشبیہ مان لیجائے تو وہی جواب نذر ہی جو اوپر کے شعرون مین دیا گیا **اقول** نہی عقاب نذر ہی جو اوپر ابتدا ۲ لا کی پوبا چھوڑیے مسلمان اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہین یہ شعر بھی اپنے قرین کے ساتھ قطعہ تھا جسے آپ چھوڑ گئے وہ یہ ہے ۵ محض اثبات کا مقام بلند یون دکھاتا ہوا احمد نوری ۔ قطعہ اولی مین قیام و سجود کے رفع و وضع سے نفی و اثبات دونون ثابت کیے تھے یہان قیام و رکوع سے شکل ۱ لا بنا کر صرف اثبات کا اثبات کیا گیا اثبات الوہیت حق آپ کے نزدیک شرک فی العبادۃ ہے ۔ اس شعر کا لطف تصوف اسے آپ کیا سمجھ سکتے ہین جب لطف شعری در کنار اصل معنے لفظی مین یہ ٹھوکر کھا رہے ہین۔

۱۸	خود سراپا ہے احمد نوری		ذاکر ایسا کہ کلمے کی انگلی	بیت

قولہ ذکر خفی قلب سے ذکر جلی زبان سے ہوتا ہے انگلی سے ذکر نہین سنا گیا انگلی ناطق نہین **اقول اولاً** یہ وہی شعر ہے جو بیت ۱۱ کے ساتھ قطعہ تھا جسے آپ نے بعکس ترتیب بیت ۱۱ کے بعد نقل کیا اور فہم معنے کو دور سے سلام کر لیا شرح اس کی ماسبق میں معروض ہوئی ۔ **ثانیاً** آپ تصوف عالم شاعر سب کچھ ہین معلوم نہین کس فن کے کلام فرما رہے ہین ارباب حقیقت کا کہنا ہی کیا ہے کہ اور ون کے معلومات ان کے مشہودات ہین انتساب تمن کا یہی اعتقاد ہے کہ ہر ذرہ عالم باری عزوجل کی تسبیح مقالی بجا لاتا ہے قال اللہ تعالیٰ و ان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم حدیثوں میں کتب مثنوی شریف و مہ اۃ شرح مشکوۃ وغیرہا مین اسکی تحقیق ہے جس مین صرف ایک عبارت

امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کی ذکر کرون جس مین آپ کی اُس
مین سناگیا کا صاف حکم مذکور ہے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر مین فرماتے ہین
فان قلت فہل یقدح فی الایمان عدم ایماننا بحیاۃ الجماد فالجواب نعم یقدح
ذلک فی ایمان کل مومن خلاصہ یہ کہ جمادات کی زندگی کا معتقد نہ ہونا آدمی کے ایمان مین
نقص لاتا ہے پھر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا اہل الکشف یقولون سمعنا
نطق الجمادات ورأینا واہل الایمان یقولون آمنا بذلک وصدقنا وعبید
الافکار من المحجوبین یقولون ما سمعنا ولا رأینا یعنے اصحاب کشف فرماتے ہین ہم نے
جمادات کا نطق اپنے کانون سے سُنا اور آنکھون دیکھا اور اہل ایمان کہتے ہین ہم اُسپر ایمان لائے
اور تصدیق کی اور اپنی فکر ناقص کے بندے غفلت کے پردون مین پڑے کہتے ہین نہ ہم نے
جماد تو جماد اونگلی سے ذکر سُنا نہ دیکھا (اونگلی ناطق نہین) یہ تو سرکاری تصوف وعلم کی شان ہے
اور اگر شاعر کا کورہی بحکم مجوبی وکور کا نطق انگشت سے منکر ہوکر فن شعر پر چلے ہین تو یہ کوری مذاق
شاعری سے بالکل کورہی ہے اگر صرف حقیقت کی قسم دیکر مجاز کا دروازہ بند کردین تو فقط تمام
کا نظم ونثر سب مین حسن وبلاغت کا خاتمہ ہو جائے حاصل وہی رہے ؎ چشمان تو زیر ابروانند
دندان تو جملہ در دہانند ٭ اردو مین کلمہ کی اونگلی فارسی مین انگشت شہادت کہنے کے علاوہ عربی مین
تو اسے مسبحہ کہتے ہین یعنی تسبیح کرنے والی اور پھر ذاکر نہ ہوئی ثالثاً قطع نظر اس سے کہ عالم جناب
نے بحکم ظاہر تقسیم ذکر خفی قلب کی ساتھ خاص کیا زبان سے آہستہ ذکر الٰہی کو ذکر جلی ٹھہرایا آپ ہی
کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ ذکر کو نطق لازم نہین اور یہین آپنے مسئلہ پر دوبارہ واے اسکے لکھا
جسکی تمہید گزاری زیر مطلع مفتم گزری اور اُسکے قریب ہی پھر تیسرا یا بتلا دیجیے آپ ہی بتا دیجیے
کہ سوا اس کے کیا کہا جائے کہ یہاں کو ابھی اردو بھی نہین آتی **قولہ** یون کہتے تو حقیقتاً ا
مستعد ہوتا شاغل ایسا کہ کلمہ کی اونگلی **اقول** تناقض کی کچھ عادت سی ہوگئی ہے ع
مقتضائی طبیعت شمس ایست ٭ شغل فعل اختیاری ہے اور اختیار کو ارادہ اور ارادے کو علم
لازم تو آپ کے طور پر اونگلی کا شاغل ہونا بھی باطل **قولہ** اور کلمہ مین لام ساکن کو کیا لفظ ہو

۱۱ پر یہ اعتراض فیہ میر یومین الف کے ساتھ مکتوب ہے الاکر محقق شاہ اور سمعنا جہالت ہے ۔ ۱۲ منہ

غلط ہو یا صحیح **اقول** اپنے استادِ منیر سے پوچھو ؎ اے بت جو شبِ ہجر مین دل — ف ۹۴ استاد کشی
تھام نہ لیتے + کلمے مین بھی ہوتا تو ترا نام نہ لیتے دلہ ؎ پڑھا کفر نے خوف کے مارے
کلمہ ٭ کہا ڈر کے باطل نے الحق غالب ٭ دلہ ؎ باغِ عالم مین مرے سرو سہی کی
جانب ٭ کلمہ کی اونگلی اوٹھائے ہوئے شمشاد آیا ٭ باقی تحقیق علمی کا آپ کے سامنے ذکر وضع
العلم فی غیر اہلہ ہے

بیت	میرا مرشد ہے مصحف ناطق		نوری آیہ ہے احمد نوری ۲۱

قولہ خطاب مصحف ناطق خاص حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے واسطے مخصوص ہے دوسرے
کو نامزد کرنا زیادہ نہین تو خلاف ادب ضرور ہے **اقول** ف ۹۵ آپ کا اجتہاد مسلمانون پر حجت — ف ۹۵ مکابرہ
نہین ائمہ دین سے سند لائیے کہ اس لفظ کا اطلاق حضرت امیر المومنین کرم اللہ تعالی
وجہہ کے سوا کسی پر جائز نہین ہان ف ۹۶ آپ کا اقرار آپ کا آزار ضرور ہوگا آپ اسی پرچہ اعتراضیہ — ف ۹۶ خود کشی
کے صفحہ ۱ پر لکھتے ہین مولے خاصۃً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب ہے اور اسکے ایک صفحہ
بعد صفحہ اخیر پر لکھا مولانا حالی پانی پتی الند الند یا تو یہ لقب مولے علے کرم اللہ تعالے وجہہ
کا خاصہ مانا تھا یا اب نیچری صاحب آپ کے مولے ہوگئے لبئس المولی ولبئس العشیر
قولہ نوری آیہ اگر آیہ نور سے مراد ہے **اقول** ندوے کے عالم ف ۹۷ صاحب کو تمیز تو اتنی بھی نہین — ف ۹۷ بہکی
کہ لفظ سے معنے مراد ہوتے ہین یا معنے سے لفظ اور علماء سے فضول اعتراض کو آندھی **قولہ**
تو شرک فی الذات ماننا پڑیگا **اقول** اس جنون سرکاری کا علاج تو ابھی معروض ہوتا ہے
مگر اعتراض ف ۹۸ کارد تو خود سرکار فرما گئے جب منشاء اعتراض نوری آیہ سے آیہ نور (یا آپ کے طور پر — ف ۹۸ خود کشی
نوری آیہ آیہ نور بنے سے) مراد ہونا ہے اور اسکی تعیین پر کوئی دلیل نہین نوری آیہ کے معنے
نورانی آیت روشن آیت تو اعتراض آپ کے ایک ساختہ احتمال پر ہوا نہ قصیدہ پر ولہذا
آپنے ایسی دو شقون سے اپنے موافقین کو رجہ طفلان شیرخوار کیطرح ان پاور ہوا اعتراضات
پر ہمکتے قلقاریان لگاتے ہین) ایک ہی شق دکھائی اور دوسری شق لم تحول۔
ف ۹۹ ان اس مین کوئی شق شرک فی الذات سے بچانے کی نکالیے جو پیر پارٹی مذاق صاحب نے — ف ۹۹ پیر کشی
فرمایا ؎ نصیری کا نصیر اور بحر و بر مین ناصر بندہ ٭ خدا اُن تا خدا یا خدا مولی علی اعلے

قولہ کیونکہ آیۂ نور مین جناب الٰہی نے محض اپنی ذات کا ذکر کیا ہے **اقول** ندوے کے فاضل صاحب
ذرا کسی ذی علم سے پوچھیے کہ ائمۂ دین نے اس آیت مین کیا کیا فرمایا ہے امام قاضی عیاض شفا
شریف مین فرماتے ہین حضرت کعب احبار وحضرت سعید بن جبیر تلمیذ حضرت سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالے عنہم نے فرمایا۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ الآیہ سے مراد حضور اقدس سید عالم
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نور پاک ہے امام اجل عارف اکمل سیدنا سہل بن عبد اللہ تستری
فرمایا مَثَلُ نُوْرِہٖ نور محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ قلب محمد
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ سینۂ محمد صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یعنی نور ایمان وحکمت محمد صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ نور ابرہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم الخ اب یہ سب ائمۂ کرام تو آپکے
نزدیک معاذ اللہ بڑے بھاری شرک فی الذات مین گرفتار ہون گے والعیاذ باللہ رب العلمین
قولہ جب ممدوح کو لفظًا آیۂ نور مان لیا گیا اور لفظ مین معنے شامل ہوتے ہین تو اب بتلائیے کہ
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے وحدہ لاشریک کی ذات مراد ہے یا ممدوح کی **اقول اولا**
کاش جب تعصب تحریر قلم پکڑا تھا سر کار اُس سے پہلے سرور گو لوا لیتے آیۂ نور مین حمد الٰہی ہے یا وہ
خود خدا یا شریک ذات خدا ہے غنیمت ہے آلا کو پوجتے پوجتے اب آیتون کی پوجا تک تو آئے ہین شاید
آگے عبادت خدا کی حد آپا ہین۔ جب آیت خدا نہین شریک خدا نہین حامد وثنا گو کوئی خدا ہی
تو ممدوح کو آیۂ نور کہنے کا حاصل یہی ہوگا کہ نور الٰہی کی حمد وثنا اُن سے ظاہر ہے نہ کہ معاذ اللہ
شریک ذات ہین **ثانیا** ذرا اس آیۂ کریمہ کی تلاوت کیجیے اب ہم پوچھتے ہین یہ الفاظ جو آپکی زبان
سے ادا ہوئے یہ آیۂ نور ہین یا نہین۔ ضرور کہیے گا کہ ہین بہت اچھا جب آپ کے ان پڑھی
ہوئے کلمات کو لفظًا آیۂ نور مان لیا گیا اور لفظ سے معنے جدا نہین تو بتائیے کہ اَللّٰہُ نُوْرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ذات مراد ہے یا آپ کے الفاظ کی
ثالثا لفظ مین معنے شامل ہونے سے کیا مراد معنے جزء لفظ ہین یا عین لفظ یا مدلول لفظ اگر
عقل سے کچھ بھی بہرہ ہے تو مدلول ہی کہیگا تو پھر آپ کے اس جاہلانہ خیال پر بھی یہی حاصل
ہوا کہ ذات ممدوح حضرت باری پر دال ہے اس مین کیا حرج ہے ہر ذرۂ عالم دلیل صانع ہے

نہ کہ اولیا و علما کہ دال بالمعنے الاخص ہین رابعاً ف ندوے کے عالم صاحب کی اور فاحش جہالت ف ۱۰۳
جہالت دیکھیے فرض کردم کہ معنی جزئی لفظ بلکہ عین لفظ ہین پھر اس سے کیا ہوا حضرت کو
ابھی حکایت و محکی عنہ مین تمیز نہین معانی جملہ حکایت ہوتے ہین نہ کہ محکی عنہ تو شرک
کدھر سے آیا مثالین تو یہان ایسی ایسی ہین کہ جب پوچھا جائے کہ آپ فلان جملہ بولین اور
لفظ معنے کو شامل اور معنے آپ کے نزدیک عین محکی عنہ تو اسوقت آپ کے دہن شریف
لیکے کیا برآمد ہوا اگر بدیہیات واضحہ کو کہان تک واضح کیا جائے خامساً ف ۱۰۴ سنیے تو آپ کا اسم بدزبانی
شریف کیا ہے انوار الحق جب نور خدا کی تفسیر جس کلام مین ہے اُس کا اطلاق کسی بندۂ خدا پر
کرنا آپ کے زعم مین شرک ہے تو خود انوار حق جل جلالہ کہنا تو شرک سے بدتر درجہ کا کوئی کفر ہونا
چاہیے جسکے بادی آپ کے والدین ہوئے اور اُسپر راضی آپ اور کفر پر راضی ہونا کفر۔ ہان اگر
یہ ایک مفر ہے کہ اپنے نام مین لکھے حق سے مراد حضرت حق عز جلالہ نہین بلکہ سچ یہ اگر سچ ہے تو
بھی آپ کے والدین نے آپ پر ظلم کیا کہ انسان اشرف المخلوقات تھا آپکو
انسان سے نکال کر دھوپ چاندنی وغیرہ بیجان بے عقل چیزون مین ملا دیا یاد کیجیے اپنا اعتراض
طور سینا پر سادساً ف ۱۰۵ ذرا اپنی فصاحتین دیکھیے لفظ مین معنے شامل ہوتے ہین ذرا اشتمال فصاحت
کے معنے اور اس مہمل جملہ کا محصل تو کہیے اور بعینہ یہی ترکیب مسلسل سطر آخر مین ارشاد
ہوئی سابعاً ف ۱۰۶ بتلائیے آپ کا پرانا متروک محاورہ ثامناً ف ۱۰۷ وحدہ لاشریک کیا اللہ فصاحت
عز و جل کا نام پاک ہے زہے مُلّائی نرے کودن جاہل کہا کرتے ہین وحدہ لاشریک کی قسم
اُن کے کلام مین تاویل بھی ہے شاید اِس کلمہ کی قسم کھاتے ہون آپ کے کلام مین توجیہ
کی گنجایش ہی نہین ذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ اَسْمَآئِہٖ

بیت	سحر مین اوسکے پڑے علی پیر		بیت اقصے ہو احمد ندی	۲۲

قولہ عمارات اور جمادات کے ساتھ تشبیہ کسی انسان کے علیہ مدح ہو تو خوب کہنا ف ۱۰۸ بے ادبی
ورنہ وہی جواب مذمت ہے جو شہداء صفے و طور سینا مین عرض کیا۔ اقول ف ۱۰۹ وہی عقاب مذمت
ہے جو دہان دیا۔ اور زیادہ ہوس ہو تو فرمائیے آپ اپنے باپ استاد پیر کسیکو قبلہ و کعبہ ف ۱۱۰ بددماغی
کہتے ہین آپ بکمال سعادتمندی کی لغو مین آپ کے استاد منیر نے کہا ہے صاحب مقصد استاد کشی

زمان اے دافع رنج والم ⁂ قبلۂ دین کعبۂ جان شمع ایوان حرم ⁂ **ولہ** جناب قبلہ و کعبہ
ذو والدیوان چھپوائے ⁂ نظارۂ گلشن فردوس کا جن کا نظارا ہو ⁂ اسمین بتقدیم مضاف بھی
ولہ ستون کعبۂ اسلام و عرش اعظم علم ⁂ گل بہشت کمالات خضر راہ صواب ⁂
ولہ مجتہد روافض کی موت مین **ہ** بنوشت کلک منیر سال فوتش ⁂ افتادہ ستون کعبۂ فقہ ⁂
ستون کیا عمارت نہین یا جماد نہین ہان یہ نہ کھلا کہ اس ستون کی درزون مین چونا بھرا تھا یا گارا
شیخ ابراہیم ذوق **ہ** ترا آویزۂ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق ⁂ صاف قندیل در مسجد اقصے گوہر
حدیث مین ہے مَنْ هَدَمَ بِنَاءَ رَبِّهٖ تَعَالٰى فَهُوَ مَلْعُونٌ جو اپنے رب کی بنائی ہوئی
عمارت ڈھائے وہ ملعون ہے یعنے کسی انسان کو ناحق قتل کرے فی مجمع البحار یعنے
من قتل نفسًا بغیر حق ابو الفضل نے بھی یہ مضمون زبان اکبر سے لکھا اور منیر نے لکھا
ع بہی جاتی ہے بارش کے سبب بنیاد انسانی ⁂ جامع ترمذی مین رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے حدیث ہے انا دار الحکمۃ و علی بابہا مین حکمت کا گھر ہون
اور علی اوس کا دروازہ مسند الفردوس کی حدیث ہے انا مدینۃ العلم و ابو بکر
اساسہا و عمر حیطانہا و عثمٰن سقفہا و علی بابہا مین علم کا شہر ہون اور
ابو بکر اُسکی نیو اور عمر اُسکی دیوارین اور عثمان اُسکی چھت اور علی اُسکا دروازہ طرق متعددہ
سے ثابت کہ اُنکی نسبت ابو لقمان امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کا وصف
تھا امیر [illegible] شدید [illegible] سردار لو ہے کا قلعہ مجمع البحار مین ہے
هو لغلق قاف الحصين

۲۴	باشمسیے ہو احمد نوری		اسم آشمسیے ترا تعالی اللہ	**بیت**

قولہ ہر اسم کے ساتھ شمسیے ہونا ضرور ہے ممدوح کے نام کو باشمسیے کہنا کچھ قابل
اعتبار نہین **اقول** ناقابل کو معدوم سمجھنا اب قدیم بلغا ہی واکن لا تشعرون
جہان اُس نام کی لیاقت نہ ہو وہ نام بے مصداق ہے **قولہ** کیا کوئی ایسی مثال آپ

ف پرچہ اعتراضیہ مین اسم اسماء الف سے لکھا اور ہمزہ بھی بڑھا دیا۔ دوسرے کی لکھی ہوئی عبارت نقل
کرنے کی بھی لیاقت نہین مگر ندوے کے مولوی فرد ہین ۱۲ منہ

دیکھیں گے جو اسم بے مسمے ہو **اقول** حقیقت امر تو منکشف ہو چکی اب اپنی مولویت ندوہ کی حقیقت دیکھیے قال اللہ تعالی اِنْ ھِیَ اِلاَّ اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْھَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ یہ تو نرے نام ہی نام ہین جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے مدارک شریف مین ہی لیس تحتھا فی الحقیقۃ مسمیات حقیقت مین ان نامون کا کوئی مسمے نہین انہیین زیر قولہ تعالے اتجادلوننی فی اسماء سمیتموھا انتم وآباؤکم فرمایا فی اشیاء ماھی الا اسماء لیس تحتھا مسمیات لانکم تسمون الاصنام الآلھۃ وھی خالیۃ عن معنے الالوھیۃ یعنے یہ نام بے مسمے ہین کہ تم نے بتون کا نام الٰہ رکھا اور اُن مین الوہیت کے معنے نہین دیکھو یہ صاف صاف وہی ارشاد ہے جو ہم نے گزارش کیا کہ جو نام ناقابل کا رکھا جائے وہ اسم بے مسمے ہے اور سنیے اجتماع النقیضین ارتفاع النقیضین شریک الباری سب اسم بے مسمی ہین۔ کیا آپ کے ایمان مین کوئی چیز شریک باری ہے جس کا یہ نام ہے۔

ع سست بازو بجہل میفگند ÷ پنجہ با مرد آہنین چنگال ÷ **قولہ** کسی اسم کی تعریف مین بامسمے نہین کہا جاتا۔ بلکہ موسوم کی صفت مین اسم بامسمے کہتے ہین **اقول** واہ رہی مولویت اسم کو اسم ہی نہین کہتے مسمے کو اسم کہتے ہین اور وہ بھی کیسا بامسمے یعنے مسمے کے ساتھ کوئی اُس کا مسمے اور ہے سبحٰن اللہ آدمی مین حواس ہی چیز ہین ادیب الہند سید غلام علی آزاد بلگرامی خزانہ عامرہ مین لکھتے ہین حاکم درایام اقامت اورنگ آباد تذکرۃ الشعراے مختصر نوشت صاحب سخنانے کہ ایشان را دیدہ درج نمودہ و نام آن تحفۃ المجالس تجویز کرد فقیر گفتم کہ نام این مردم دیدہ باید گذاشت کہ اسم بامسمی ست وایہام ہم دارد بسیار پسندید دیکھیے نام مقرر کرد کہیے نام کو اسم بامسمے کہا یا مسمے کو۔ زہے فضیلت ندوہ **قولہ** جیسے محبوب علی اسم بامسمے ہے یعنے محبوب علی خود اپنا اسم ہے **اقول** بہت بجا قیفال لوائیے قیفال **قولہ** کیسا اسم جو بامسمے ہے **اقول** وہ مسمے شاید محبوب علی کا ہمزاد ہوگا جس کے ساتھ محبوب علی ہے۔ **قولہ** چونکہ اسم سے مسمے اور لفظ سے معنے علحدہ نہین لہذا لفظ محبوب علی کے جو معنے ہین وہی اُس شخص کے ذاتی اوصاف ہین **اقول** اولا اسم سے مسمے اور لفظ سے معنے صرف محبوب علی

جہالت فاحشہ ۱۱۴ جماعت ندوہ کی اسم اور مسمی مین امتیاز نہ کرنا

جہالت فاحشہ ۱۱۵

جہالت فاحشہ ۱۱۶

مسئلہ ۱۱۷

خود کردہ

مسئلہ ۱۱۸

ہیں جدا نہیں ہوتے یا مطلقًا اول صراحۃً باطل اور ثانی پر برہان آتش در کاسہ جو فرمایا تھا کہ اسم کو ساتھ مسمےٰ ضرور ہے کچھ امتیاز نہیں تنا ہنیبا تام کے ساتھ معنے علمی ضرور ہیں یا مسمے پر معنے لغوی کا صدق بھی۔ ثانی بداہۃً باطل ع برعکس نہند نام زنگی کافور۔ اور اول سے یہ کیونکر حاصل کہ لفظ کے جو معنے ہیں اس شخص میں ثابت. غرض حق سے پھر کر بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے اور پلے بجائے ۔ بروصرفی صاحب جب کسی شخص کو اسم بامسمے کہیں تو وہ صفت بحال متعلق ہے یعنے وہ شخص جس کا اسم مطابق مسمے ہے نہ یہ کہ خود اپنا اسم ہے اور اپنے مسمے کے ساتھ ہے جیسے یتیم کو پدر مردہ کہتے ہیں حضرت نظامی علیہ الرحمہ ؎ پدر مردۂ بے پدر ماندہ را ٭ سر بیرو لاہیت برافشاندہ را ٭ یعنے وہ بچہ جس کا باپ مردہ ہوا نہ یہ کہ وہ شخص خود اپنا باپ ہے کیسا باپ جو مردہ ہے زمیے ملائی۔ سرکار خفانہ ہوں جنون کے فنون اس سے بھی عجیب تر ہوتے ہیں

بیت	آسمان سے اُترتے ہیں اسما		نام کیسا ہے احمد نوری	۲۵

قولہ نزول وحی بند ہوگیا یہ شرک فی الرسالت ہے **اقول** شرک سرکار کو بہت چڑھا ہوا ہے کیا آسمان سے سوا وحی کے کچھ نہیں اوترتا سرکار رزق بھی ہر شخص کے لیے آسمان ہی سے اوترتا ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ٥ اور آسمان سے پانی اوترتا تو شاید آپنے بھی کبھی دیکھا ہوگا فاضل ندوہ صاحب یہ کلام حضرت مصنف علام دام ظلہ نے تنہا نہ فرمایا بلکہ پہلے سے علمائے کرام لکھتے آئے۔ مولانا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں فرماتے ہیں والحاصل انہ کما قیل الاسماء تنزل من السماء یعنے حاصل یہ ہے جیسا کہ کہا گیا کہ نام آسمان سے اُترتے ہیں اور اسیکے باب الفال میں ہے لعل فی ہذا المعنے ما قیل ان الاسماء تنزل من السماء یہاں آسمان سے اوترنے کی معنے القائے غیبی ہیں شاید آپ الہام اولیا کے بھی منکر ہوں یا انھیں شریک رسالت جانتے ہوں اور ذرا حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی کے اس کلام مبارک کے معنے کہیے جو سلسلۃ الذہب شریف میں حضرت خواجہ عبید اللہ

سلہ پرچہ اعتراضیہ میں یوہیں بتائے تشیدہ ہے ۱۲ منہ

احرار رضی اللہ تعالی عنہ کے وصف مین فرمایا ؎ دستِ فیاض اوبر شحِ قسلم ٭ شمۂ از لوح ملک حرف ستم ٭ صورت کلکِ وکلیدِ نجات ٭ معنیِ خطاو کفیل حیات ٭ رقعۂ او بہر کہ شد واصل ٭ آیتے یافت ز اسمان نازل ٭ اسے تو معاذ اللہ شرک فی الالوہیۃ کہیے گا اور ذرا پیر پارٹی مذاق صاحب کے اس کلیہ کو ملاحظہ کیجیے ؎ نعت ہے جو کچھ محمد کی وہ تیری منقبت ٭ ہو تری مدح وثنا کیا کیا علے مرتضے ٭ پہونچیے تو شرک سے فی الرسالۃ سے کتنا بچا ہوا ہے۔ ف ۱۲۳ پیر کشی

قولہ احمد نوری عربی الفاظ فارسی ترکیب مل جلکر اردو زبان **اقول** الفاظ عربی کے ف ۱۲۴ اردو دانی ترکیب فارسی سے اردو ہونا ثابت نہین ہوتا یہ آپ کی قابلیت ہے ہان ہندی لفظ فارسی ف ۱۲۵ معلم کشی ترکیب وہ ہے جو آپ کے اُستاد منیر سے گزری ع ساکن کترۂ جلال الدین ٭ انصاف سے کہنا یہ ترکیب ایسی ہی ہے نہ جیسی کوئی کہے ع سائسِ گھوڑۂ کمال الدین ٭ یا ع خادم بچھڑۂ جمال الدین ٭ ہان اور سنیے ندوہ کا ساگھال میل اسے کہتے ہین جو آپکے ف ۱۲۶ استاد کشی اُستاد نے صفحہ ۲۰ پر لکھا۔ قصیدہ فی المدح جناب نواب صاحب بہادر اور آپ کے اُستاد کی اکسیر دیارِ ہن زیر بیت ۶۷۔ اور استاد الاستاد کے اگر دُرِ نجف اور حرفۂ نانا اور لاشِ حجاز زیر بیت ۷۸۔ آتے ہین۔ جی ایسے کہتے ہین جو خود آپنے صفحہ ۱۱ پر فرمایا۔ ف ۱۲۷ خود کشی خواجہ ابواحمد ابدال کے صاحبزادہ خواجہ ابو محمد چشتی الملقب بہ ناصح الدین تھے فرمایئے تو یہ صاحبزادہ چشتی الملقب کون سی ترکیب ہے اور الملقب کے بعد ہا سے منفصلہ مکتوبہ مع ہا کیا چیز ہے اور آپ کی سوا سے ایسے دو بارا وپر گزری اور تین بار پھر آتی ہے اور سجانے کے اور بمقتضائے گے اور سہارا و وسیلہ عنقریب آتے ہین زہے منشیت ف ۱۲۸ بے علمی

بیت	نور سرکار رات دونا ہے		دن سوایا ہے احمد نوری	۱۷

قولہ دن دونا رات چوگنا صحیح محاورہ ہے رات دونا دن سوایا غلط یہ فقرہ زیادتی کے موقع پر

ف ۵۱ یہ لفظ آپ کے طور پر ہے کہ پرچہ اعتراضیہ صفحہ ۱۷ پر سہرہ اور صفحہ ۱۱ پر دھوکا اور صفحہ ۸ پر بہانے ہونہ لکھا ہے ۱۲

ف ۵۲ پرچۂ اعتراضیہ مین المقلب لکھا ہے یہ ملقب کا مقلب شاید سہو کاتب ہو ۱۲ منہ

بولتے ہین آپ کی بندش مین تنزل پایا جاتا ہے اور اگر بجائے چوگنا کے سوایا صحیح مان لیا جائے تو بھی بندش سست صحیح نہین ہرحال ہین دن کے ساتھ دونا کہا جاتا ہے رات دونا طغراد ترکیب ہے **اقول** جبھی تو کہا تھا کہ قصیدہ کسی سے پڑھ لیا ہوتا اسکے برابر کا شعر کہا سر کیا سوجھا ہے کیجے عکس مثل کہ ناشتہ کا ٭ نور انشا ہے احمد نوری ٭ اور آپ ہی جیسے علما کے سمجھانے کو انشا کا ترجمہ لکھدیا تھا بالنده تر اور ناشتہ پر حاشیہ لکھا تھا

ناشتہ شب وعبادت شب اشارہ بہ کریمہ ان ناشئۃ الیل الایہ صاف مضمون نفیس اشعار یہ تھا کہ اگرچہ مثل مین دن دونا رات سوایا کہتے ہین مگر یہان عکس مثل کر کے رات دونا دن سوایا کہیے کہ بحکم قرآن عبادت شب کا نور زائد ہے اب اپنی پچھلی نزاکتون کو دیکھیے کیسی نافہمی تھین رہا یہ کہ مثل مین سوایا نہین چوگنا ہے کا کوری مین یون ہین بولتے ہون مگر دوسرون پر اسکا اتباع کیا فرض۔ سرکار محل ترقی تنزل کی شکل یہ ہوتی ہے جو آپکے استاد منیر نے کہا ہے لے گل جو تو حنا سے رنگے چند بار ہاتھ ٭ گھبجاتے غم سے خون وفا پانچ چار ہاتھ ٭ کہیے یہ محل ترقی ہے یا مقام تنزل چار زیادہ ہوتے ہین یا پانچ یہان چار پانچ کا موقع تھا آپ کے استاد کی بندش مین تنزل پایا جاتا ہے اور یہ بجائے بھی اور سکے بھی فارسی اردو اضافتون کا ندوہ کتنا قبیح ہے۔ **قولہ** غلطی شاعرانہ احمد نوری برائے بیت ہے۔ **اقول** کیا مذاق ہے ممدوح غلطی شعری ہوتی ہے سرکار برائے بیت اسے کہتے ہین جو آپ کے استاد منیر نے قصیدہ مین قطعہ لکھا ہے سرخی حنا کی اڑ کے اگر جائیے تا فلک ٭ اس عہد مین نہ جبر کرین اختیار ہاتھ ٭ لین خانہ رفیق کی تلاشی ہزار بار ٭ رنگ حنا کو کھوئین اگر ایک بار ہاتھ ٭ کہیے یہان ہاتھ سے کیا فائدہ ہاتھ آیا سوا برائے بیت کے بلکہ انصاف کیجے تو مصرع اخیر سارا برائے بیت ہے کہ یہی شرط مصرع اول قطعہ مین مذکور ہو چکی کیا صرف لفظ ایک کے لیے سارا مصرع کہا اور پھر ہے جسدن سے رامپور مین ہے آشکار چاند ٭ ہردم شب مراد سے ہی ہمکنار چاند ٭ و نیز ہے اگر ہو ناخن والا سے ہمکنار گرہ ٭ بنا سکے ناف زمین بچہ کے اعمال گرہ ٭ دونون مصرع دوم مین چاند اور گرہ نے کیا کام دیا۔ اگر کہیے یہ تو ردیف ہے

تو کیا یہان احمد نوری ردیف نہین اور ذرا غلطی شاعرانہ کے معنے تو کہیے شاعرون ۱۲۵ فارسی دانی
کی طرح غلطی ہیسے ویسی غلطی کہ شعرا کیا کرتے ہین واہ رہی لیاقت ندویانہ۔

بیت	قرب اُس علی سرہی تجھے جبکا		قصر اَوَ اَدنیٰ ہو احمد نوری	۲۹

قولہ یہ شعر بحر سے خارج ہو گیا **اقول** سچ کہنا اب کھلا کہ سرکار نرے شاعر ۱۲۶ عروض دانی
نہین بلکہ اخفش وقت ہین اسے جناب عروضی فارسی و اردو کا تو ضابطہ کلیہ ہے۔ کہ
ہمزہ صدر کلمہ جب غیر صدر و ابتدا مین واقع اور اُس سے پہلے حرف ساکن ہو
بعد نقل حرکت اسقاط ہمزہ مطلقاً جائز اور تمام جہان کے شعرا مین لاکھون جگہ
شائع و ذائع ہے آپ جیسے عروضیون کے لیے قصیدہ مطبوعہ مین اَوْ اَدْنےٰ کی واو
پر فتحہ دال پر جزم لگایا اور الف کو سادہ رکھا تھا ۔ اے شاہ رسل شمع شبستان
راہبر کل ٭ شہباز دنے طائر اوج فتدلے ٭ بالائے تو سر و لب جوبار دنی
محراب دوابرو وئے تو قوسین اَوْ اَدْنے ٭ المنۃ للہ کہ سودست نظامی ٭ رخسارہ
بدرگاہ شہ طیبہ و بطحا ٭ شاید سرکار کو یہ وہم جاگا کہ یہ لفظ و ترکیب عربی ہے
اور اَدْنےٰ مین ہمزہ وصل نہین اسکا سقوط ناجائز ہوگا مگر یہ کمال صرف دانی ۱۲۷ اردو دانی
سرکار ہے یسَئلُ اور قَدْ اَفْلَحَ کا قاعدہ بھی کبھی کسی کمتب والے سے سناتھا
قَدَ افْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ تو خود قرآن عظیم مین قرائت ہی شافیہ مین اسی قاعدہ کی
مثالین ہر طرح کی دین از انجملہ اَبُوْ یُوْب خاص یہی صورت واقعہ ہے کہ ہمزہ
متحرکہ اصلیہ دوسرے کلمہ مین ہے اور اوس سے پہلے واو ساکنہ اصلیہ اور اسکا
فتحہ اسے دیکر ہمزہ گرا دیا سیدنا کعب بن زہیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ بانت ۱۲۸ بے علمی
سعاد شریفہ مین فرماتے ہین ۔ اکو مبہا خلۃ لو انہا صدقت ٭ موعودھا
ولو ان النصح مقبول ٭ بفتح واو و اسقاط ہمزہ اَنْ زہیر بن خباب نے
کہا ع وکلا زمت الملوک من الِ نصر ٭ بفتح نون وحذف ہمزہ آل
بلکہ حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف مین فرماتے ہین ۔

سلہ دراصل قصیدہ و لفظ شراب ست ۱۲ منہ

الکیاسۃ والادب لاہل المدر ⁂ الضیافۃ والقری
لاہل الوبر ⁂ والہ نور مرقدہ ۵ حفظ ماشاء وادرا ہوا واٰرحمہم ⁂
یا لمعنا سا کنا فی الضجم ⁂ ولہ روح رعد ع ؑ الیہ یصعد الحباب
الاکابر ⁂ ولعطر ضحیح یشہد اللّٰہ والملائک واہل العلوم ⁂ ان سب کو بھی کہدینا
اگر یہ خارج ہین جانے دو اپنے استاد منیر کی تو مانو گے ۵ پیشتاز ربیع الاول ہو ⁂ بلکہ
تھیک ہمیشہ قبل صفر ⁂ کہیے لام کا سکون اور اول کا ہمزہ غائب ہے یا شعر بحر سے خارج د لاعلاج
۵ حکم کہانے کا جو حصہ ہو برابر تقسیم ⁂ اتلا ایک بھی تبعض بنی آدم مین رہے ⁂ بنی آدم خاص
ترکیب عربی ہے اور ہمزہ غائب عزہ وار تر سینے منیر ۵ بست و ششم ربیع الاولے ⁂ چو پنجہ
نخم بارہ سو سے بالا ⁂ یہ ترکیب تو وہی ہے مگر یہان اولے مؤنث کیا جانور ہے معہذا
اعلام مین ایسا تصرف یعنے چہ اور سینے منیر ۵ فزایدا ایزد شمس اقبال دلخواہ ⁂ الی
یوم الفنا والبقاء بالجاہ ⁂ ذرا تقطیع تو کیجیے یہ البقا کا ہمزہ بھی پہلے مصرع البقا الفا کا الفا کیسا
کیا ہان ہان خارج عن البحر یون نہین ہوتا یون ہوتا ہے جیسا کہ آپ کے استاد منیر نے
کہا ۵ مقابلہ کرے نوا دام ہو سے سے ⁂ کنار کعبہ حق مین مقام ابراہیم ⁂ ذرا انہی
سے تقطیع کرا کر دیکھیے مقابلہ مفاعلن کرف ؟؟ اگر نوا فعلاتن کہیے یہ محبت کا کوفا وزن ہوا
فاعلاتن کی فرع فعلاتن کہان کی گرفت ہے مجبون ہوکر فعلاتن ہوا تھا اب کیا مختون ہوکر
فعلاتن بنا مجبوں سے بحث نہین کوئی عاقل تو اسے موزون نہین کہہ سکتا کیا آپ بھی
خبن و قبض کا اجتماع ثابت کر سکتے ہین شاید آپ اپنے و فور علم مین فوراً کو فواد بناتین
مگر یہ سخیرہ ہے نواد بروزن غلام مہموز ہے یا فواد بروزن سلام اجوف فوراً د بروزن
طومار نرا طوفان ہے آپنے دیکھا بحر سے بے بہرہ است کہتے ہین اور سینے نیز آپکے
استاد نے کہا ۵ رعیت اُسکی ہے مستغنی المزاج البسی ⁂ کہ جام جم بھی ہے اُسکی
نگاہ مین کچکول ⁂ ذرا تقطیع تو کیجیے رعیت اُس مفاعلن کہ مستغ فعلاتن نی ل مزا فاعلن

ا ۵ دیکھو دیوان منیر صفحہ ۲۴ – ۱۱

ارکان مجتث کو خبن لازم ہے مستفعلن مین خبن کے بعد میم کسس علت سے گریگا یا مجتث مین بجائے خبن رفع بھی آتا ہو شاید آپ بکمال صرف دانی مستغنی المزاج بضم یا پڑھین حالانکہ وہ غلط محض ہو فافہم

بیت	بام ودر کی ضیا سے روشن ہے		نور بالا ہے احمد نوری	۳۶

قولہ کیا چیز روشن ہے۔ **اقول** واہ رے سمجھ مصرع ثانی اوسیکا بیان ہی کاف بیانیہ جو محذوف تھا اب بھلا آپ کی فکر آسمان پیوند کہان پہنچ سکتی بلبل ہندوستان داغ سہ کیا اسی نازکی پہ دعوے ہے ؛ آپ پھرتے ہین چشم عالم مین ؛ **قولہ** اصلاح بام و در سب ضیا سے روشن ہے **اقول** مطلب سمجھنا نصیب اعدا اور اصلاح دینے کا یہ بڑا دعوے شعر مین جو خوبی تعلیل تھی آپ کی اصلاح علیل مین کہان ع فرق را کہ بیت آن

استنبرو تبرہ

بیت	ڈور لنڈھے پہ چار عنصر کے		تیرا گنڈا ہے احمد نوری	۳۸

قولہ ڈور مرغ بازون کی اصطلاح ہے جب کوئی اُسس سے نہین لڑتا تو کہتے ہین اُسکی سب پر ڈور ہے پہلے مصرعہ کا مطلب یہ ہوا کہ چار عنصر پر ڈور ہے یعنے تمام مخلوقات پر غالب ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس کی ڈور ہے اسکا جواب فی لبطن شاعر ہے یا ممدوح سے مراد ہوگی مصرعہ ثانی پورا بیت ہوا **اقول** معلوم شد با تنندگی سرکار کا مبلغ علم یہی مرغبازون بٹیربازون کی بولی ہے اور اُسے بھی پورا نہ سمجھے۔ اُردو سے معلے مین ڈور غالب کو کہتے ہین اور وہ شے غالب پر محمول بالمواطاۃ ہے یعنے یہ شے ڈور ہے نہ بالاشتقاق کہ اس شے کی ڈور ہے۔ بحر گوید سہ خود بخود دل کو کھینچتی ہے خم محبوب کی تار ہر قی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہے ؛ **قولہ** سہ کاغذون کھینچتے ہین وہ

سلہ اُردو مین حذف مضاف بہنگام قیام قرینہ شائع و ذائع ہے سو سنار کی ایک لوہار کی منہ کی کھاتے آدمی بادل تلے کی دیکھتا ہے ع ہو وقت کی چڑھی ہے نہ ہوگا اُتار آج ؛ وغیر ذالک یہان مراد یہ ہو کہ اسکی لڑائی یا ضرب سب پر غالب ہے ۱۲ منہ۔

جب تم بڑھاتے ہو پتنگ ؛ چاند تاروں پر تمھارا چاند تارا ڈور ہی ؛ اب آپ ہمیں سوال کا
کہیے کتنی بھاری کج فہمی سے ناشی ہوا سرکار بہت عالی فہم ہیں شاید اب بھی نہ سمجھیں تو میں عرض
کروں تیرا گنبدڑا مبتدا ڈور خبر ظرف آس سے متعلق۔ گنڈا دفع امراض و آسیب کے
لیے بنتا ہے امراض کیفیات اربعہ عناصر سے خالی نہیں آسیب بھی ہوائی و آتشی اور
باعتبار مسکن دریائی خاکی ہوتے ہیں معنے یہ کہ حضرت ممدوح کا گنڈا عناصر اربعہ پر غالب
ہی جو فساد اونکی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں اس سے دفعۃً دفع ہو جاتے ہیں۔
الحمد للہ کلام میں خود مبتدا و مسند الیہ کو برائے بیت کہنا کیا عمدہ خوش فہمی نادریانہ ہی
سرکار پورا مصرع برائے بیت وہ ہوتا ہے جو زیر بیت ۔ ۲۔ آپ کے استاد سے منقول ہے
چار عنصر کو تمام مخلوقات سمجھنا بھی عجیب مولویت ہی اور شاعر کی تنکیر علم سرکار کی معرفیت
اور ممدوح سے مراد وہی قدیم فصاحت۔

بیت	ہر مصفی عسل لبوں سے رواں		میٹھا میٹھا ہے احمد نوری	۴۵

قولہ عسل از لب جاری شدن محاورہ نہیں ہونٹوں سے جو رقیق شے جاری ہو
اسکو رال ٹپکنا کہتے ہیں **اقول** یہاں تو معنے عسل سے لغوی معنے مراد ہی نہ تھی
یہ پانچ شعر حضرت ممدوح دام ظلہ کی تصنیفات جلیلہ کی مدح بطرز ایہام میں ہیں و لہٰذا اصل
معنے و سراج عوارف و دلیل الیقین ۔ و کشف قلوب ۔ و نور و بہا ۔ یہ الفاظ صریحی سے
لکھے گئے مگر آپ کی تحقیق منیر کا کیا کہنا ذرا دیکھیے تو حضرت خسرو اقلیم معانی
قدس سرہ الربانی ہشت بہشت میں بہرام کے ساتھ شاہ نیمروز کی باتیں ذکر کرکے کیا ارشاد
فرماتے ہیں ؎ ریخت چون زین نباز لالے چند ؛ گفت زین بیشتر لبالے چند ؛
کیا زلال رقیق نہیں شاید آپ کے یہاں غلیظ ہوتا ہو کیا خاص شہد ہی کی مثال
درکار ہے اچھا حضرت موصوف قدس سرہ بہشت دوم میں فرماتے ہیں ؎
این سخن گفت و لب کشاده بند ؛ انگبین ریخت از تمطرهٔ قند ؛ و لہ قدس سرہٗ فی نعت النبی
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ؎ لبش چون انگبین ریزد در افتد ؛ لا لک چون مگس در
انگبینش ؛ اور اپنے طور پر اپنی خوبی بیان تو دیکھیے اُس شے کو رال کہتے ہیں ہاہا

رال ٹپکنا۔ ٹپکنا اُسکے گرنے کو کہتے ہین یا خود آئے۔

بیت	گھر بے بہا ئی لعل رو یہ سا		تیرا شجرہ ہے احمد نوری	۴۹

قولہ شجرہ متعدد اسماے مقدسہ سے مکمل ہوتا ہے اُسکے واسطے لصیغہ واحد گوہر ف ۱۵۵ ادب دانی
کہنا ہرگز صحیح نہین سلک گوہر کہتے ہین۔ **اقول** قطع نظر اس سے کہ ہر تشبیہ کا تمثیل ف ۱۵۶ فارسی دانی
ہونا ضرور نہین گوہر اسم جنس ہے قلیل و کثیر پر صادق کیا گہر بار گہر افشان سے یہ ف ۱۵۷ خودکشی
معنے کہ ایک موتی ٹپک کر رہ گیا گوہر نثار وہ جسنے ایک موتی پھینک دیا آپ خود ہی فرماتے
ہین سلک گوہر کیا سلک ایک ہی موتی سے بنتی ہی ؎ برین عقل ندوی ہباید گریست
کہ خود گفتہ و خود نداند کہ چیست۔

قولہ شجرہ مین جیم ساکن بھی قابل غور ہی **اقول** آپ کیا جانین کہ لفظ زبان غیر ف ۱۵۹ فارسی دانی
مین جا کر کیا کیا صورتین پاتا ہے زبان پارسی باستثنائے بعض مضارعات کلمۂ واحدہ مین
پہلے دستیاری ترکیب مثل قمرا۔ بدہی۔ شنوا۔ دل من تین حرکات متوالی کی عادی نہین
اور خاص اردو کے اپنے لفظ مین تو اصلا نہین آتین و لہذا اکثر اوقات بحال ترکیب
بھی دونون زبان والے اسکان کیلیتے ہین۔ نبیرہ۔ شگفت۔ دلشکن۔ دلپسند۔ و بدلنہ
نکند۔ و مژگان وغیرہ فارسی۔ اور سطرین نظرین قسمین۔ قلمین۔ پلکین۔ گنہیان۔ بربلین
قدمون علمون۔ وغیرہ اردو مین بسکون دوم شائع ہین اسی عدم تعود کے سبب ایسے
الفاظ عربیہ مفردہ مین تسکین دوم نے اساتذۂ و فصحا مین اسدرجہ شیوع پایا جسکا حصر و شمار نا ممکن
سُبل۔ بہکلت۔ ثمرہ۔ عرفہ۔ ذرہ۔ شبکہ۔ صدقہ۔ دوطرفہ دوورقہ دوحلہ دوعملہ۔ برکت۔ حرکت قطرات۔
تہ قان۔ دوران۔ حیوان۔ آبحیوان طیران جولان ہذیان فدوی بغلی قلمی وغیرہا بعد الف نون
بسکون دوم مستعمل ہین بعض کے نظائر ملاحظہ ہون حاضر حضرت شیخ شیراز قدس سرہ ؎ اگر بادشہ بر
در پیر زن چه بیاید تو ای خواجه سبلت مکن قدسی ؎ چنان باد شمشیر دستی فشاند که در خرمن عمر
برکت نماند ولہ آلوده ز قطرات عرق دیده جبین را اختر ز فلک می نگرد روی زمین را فوقی ع
ز شیر خشکی حرکت و شهرین آلوده ز لب چه خلوت خلوت گزر رنگ حبسته اثر بر چهره بزرگان شکسته
اور آپکے اُستاد منیر نے کہا ؎ نہین جولان مین اگر اپنی سبکتازی دکھائی

طفل بدخو کو ہوا اسکا دور ستم آغوش خواب ولہ ؎ ہرزہ گردی کیا رہیگی جب
ہوا معدوم رزق ✽ آسمیا سے رخصت اب دوران سر ہونے کو ہے۔ ولہ
؎ راست قد ہو کہ کبھی گیسوئے برہم میں ہے ✽ ہر دو عملہ نہ ترے حسن کے
عالم میں ہے ✽ ولہ ع بڑھتی ہی گئیں صفات حیوانیہ ✽ ولہ ؎ گرد
پھر کے ترے کون نہیں دیتا جان ✽ موت بھی باقی ہے آفاق میں صدقہ تیرا
ولہ ع صدقہ کا ذکر نہ خیرات کی بات ✽ ولہ ؎ شقے سے ہو کامیاب
فدوی ✽ ہے منتظر جواب فدوی ✽ غالب ؎ نقش لاحول لکھ اسے
خامۂ ہذیان تحریر ✽ یا علی عرض کر اسے فطرت وسواس قرین ✽ مفتی صدر الدین
خان آزردہ ؎ اس شوخ سے مربوط بہت سہل سے ہوتے ✽ گر ہم بھی مبتلک
حرکت نااہل سے ہوتے ✽ بحر ع شکر جو تجھ ودہ شربتی اب فاسے ہوتے لہ ع آج
یہ آخر شب خالی مجھ کو کنجلی گور ہے ✽ اور آپ کی لیاقت علمی پر ستم بھی انھیں نظائر میں
داخل سمجھئے آپ کے استاد نے آپ کی تسکین کر دی چراغ ہدایت میں ہے بر قانی

مرضیہ معروف در عربی بہ تحریک ست و بعضے گویند کہ فارسیان بہ سکون دوم آرند موقف

لیکن خصوصیت این لفظ نیست فارسیان اکثر الفاظ کہ بتحریک باشد بسکون دوم آرند
لیکن ان الیاسکون دوم جو صریح غلطی قاعدہ و خارج آہنگی قانون علمی کا موجب
ہو جیسے متنبہ ۔ متجلی ۔ متولی ۔ ایما ۔ ففرا ۔ خلفا ۔ یہ ضرور منطق عوام و جہال ہیں اہل
علم انھیں ہرگز پسند نہیں کرتے ۔ جیسے آپ کے پیر طائفۂ اعتراضیہ فرماتے ہیں
؎ جو ہیں جبریل و میکائیل سے دیوان متولی ✽ تو ہر دربان ہے عنوان سامعین
الامین جنتی کا ✽ اور تو ہیں پیام رسلین ملنگہ تو کوئی بات ہی نہیں نیز فرماتے ہیں
؎ ہو نبی ختم رسول ان غم التحاقا علی ✽ اہل خاتم بجائی ختم الانبیا کا ہو گیا ✽ شرم
شرم شرم ۔ اور حق تحقیق یہ ہے کہ جو لفظ اپنی زبان میں جسطرح مستعمل ہو
قطعاً مقبول ہے اگرچہ خلاف اصل یہانتک کہ اگر اصل بالکل متروک ہے تو وہاں
صحیح بھی مثل غلط متصور ہوگا جیسے روزمرۂ اردو میں (ح ص ض ط ظ ع) کو (ہ س ز ت ز ء) بولتے ہیں

صحیح کہنے مین ہم سہ کی آواز پیدا کرتے ہین اور اگر مخارج وصفات سے صحیح ادا کرین تو سخت ناگوار و موجب ریشخند ہو بیا یہ ترکی مین بکسر گاف ہے اور اردو مین بر وزن بیگم اب اگر اردو مین کوئی اوسے حاکم وسالم سے ہم قافیہ کرے ضرور نا مقبول ہوگا آتش نے بیگم باندھنے کا یہی جواب دیا تھا کہ ہماری زبان مین یہ یہین ہی جب وہان جاینگے ویسے بول لینگے اور اگر دونون طرح مستعمل تو دونون صحیح سمجھے جاینگے جیسے فارسی مین فائے کافر کا فتح وکسر اسی قبیل سے لفظ شجرہ ہے کہ روز مرہ اردو مین عام طور پر بسکون مستعمل اور اصل بھی متروک نہین تو نظم مین بھی دونون طور پر قطعاً مقبول بخلاف خلفا ومتولی کہ انھین بسکون دوم جاہلان بد مذاق ہی بولتے ہین ولبس۔

بیت	سید الانبیا رسول اللہ		تیرا بابا ہے احمد نوری	۵۰

قولہ اگر لفظ بابا سے مراد وہ شخص ہے جس کو اب او پدر او باپ کہتے ہین اقول ف ۱۶۲
تو روسے کے نالم صاحب وہ شخص ذات ومصداق ہے اور بابا یہان محمول واقع ہوا
محمول مفہوم ہوتا ہے نہ ذوات ومصادیق یون کہو کہ اگر بابا بمعنے پدر واب ہے
قولہ تو یہ نص قطعی کے خلاف ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
اقول تو کار زمین را نکو ساختی ۔ کہ با آسمان نیز پرداختی ۔ سلیس اردو شعر
سمجھنے کی لیاقت نہین اور قرآن عظیم سمجھنے کا دعوے تم کیا جانو کہ اَبَا اَحَدٍ سے ف ۱۶۳
کیا مراد اور رِجَالِكُمْ کا کیا مفاد اسی قرآن پاک مین ارشاد اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی
بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ اس آیہ کریمہ مین سیدنا
ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ کی قرأت ہے وھو اب لھم یعنے نبی کی بیبیان
مسلمانون کی مائین ہین اور وہ اون کا باپ ہے اسیلیے علمائے کرام نے حضور اقدس
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی کنیت ابو المومنین کی مسلمانون کے باپ کما فی المواہب
اللدنیہ وغیرھا توریت مقدس مین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
کی کنیت ہے ابو الارامل بیوون کے باپ محتاجون کے باپ ذکرہ الامام ابو الخطاب
ابن دحیہ یہ سبب درکنار آپ کو سرے سے سادات کرام ہی کے ابن الرسول ہونے ف ۱۶۴

سے انکار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ مین یہان حضرت امام باقر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مزار اقدس پر حاضر ہوکر عرض کرنا السلام علیک یا ابت
سلام حضور پر اے باپ میرے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ۱۶ شوال ۵۲۱ھ کو پیش از ظہر بیداری مین
تشریف لاکر ارشاد فرمانا یابنی لم لا تتکلم اے میرے بیٹے تو وعظ کیون نہین کہتا
حضرت غوثیت کا عرض کرنا یا ابتاہ انا رجل اعجمی الخ اے باپ میرے مین
ایک عجمی آدمی فصحائے عرب پر کیونکر کلام کرون حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کا سات بار لعاب دہن اقدس حضرت کے دہن مبارک مین ڈالنا وغیر
ذالک وقائع کثیرہ ذکر کرون اس سے یہی بہتر کہ وہ احادیث متواترہ یاد دلاؤن ۔
جنمین خود حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حضرات حسنین کریمین رضی اللہ
تعالےٰ عنہما کو اپنا بیٹا فرمایا صحیح بخاری شریف وغیرہ مین حدیث ان ابنی ھذا سید
بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے وغیر ذالک دیکھنے کی لیاقت نہ تھی تو سر الشہادتین تو اردو
ترجمہ ہوکر چھپ گئی جسمین حسن وحسین ومحسن رضی اللہ تعالےٰ عنہم تینون صاحبزادون کی
ولادت مین حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا تشریف لاکر فرمانا مذکور ہے ۔
اروني ابني ما ذا سمیتموہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اُس کا کیا نام رکھا
اب اگر یہ کہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حضرات حسنین رضی اللہ تعالےٰ
عنہما کا باپ کہنا صحیح نہین تو آپ احادیث متواترہ و اجماع امت سے منکر ہین اور اگر اون کا
باپ مان کر اُن کے بیٹون سادات کرام کا باپ نہین مانتے تو آپ شرع و عقل و عرف
اور خود قرآن عظیم کے مخالف ہین قال اللہ تعالیٰ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَکَ
وَاِلٰہَ اٰبَآئِکَ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وقال اللہ تعالےٰ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ
وقال اللہ تعالےٰ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ حدیث عام و جامع سینہ ۔ طبرانی جامع کبیر مین حضرت
امیر المومنین فاروق اعظم وحضرت بتول زہرا خیر النساء رضی اللہ تعالےٰ عنہما
راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ۔ کل بنی انثی

فان عصبتہم لابیہم مخلا ولد فاطمۃ فانی انا عصبتہم و انا

ابوھم ہر عورت کے بیٹے اپنے باپ کیطرف منسوب ہوتے ہین سوا اولاد فاطمہ کے

کہ مین اُن کا عصبہ ہون اور مین اُن کا باپ ہون یہ ہے مولویت ندوہ اب سرکار کو سوجھا

کہ نصوص کے خلاف کا کون مرتکب ہوا ہان نصوص قاطعہ بلکہ ضروریات دین کے صریح خلاف

آپ کے پیر پارٹی مذاق صاحب کے کلمات ہوتے ہین جنھین انتخاب کیجیے تو دفتر ہوتا ہے

اُن کی ہفوات سے مشتے نمونہ کے لیے وہ اشعار دیکھیے جو زیر بیت ۱۷ و ۲۰ و ۲۵ گذرے

اور زیر بیت ۷۰ و ۸۸ و ۹۳ بعونہ تعالے عنقریب آتے ہین اگر ایمان ہے کچھ علاقہ ہے

تو دشمنان شرع و دین کے برے مذاقون پر تف بھیجو ورنہ تحسین ضلالات و کفریات

کر کے پرائے پیچھے اپنا دین تج دینے کا ہر مذہب عیار کو اختیار ہے

بیت	فضل معروف سے ترا معروف		شہر شہرہ ہے احمد نوری	۵۸

قولہ پہلے معروف سے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مراد ہین دوسرے معروف

۱۹۶ نقص دانی

کے معنے شعر مین نہین سماتے **اوّل** ندوے کے مولوی صاحب آپ سے کچھ تعجب

نہ تھا وہان ایسی ہی لیاقت کے بھرتی ہوتے ہین مگر آپ کے اس مذاق کی پارٹی

بھر مین کوئی فارسی کتب لغت بھی سمجھنے کے لائق نہ تھا ساری کمیٹی نے اوائل محرم

سے اواخر رجب تک پورے چھ مہینے مشقت جھیلکر یہ نتیجہ دیا۔ مین ہرگز کتب تفسیر و

قاموس و لسان العرب و مختار الصحاح و مجمع البحار و مصباح المنیر وغیرہا کتب عربیہ

کی تکلیف نہ دونگا کہ حضرات کی قابلیت معلوم مگر ذرا فارسی آمیز لغت صراح ہی دیکھیے

معروف مرد شناختہ و نیکوئی اگر اسکی بھی استعداد نہ ہو تو ذرا اپنی مبلغ علم غیاث

ہی دیکھیے معروف مرد شناختہ شدہ و مشہور و بمعنے نکوئی۔ معنے شعر یہ ہوئے کہ

اے ممدوح حضرت معروف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فضل کی برکت سے آپ کی نکوئی بھلائی

احسان مشہور شہر و دیار ہے تجھے ملائی

قولہ شہر شہرہ باعتبار محاورہ و معنے غلط ہے شہرہ بشہر شہرہ کہا جاتا ہے

۱۹۷ ندامت کی

اوّل سرکار افسون کو تو قصیدہ دیکھنا بھی حرام تھا نہ کہ ہو سکتا اعتراض شہر شہرہ

ترکیب مقلوب ہو یعنے شہرۂ شہر اور شہرہ بمعنے مشہور خود معروف و مشہور اگر ترکیب
مقلوب مین آپ کو کلام ہے تو آپ ہی کا قول مشاکش صفحہ پر قصیدہ مبارکہ میں اس
شعر کی آپنے تعریف کی ہے آل احمد مین مصطفے کے چاند ۰ اوپارہ ہے احمد نوری
ماہپارہ کے معنے تو کہیے اور اگر شہرہ کہ مصدر ہے بمعنے اسم مفعول یعنے مشہور ہے
تامل ہے تو آپ ہی کا اقرار حاضر صفحہ پر لکھا مصدر مفعول کے معنے دست مکہ ہے
جیسے خلق بمعنے مخلوق خدا حضرت جامی قدس سرہ السامی ہے ذرہ دارم ہوا داری او
رقص کنان ۰ تا شد او شہرۂ آفاق بخورشید وشی ۰ ولہ قدس سرہ فی سلسلۃ الذہب
ہے ناگہان شہرۂ جہل و غرور ۰ بانگ زد از حریم مجلس دور ۰ حدائق صفحہ بہار یا
توان شہرہ آفاق شدن ۰ مہ چو لاغر شود انگشت نما میگردد ۰ آپ کے استاد منیر
نے لکھا ہے شہرہ شد اوصاف وے در ہند و ایران و عرب ۰ ذکر خیر شمس بزرہا نہا
ہم خفی و ہم جلی ۰ یہاں زبان سے ذکر خفی بتا کر بھی آپ کی جہالت مبالغہ کا اظہار کیا ہے

بیت	سر مین ساری ہو سر ناک سری کا		سر ہے مار اجسے احمد نوری	۹ ۵

قولہ مصرعہ اول کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہو کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا پیالہ جس کے
کو سر مین بھرا ہوا ہے **اقول** آپ سے عجب ہے کہ اتنا سمجھ لیجیے اگرچہ ساری کا ترجمہ بھرا
ہوا اصطلاح علمی کے خلاف ہے گھڑے مین پانی بھرا ہوتا ہے مگر اُسے حلول طریانی ہی کہتے
ہین سریانی نہین کہتے اور سر اول کا ترجمہ نہ کرنے سے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہین سر کا ترجمہ
سر مین یہ نہ سمائی ہو کہ یہ سر فارسی اردو کا لفظ بمعنے راس ہے حالانکہ وہ عربی اسم ہے
مطلب یون کہیے کہ حضرت سری رضی اللہ تعالے عنہ کا راز یا کہ دل معرفت کا ایک
ایک ذرہ مین بھرا ہوا ہے جیسے گل مین گلاب دیکھو یہ ہین پڑھ لیا کرو تو لیمون
نچوڑ کر مین کھاؤ۔ **قولہ** دوسرا مصرعہ کہتا ہے یہ بھید ہے وجہ بتاتا ہے اور ثبوت کی کہ جو
مصرعہ اول کی وجہ سے پیدا ہوا **اقول** ذرا اپنا حسن بیان تو دیکھیے مصرعہ اول
کی وجہ سے پیدا ہونے کے اگر یہ معنے کہ مصرعہ اول خود اس کا سبب ہو تو محض مہمل
اور اگر یہ معنے کہ جس نتیجے کی وجہ مصرع اول میں بیان ہوئی مصرع دوم

اس نتیجے کی وجہ بتاتا ہے تو سخت مختل ۔ وجہ مصرع اول نے بتائی نہ کہ ثانی نے یوں کہیے
کہ مصرع اول نے جس نتیجے کی وجہ بتائی مصرع دوم اوسکی وجہ ہونے پر تنبیہ اور اوسکی سببیت
ف ۱۶۱ فصاحت — اظہار کرتا ہو کہ وجہ یہی ہے اور یہ آپ کی بتلاتا و ہی فصاحت ہو جسے سنکر فصحا کا دل
ملاتا ہے۔ قولہ مگر نتیجہ بیان نہیں کیا لہذا مصرع ثانی خبر بے مبتدا ہے۔ اقول
ف ۱۶۲ ناقہمی — پھر بے پڑھے آگے بڑھے اولا شعر اول سے تا آخر پڑھو معنے کھل جائینگے لیجئے یہ
شہرہ نیکی و خوبی ظاہری ہی نہیں بلکہ باطن جلیل سے ناشی ہے شاعر صاحب اپنے زعم میں
سمجھے ہیں کہ قصیدے کا ہر شعر سابق و لاحق سے بے ربط ہونا چاہیے ولہذا بیت دیتا
ف ۱۶۳ استاد کشی — کو ما بعد سے منقطع کیا تھا یہاں ما قبل سے بہت اچھا آپ کے استاد منیر کے قصیدے
میں ہر سے شرح یہ کی کہ ملا باد صبا کو اس سال ÷ گل شمع لحد نور خداوند اجل ÷
نصف مصرع اول بتاتا ہے کہ کسی امر کی یہ شرح کی ڈیڑھ باقی اُس شرح کو ظاہر کرتا ہے
مگر وہ امر جسکی شرح ہوئی بیان نہ کیا لہذا ڈیڑھ مصرع شرح متن یا آپ کے طور پر
ف ۱۶۴ معلم کشی — نصف اول خبر بے مبتدا ہے اور اس تو انی اربع اضافات کو تو دیکھیے گل شمع لحد
نور خداوند اجل چار کا اتصال مگر وہ وناگوار ہے یہاں پانچ کسرات پے در پے ہیں۔
ناز نہ میں کا پاس یہاں بھی نہ گیا چار کے نام سے نفرت تھا لہذا پانچ ان اور ملا یا ثانیہ
ف ۱۶۵ ادب دانی — بالغرض استقلال ہی ضرور تو مطالعت مقام کافی ہے مقام مقام بیان فضائل ممدوح
ہے اُن کی وجہ بتانی جاتی ہے کہ مرتبت مراتب مشہوری ہے اور ایسا حذف عین
ف ۱۶۶ بیعلمی — بلاغت ہے قال اللہ تعالیٰ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ اسلیے کہ مال دار
اور بیٹوں والا تھا اور یہ کچھ نہ بیان فرمایا کہ اسلیے کیا اسپر مقام نے دلالت کی کہ
بر بنیوجہ منکر و تکذیب ہوا۔ کہ یہ مقام اُسکے انکار و تکذیب ہی کے بیان کا تھا قال اللہ
تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ جلالین میں ہے
ان کان ذا مال و بنین ای لان وھو متعلق بما دل علیہ اذا تتلی ای کذب
کشاف میں ہے ولا یعمل فیہ قال الذی ھو جواب اذا لان ما بعد الشرط
لا یعمل فیما قبلہ ولکن ما دلت علیہ الجملۃ من معنی التکذیب۔

بیت	عبد واحد کہ بحر وحدت ہے		در یکتا ہے احمد نوری	۶۲

قولہ بحر سے دُر نہیں بولا جاتا بحر کا دُر کہتے ہیں یوں کہو عبد واحد کے بحر وحدت کا
اقول در بحر سے ہی اور بحر کا ہے اسمیں عاقل کو محل تامل کیا ہے رہا یہ کہ زید فلاں
خاندان سے فاضل یکتا ہے یا فلاں خاندان کا فاضل یکتا ہے اس کا فرق ادق آپ
جیسوں کے سمجھنے کا نہیں جنھیں بدیہیات اولیہ مجہول مطلق ہیں۔

بیت	بوالفرح کے لیے فرح دیدے		غم نے گھیرا ہی احمد نوری	۶۳

قولہ دینے والا خدا ہے آپکے سوا اور سے مانگنا کیا جائز ہے اقول آپکے ندوی
ہی ہونے سے وہابی ہونا ظاہر تھا کہ ندوی کو وہابی رافضی خارجی سب کا مجموعہ ہونا
لازم ع وکل الصید فی جوف الفراء ۔ مگر سرکار وہابیہ سے بھی پانچ قدم آگے
ہیں اُن محروموں کو بھی حضرات اولیائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے بعد وصال
یا بحالت بعد غیبت استعانت میں کلام ہے یہی حاضر سے گزارش ہی اگر آپ منہا
آیۂ کریمہ ولو انہم رضوا ما اتٰہم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ
سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔ کاش وہ جو خدا اسکے دیے ہوئے پر راضی ہوتے
اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول
اور حدیث صحیح مسلم شریف اسألک مرافقتک فی الجنۃ
یارسول اللہ میں حضور سے مانگتا ہوں حضور کی رفاقت جنت میں اور حدیث اطلبوا الخیر
والحوائج من حسان الوجوہ بھلائی اور حاجتیں خوشرویوں سے مانگو رواہ الطبرانی
فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ۔ مضمون چودہ حدیثوں میں
وارد ہوا اور حدیث یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی
تعیشوا فی اکنافہم فانی جعلت فیہم رحمتی اللہ تعالی فرماتا ہے میرے
رحم دل بندوں سے فضل مانگو ان کے دامنوں میں چین کرو کہ میں نے اپنی رحمت
ان میں رکھی ہے رواہ العقیلی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ
وحدیث اطلبوا المعروف من رحماء امتی میرے نرم دل امتیوں سے نیکی مانگو

رواہ احمد فی المسند ذلک عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ وغیرہما

کیا مفاد ہے آپ اپنی حد پر رہیے منیر کی ادعائی شاگردی سے جتنی شاعری اپنے سیکھی وہی

اپنی فضیلت کے لئے کو بہت ہی علمی مباحث بین علماء منہ آتا بہت ذلیل کرتا ہے **قولہ** دیر غیر فصیح ہے **اقول** (تکرار ۱۸۰)

اپنے استاد منیر کو سمجھاؤ ؎ زہر بھی دیدے سے وصل کے ساتھی اے چرخ :: زندگانی (استاد کشی ۱۸۱)

ہو ہماری تو قضا کسکی ہے :: ولہ لب رنگین کو آپکے نذر دیدے اپنے ہاتھوں سے ::

گلوری تو نے جو دست حنائی سے بنائی ہے :: نسیم کی مثنوی میں کہ سراپا آتش کی دیکھی

بنائی ہوئی ہے ایک غزل کی ردیف ہی یہ ہے ؎ ساقی قدح شراب دیدے :: مہتاب

میں آفتاب دیدے ::

بیت	غوث کونین کی غلامی سے		جلت آقاہی احمد نوری	٦٦

قولہ جلت ہندی آقا تر کی باہم ان کی ترکیب صحیح نہیں :: **اقول** بھر تو دیکھ ؎ بحر سبب (اردو دان ۱۸۲)

فیض پہنچا اُن کی تحقیقات سے :: حضرت ناسخ کا کیا کہنا جلت استاد ہیں :: اُستاد

فارسی جلت ہندی ان کی ترکیب کیسی صحیح ہو گئی شاعر صاحب ترکی فارسی عربی کے (استاد کشی ۱۸۳)

جو الفاظ اردو سے متعلق نئے ہیے ترکیب اردو میں آیا چاہیں غلط ترکیب یہ کہ ہندی لفظ کو یون

فارسی ترکیب خاص دیجیے رع ساکن کڑہ جلال الدین :: یا فارسی الفاظ کو یون (معلم کشی ۱۸۴)

عربی ترکیب خاص میں گانٹھیے قصیدہ فی المدح جناب نواب صاحب بہادر جیسا کہ آپکے

استاد منیر سے گزرا یا ہندی کلام میں مختصات عرب یون چھاپئے صاحبزادہ چشتی (خود کشی ۱۸۵)

المقلب بہ ناصح الدین جیسا آپ نے فرمایا اور اسے ملغوبہ کے قبیل سے ہیں آپ کے

ارشادات سبحانہ چوگنا اور سوائے اسکے اور سوائے اس خوبی کے کہ مذکور ہوئی

اور سہارا وسیلہ اور بمقتضائے من کنت کے اور سوائے اکسیر صنعت کے اور

سوائے احمد نوری کے اور سوائے اسکے اور آپ کے استاد کے اکسیر و پارس

آگے آتے ہیں ذرا تو گریبان میں منہ ڈالیے اور آپ تنے استاذ الاستاذ مرزا (استاد کشی ۱۸۶)

دبیر کی تو سنیے جن کی شاگردی پر آپ کے استاد منیر کو بہت بڑا ناز ہے ؎

بازو یہ ہے جوہر والاس ضیا باد :: اور اک درِ بخت حیدر کرار :: ولہ ؎ میراث

یہ نانا کی ہے اور صرفہ نانا ۔: ولہ ع پہنچی سکینہ لاش چچا پر لب فرات ۔: زہی خوبی بول اور دبیر و غیرہ اچھائی ترکیب منیر ۔ اللہ اللہ الیسون کے کاسہ لیس اور علما پر اعتراض کو لیس

بیت	عبد رزاق ہین وسیلۂ رزق		تو سہارا ہے احمد نوری کا	۶۷

قولہ اللہ تعالے بے وسیلہ رزق دینے کا وعدہ کرچکا ہے سہارا وسیلہ پکڑنا کفران نعمت ہی ۔ اقول قسم کھاکر بیٹھے ہو کہ قرآن و حدیث و عقل و عرف کسیکی لگی نہ رکھوگے اللہ تعالے فرماتا ہے وَابْتَغُوا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ اللہ کیطرف وسیلہ ڈھونڈھو اللہ تعالے فرماتا ہے وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ تجارت وغیرہ وسیلوں سے اللہ کا فضل تلاش کرو رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ابدال کی نسبت فرماتے ہین بِهِمْ يُنْصَرُونَ وَبِهِمْ يُرْزَقُونَ اونہین کے سبب مدد کیے جاتے ہین اور انہین کے وسیلے سے رزق دیے جاتے ہین اور فرماتے ہین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بِهِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ انہین کے دم سے زمین قائم ہے اور انہین کے وسیلے تمہین مینہ دیا جاتا ہے کا سبب بھائی سے متعلم بھائی کی نسبت فرمایا لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ شاید تجھے اسکی بدولت رزق دیا جائے یہ سب احادیث صحاح و حسان ہین ۔ معلوم نہین سرکار کے یہان انگریزی نوکری ہوتی ہے یا زراعت یا تجارت یا اور طور پر کسب یہ سب وسائل ہی ہین حضرت حکیم ربانی شیخ سعدی قدس سرہ فرماتے ہین ؎ رزق ہر چند بیگمان برسد ۔: شرط عقل است جستن از درہا ۔: اور یہ سہارا ہندسے پر واو سے عطف طرفہ فصاحت کا لطف ہے جیسے کہا جائے آپ و منیر دو ہی تو سمجھ والے شاعر ہین ۔ ہان آپ کیا کرین آپ کے استاد سکھانے والے آپ کے معلم و پڑھانے والے منیر نے کہا ؎ لاف زن اکسیر پارس ہون تو ہون پروا نہین ۔: ڈھونڈھتی ہے کیون قناعت خاک پتھر کا جواب ۔: یہ پارس ہندی کا اکسیر پر واو سے عطف مس فصاحت کو کیمیا گویا سونا و سہاگا ہے ۔

بیت	تازی کپل تلی کی ڈالی ہین		سیرابالا ہے احمد نوری کا	۶۹

قولہ قدکی تشبیہ کوپل سے عجیب و نادر الکلام ہے اقول بیشک آپ مقاصد بلغا کو کیا جانیں ف ۱۹۲ (ادب دانی)
سرکار یہ شجرہ ہے اور اوسمین جس ولی سے جانب تحت لیجے اُسکی شاخ جیسے سلسلہ طیبہ
نظامیہ شجرہ علیہ چشتیہ کی شاخ ایک شاخ مین جو زیادت تازہ ہوا سے کوپل سے تشبیہ
قطعًا نادر الکلامی ہے۔ قد محبوب یون تو تمام شاخ ہے مگر جب اُسکی ایک حد کو شاخ قرار
دین اُسکے بعد جسقدر بالیدگی ہوگی کوپل سے تشبیہ دیجائیگی۔ آپ کے جد و فرجد شعری ناسخ ف ۱۹۳ (استاد کشی)
نے کہا ہے ؎ بڑھتا اُس طفل کا دلاتا ہے یاد ✢ پھوٹنا شاخ گل سے کوپل کا ✢ اور شے
مستطیل کو کوپل سے تشبیہ۔ آپ کے استاد منیر نے بھی دی ہے ؎ پنجۂ شانہ
مین پیدا ہوئی انگشت زیاد ✢ دیکھنا شاخ بریدہ مین بھی پھوٹی کوپل۔

بیت	شاہ موسٰے کے گورے ہاتھونکا		ید بیضا ہے احمد نوری	۷۰

قولہ سمجھ مین نہین آیا کہ گورے ہاتھون کا ہاتھ کیا ہوتا ہے اقول اور آپ کیا سمجھے
جو اسی کے شاکی ہین اولًا ید بیضا عرف مین تصرف بدیع و کرامت نمایان کو کہتے ہین ف ۱۹۴ (فارسی دانی)
اسیجگہ سے ہے فلانے ید بیضا نمود۔ اب تو سمجھ مین آیا یون نہ آیا تو یون سمجھیے آپ کے
استاد منیر نے کہا ہے ؎ کیا مرتبہ جعفر طیار کہون ✢ بازو سے بازو نے ہمیر ہین ✢ ف ۱۹۵ (استاد کشی)
کہدو سمجھ مین نہین آیا کہ بازو کا بازو کیا ہوتا ہے آپ کے پیر طائفہ مذاق صاحب فرماتے ہین ف ۱۹۶ (پیر کشی)
؎ دیکھی نبی نے عرش پہ انگشتر علی ✢ پردے سے ہاتھ دست خدا کا نظر پڑا ✢ کہدو
ہاتھ کا ہاتھ کیا ہوتا ہے اور اس سرتیح تو ہین سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بلکہ کھلی نصیحت
کی خبرین کہیے کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو شب معراج عرش پر مولے علی کا دیدار
ملا وہ بھی پوری زیارت الغیب نہ ہوئی پردے مین سے ہاتھ کی انگوٹھی یا ایک ہتھیلی نظر پڑی
اللہ تعالے مذاق رفض و ضلال سے بچائے آمین ثانیًا سیدنا موسے علے نبینا الکریم ف ۱۹۷ (نافہمی)
وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے دونون ہاتھ روشن و نورانی ہین کہ انبیا کا ہر پارۂ جسم پاک
نور ہوتا ہے اُن مین انور الیدین و ازہر الکفین کو ید بیضا کہتے ہین تو گورے ہاتھون کا ید بیضا

ف ۱۹۸ (املا دانی)
سلہ ؎ اسکر برجہ اعتراضیہ مین بعضی لکھا یہ شاید اسیے کو اسما لکھنے کا وزن برابر کیا ہو ۱۲ منہ

وہی روشن ہاتھوں مین کا روشن تر ہاتھ ہوا۔ سمجھ مین نہ آئے تو آپ کی قسمت۔ یا ان خطا سے اضافت ایسے ہی کہیے ؎ نیگویم زبان اہل فرس ست ٭ بل این نظم منیر کس پیرس ست ٭ فرس خود بمعنے اہل فارس ہے یہ اہل کا اہل کیا ہوتا ہے ہان شاید اہلخانہ مراد ہو۔ قولہ آپنے خیال کیا ہوگا کہ ید بیضا سے روشنی مراد ہے یہ غلط ہے بلکہ دست سے مراد ہے ایسی فاش غلطی لتعجب ہے اقول حضرت مصنف دام ظلہ نے تو یہ خیال نہ فرمایا مگر اپنے استاد منیر کے اس شعر کے معنے کہیے ؎ دست پر نور سے سائل کو جو بخشا گوہر٭ ہو گیا دست گدا مین ید بیضا گوہر٭ کیا ہاتھ مین ہاتھ لگ گیا اور ذرا اپنی فصاحت تو دیکھیے دست سے مراد ہے یا دست مراد ہے۔ قولہ ایک شعر عمدہ ہے اسکی داد دیتے ہین وہو ھذا ؎ آل احمد ہین مصطفی کے چاند ٭ ماہ پارہ ہے احمد نوری اقول سرکار تناقض مدار آپ کو یہ کیون اچھا لگا۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے چاند اور چاند کا ٹکڑا کہنے مین کیا تعریف ہوئی

۵۶	سنت آرائے احمد نوری		رفض و تفضیل و ندوہ کا قاتل	بیت

قولہ رفض و تفضیل کا وجود ایسا نہین جسپر قتل وارد ہو سکے اقول اولا شاعر صاحب آپنے ضرور شاعری کی خدا کی فضل سے کوئی بات بھی شعور کی ہے مجاز تو آپ کے یہان حرام ہوتا ہے اگرچہ قرآن و حدیث و کلام بلغائے قدیم و حدیث مجاز سے مالا مال ہین وہ بھلا خون آرزو۔ حسرت کشتہ۔ کشتن چراغ۔ قتل ذہب۔ زیبق مقتول۔ چاندی کا کشتہ وغیرہ وغیرہ آپنے کبھی سنے ہین عرب کا محاورہ ہے قتلت الشیٔ خبرا ایسی طرح قتل علم و قتل رائے و قتل سخن سب بمعنی حصول علم تام و یقین کامل مستعمل ہے قال اللہ تعالے وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا امام عربیت فرا نے کہا الضمیر ھہنا للعلم کما تقول قتلتہ علما وقتلتہ یقینا للرأے والحدیث امام ابو اسحاق زجاج نے کہا المعنے ما قتلوا علمھم یقینا کما تقول انا اقتل الشیٔ علما ای اعلمہ علما تاما اور سنیے شراب کو قتل کہا یعنے پانی ملا کر اسکی تیزی کم کر دی سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں ان التی ناولتنی فرددتھا ٭ قتلت قتلت فہاتہا لم تقتل ٭ [illegible]

۲۰۷ استاد کشی — فقلت اقتلوها عنکم بمزاجها ؎ وحب بها مقتولة حین تقتل ؎ آپکے
استاد منیر نے کہا ہے ؎ شہید ہوتی تھیں اک سمت حسرتیں لاکھوں ؎ جگر کے ٹکڑے کہیں
۲۰۸ خودکشی — لوٹتے تھے بسمل وار ؎ ولہ ؎ ناامیدی کا جا اتنا ہی رنگ ؎ جسقدر خون تمنا
ہو گیا ؎ ثانیاً آپ خود اپنی خبر لیجیے اول ہی سطر اعتراضی میں فرما آئے ہیں

مشرق کے ساتھ متان لگانا فصاحت کے سینہ پر سنان مارنا ہے ای جناب تا نقض
۲۰۹ خودکشی — تا اب اگر آپ کے یہان کوئی سینہ دار فصاحت قابل سنان خوردن ہو تو ذرا ہم
بھی مشتاق ہیں ص ۴ پر فرمایا ایسی صورت میں شعر کا خون ہوگا کیا مرکا ہے
۲۱۰ بیعلمی — یہان شعر کوئی وحشی جانور ہوتا ہے ثالثاً اماتت وقتل متقارب المعنے ہیں قاموس
میں ہے قتله قتلا اماته اب قطع نظر اس سے کہ حدیث صحیح میں لہسن پیاز کی نسبت
حکم آیا فلیمتهما طبخا کھانا ہی چاہے تو انھیں خوب پکا کر قتل کرلے تقویت نماز کو اماتت
صلاة فرمایا گیا کیف انت اذا کان علیك امراء یمیتون الصلاة عن وقتها
خود احیاے سنت واماتت بدعت کتنی حدیثوں میں وارد اور خاص و عام کی زبان زد ہے
۲۱۱ — بعینه وہی مضمون ہے قتل اماتت ہوا اور رفض وتفضیل بدعت اقول صرف رفض و
تفضیل کی نسبت اعتراض فرمایا خدا کا شکر کہ دوسرے کو آپنے بھی قابل قتل سمجھا ورنہ
ستمگاری طور پر اسمیں بھی کلام واضح تھا نہ وہ کمیٹی اور کمیٹی گھر ہے یا وہ کمیٹی کہ پہلے
کفار واہل جاہلیت مکہ معظمہ میں کرتے اب کانپور وغیرہ میں شروع ہوئی ہے اور نیچری کمیٹی
گھر قتل کا جسم نہیں رکھتا۔ قوله قاتل بجاے قامع استعمال کیا تو دعوے غلط ممدوح
نے رفض وتفضیل کو کس جگہ سے دور کر دیا۔ اقول بات تو یہی ہے کہ ع خود گفتہ
۲۱۲ — خود ندانند کہ چیست۔ قمع کے معنے دور کر دینے کے نہیں بلکہ مقہور و ذلیل کرنا کما فی القاموس
والصراح وغیرہما رفض وتفضیل کو بحمد اللہ تعالی جو مقہوری و ذلت تصانیف جلیلہ
حضرت ممدوح دام ظلہ العالی مثل دلیل الیقین وسراج العوارف ورسل مصطفے وسوالہ
۲۱۳ — وجواب سے پہنچی ہے اسکی تلخی ذائقہ گرا ان سے اب تک نہ گئی نہ شہ تک جاسکے باقی
کہیں سے معدوم ہو جانا بشر کے اختیار میں نہ اسکی تکلیف دیکھی اور دن کو

کیا ذکر خود امیر المومنین مولی علی و ائمۂ اطہار رضی اللہ تعالے عنہم نے کیا کیا مساعی
جمیلہ دفع رفض و تفضیل مین فرمائے جنکی روایات قاہرہ سے زمین و آسمان گونج
رہے ہین مگر مشیت الہی کہ یہ گمراہیان معدوم نہ ہوئین عجب کہ آپنے اس شعر پر اعتراض نہ فرمایا
ع صادق رفض سوز کا پرتو؛ تجھپہ سجا ہے احمد نوری ؛ یہان بھی کہدیا ہوتا کہ امام
جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ نے رفض و تفضیل کا کونسا در با جلایا خود اون کے
گھر اور خاندان مین شیعہ موجود ہین **قولہ** اور ندوہ کا تو آج تک بال بانکا نہ ہوا دن
دونا ترقی پر ہے۔ **اقول اولا** دنیوی ترقی مراد تو نیچری بھی یو ہین کہتے ہین بلکہ
ابھی نیچریون کے ہنگامہ تک پہنچنے کے لیے ندوے کو منھ چاہیے اور اگر دینی ترقی
مراد تو اُسکا حال ندوے والون کے سر پر قرآن اوٹھا کے اپنے ہاتھ رکھکر پوچھ دیکھیے
اور خود کیا نہ جانتے ہوگے مگر **جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم** کا علاج
نہین بلکہ دنیوی حالت بھی خود ندوے کے رسالہ تحفہ جلد ۵ نمبر ۱ سے پوچھیے کہ حیدر آباد
جیسے شہر مین بہت کچھ دند مچائے اشتہارات پھندائے وہان کے ججون وجون سے
زور دکھائے مگر علما تو علما وکلا تک نہ آئے شہر بھر سے کل ۹۶ روپے چندہ ہوا
جو حیدر آباد کا ایک قلی دیسکتا تھا **ثانیا** کچھ پیری مریدی کا بھی دھوم ہے یا ندوی
کی زندگی مین سب آزاد ہو لیے آپکا پیر جناب شاہ جی محمد شیر صاحب کو لکھا اور آپکے
مربی جناب شاہ محمد **فضل الرحمن صاحب** اور سارے طائفۂ اعتراضیہ
کے پیرو بزرگ جناب **مذاق صاحب** اور ان سب صاحبون کے پیر سلسلہ و
شیخ طریقہ حضرت **شیخ مجدد صاحب** یہ چارون صاحب ندوۂ مخذولہ کے دشمن
ہین اور ندوۂ مخذولہ ان کی دشمن **پیر اول** جناب شاہ جی صاحب دامت
فیوضہم بحمد اللہ تعالے زندہ ہین اونسے پوچھ دیکھیے کہ آپ کی ندوہ کو کیسا جانتے
ہین ابھی شوال ۱۵ھ مین حضرت عالم اہلسنت مارہرہ شریف جاتے تھے اور حضرت
حاجی صاحب بلند شہر کو۔ علیگڈھ کے اسٹیشن پر ملاقات ہوئی جناب حاجی صاحب
نے بعد سلام و مصافحہ پہلی بات یہی پوچھی کہیے اب ندوہ کا کیا حال ہے

حضرت عالم اہلسنت نے فرمایا بحمداللہ تعالےٰ بہت ذلیل وخوار ہے آپ حضرات کی دعا
درکار ہے فرمایا ہم تو دعا کرتے ہی ہین مگر پیچھے پڑیگا آپ ہی صاحبون سے جان وجانان ندوہ
شاہ سلیمن صاحب پھلواروی حضرت حاجی صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر جیسے سرخرو
پلٹے اسکا حال سرگزشت وماجرائے ندوہ مین چھپ چکا ہے ملاحظہ کیجیے پیسر دوم
حضرت مولوی صاحب مرادآبادی کے اقوال ہدایت اشتمال رسالہ مولوی سید
نذیرالحسن صاحب ایرایانی مطبوعۂ اخبار زمانہ کانپور وآخر رسالہ جنوہ مولوی غلام
احمد صاحب بجوارٹی طبع ثانی ومکتوبات علما وغیرہا رسائل رد ندوہ مین طبع ہوچکے
کہ جناب شاہ احمد میان صاحب کو ندوہ مین جانے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ وہ
سب معاملات لنفس ہین مالیخولیا کی علامت ہے غارت ہونے کی فکرین کی جاتی ہین
پیسر سوم جناب مذاق صاحب کا حال زیر بیت ۵۰ وعنقریب آتا ہے کہ اُن کے طور پر
ندوہ گمراہ وخاسر اور ندوہ کا دھرم مانو تو وہ خودکش ومفسد بنا پھر پیسر چہارم حضرت
مجدد صاحب کا بھی ندوہ کے ساتھ یہی حال ہے اُن کے اقوال شہر لفیرہ وزبان
فساق وگمراہان بدمذاق مین شہرشہرہ ہین اور ندوہ ایسے مفسدکو خودکشی اور ایسا آنا
بتاتی ہے جسکی مغفرت نہین بلکہ صاف کہتی ہے ایمان مذارد اور جب ایمان ندارد تو جنت
سے کیا سروکار رسالہ جنوہ فی وجوہ شنایع دارالندوہ مین حضرت مجدد صاحب کے
بہت ارشادات مذکور ہین کہ جان ندوہ پر برق قہر ہین زیادہ نہین تو اُن کے یہی دو
فرمان ملاحظہ کیجیے جو خاصت اونھون نے ندوے کے بزرگان توین روافض وغیر مقلدین
کو دیے رسالہ رد روافض مین فرماتے ہین تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و
موافق طریقہ سلف ست وآنکہ از بعض اہلسنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردہ اند بر تقدیر صحت د
دلالت آن بر عدم تکفیر محمول بر توجیہ وتاویل ست نیز فرماتے ہین علماے اسلام را
واجب ولازم ست کہ رد آنہا نمایند ومفاسد ایشان ظاہر سازند ندوہ کہتی ہے رد وکد کا
صیغہ ہی اُڑا دیا جائے یہ توتو مین مین ہے فساد وخودکشی ہے رسالہ مبدء ومعاد مین فرماتے
ہین مدتے آرزوے آن داشت کہ وجہے پیدا شود ودر مذہب حنفی با وجود خلیفہ امام قراءت

فاتحہ نمودہ آید اما بواسطۂ رعایت مذہب بے اختیار ترک قراءت نماید و آخر الامر اللہ تعالیٰ

برکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب الحاد ست حقیقت مذہب حنفی در ترک قرائت

ماموم ظاہر ساخت کیون حضرات بتائیے اور جلد بتائیے دھرم دھرم سے پکے ندوے

کی مان کر اپنے پیرون کو مفسد و خودکش و نامغفور بلکہ نفس ایمان سے معزول و مہجور

جانیے گا یا خدا ہدایت دے کچھ دھرم کی شرم مریدی کی لاج رکھ کر ندوے کو گمراہ و مغرور

و مخذول و مقہور مانیے گا دونون میٹھے تو نہیں ؎ یا دامن یار رفت از دست + یا

این دل زار رفت از دست + ثالثاً[۲۲] پیر و کنار آپ خود ندوے کے بھاری چوپکے مجرم

حکم ندوہ سے دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہین رد کا رسالہ لکھا اور یہ ندوے کے

دھرم مین فحشاء و منکر ہے کلمات دلشکن لکھے اور یہ تو ہین مین سرپھٹول مفسدی

خودکشی ہے اتحاد و وداد چھوڑا اور یہ وہ گناہ ہے جو ہرگز نہ بخشا جائیگا ندوے پر ایمان

ہے تو اپنا ایمان ندارد مانیے ہوس نجات خیال محال جانیے جا بجا مسلمانون پر حکم

شرک لگایا۔ اور یہ دہی ندوی دالی دفعہ ۲۱۱ ہے غرض طرح طرح سے سرکار نے ندوہ کے

نابکار کے گلے پر چھری پھیر دی اور ایک آپ ہی پر کیا موقوف بڑے بڑے

ندوچی ہیوقوف اسی مرض ندوہ کشی مین مبتلا ہین دنیا بھر کے گمراہون سے اتحاد فرض

اور اہلسنت جو اصلاح ندوہ چاہین اُن سے عناد فرض ؎ بہ سنیان عناد و با

عنود دل نوازیہا + تف و ہزار تف برین مذاق ندوبازیہا + پھر حمایت ندوہ مین

رسالہ بازی و زبان درازی و فحش پاشی و دل خراشی و جدال و شقاق و تمسخر و مذاق

کو لنسا گُن او شمار کھا ہے ان کی جو رو داد و ن لکھو ن مین حرام و ضلال و کفر تھا

اپنے لیے حلال و رشاد و ایمان ٹھہرا لیا ہے

ندویان کین جلوہ در اسپیچ دلکچر میکنند	چون بہ سنت میرسند انکار دیگر میکنند
مشغلے دارم ز صدر و ناظم او باز پرس	ندوہ آرایان چرا خود ندوہ ابتر میکنند
ندوہ در اکر و این رسائل بازی شان فاحشہ	فحش می نامند و خود فحشاء و منکر میکنند
سرپھٹول ہے تو ہین مین نزاع و خود کشی	جملہ با اہل سنن در جنب پھیر میکنند

آرے اینها نزد شان با کیش بد کیشان بدست
گر به شبلی خدا شبلی خود بر تر نهند
گر روافض را بسر تاج لطف الله نهند
بخت ور خفت تخت دین بین جلوه با صدر براں
مفت مفتی یافت این عزت که او را همنشین
آنکه حج ناکرده حج گردد حجیج بروے مران
ساز و تاز عالمان بین نظم و بزم دین بدین
مشتق هیچ لیس ف نده و مصدر می شود
دین سراید دشمن راه خدا را خوار دار
شرع گوید دزد را منبر منه بر دار دار
آه هی شان دین حق را اره بر سر می کشد
زین سگالشها چه نالشها که خود این سرکشان
گوئیا باور نمیدارند روز داوری
اسپ سنت ماده خر از بدعت آورده بهم
یارب این نو دولتان را بر خر خود شان نشان
این کجان گول را کجاول دار اندر تهی
طرفه دوری بین بدور شان که دین خیش را
مرحبا مرحب وش اندر خیبت دغو غائی آنکه
آه آه از دست حرافان گو هر ناشناس
جان حافظ شاد کز شور کلامش سلیمان

دانکسان این ناکسی با دین اطهر میکنند
گه سگ دنیا به شیر حق برابر میکنند
گه پوادر را به تخت عالمان بر می کنند
یا ڈری ویسکاٹ با مسٹر براڈر میکنند
با اماماں جج و جنٹ و کلکٹر میکنند
جج همین یک گوهر جج را دو گوهر میکنند
میز و اسٹیج ڈیکیٹ هال و کلب گم میکنند
خود سران را ناظم و صدر و معتمد میکنند
دین خسان آن ناکسان را افسر و سر میکنند
داین گران دزدان دین را رکن ممبر میکنند
میکشند حق را و ایشان بیلچے سر میکنند
داور و داور را برٹش گورنر میکنند
کین همه قلب و دغل در کار داور میکنند
استر ندوه بدست آرند و مفخر میکنند
کین همه نازش ازین نوزاده استر میکنند
کاینهمه ناز از دو سه پول گداگر میکنند
زار و زر پر تو پرز ڈز از زر پے زر میکنند
باب خیبر میکنند و کار حیدر میکنند
هرزمان خر مهره را با دُر برابر میکنند
این قیامتها بجان ندوة الشر میکنند

ـه این دو مصرع از مثنوی شریف ست ـه دشمن راه خدا را خوار دار * دزد را منبر منه بر دار دار * ۱۲ ـه پنج شعر درین نظم از کلام حضرت حافظ قدس سره ماخوذست دو بعینه ۳

اور شاعر صاحب یہ بال بانکا کہان کا محاورہ ہی ہم نے تو بال بیکا سنا ہے **قولہ** تابع
سنت سنا تھا سنت آرا آج معلوم ہوا **اقول** جب بکثرت[۲۲۲] ائمہ دین کا لقب زین الدین
ہے تو زین سنت مین کیا وقت ہے۔ **قولہ** ہم اچھا نہین سمجھے **اقول** عمر بھر مین ایک
یہ سبح فرمائی وہ بھی ناتمام کر اچھا سمجھنا تو بڑا کام سرکار تو خوبی قسمت سے سمجھ کو یک لخت
خیر باد کہہ چکے ہین۔

بیت	دیکھیے سب کہین شہر و دہر کے شیخ		سب سے اولی ہی احمد نوری	۸۸

قولہ آپ اپنے عقیدہ مین چاہے جیسا سمجھ لیجیے لیکن آپ کو یہ منصب نہین کہ اُن کے
مقابلے مین دیگر شیوخ کی تنقیص کرو۔ **اقول** اولی کہنا اگر دوسرون کی تنقیص ہو تو حضور
پرنور افضل المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو افضل المرسلین کہنے پر کیا کہیے گا انبیائے کرام
علیہم الصلاۃ والسلام کی تنقیص تو کفر ہے۔ ائمہ و اولیا[۲۲۴] وصیت فرماتے ہین کہ ہر شخص کو چاہیے
اپنے پیر و مرشد کو جب کہ وہ حقیقۃً پیر و مرشد ہو نہ گمراہان گمراہ گر کی طرح مضل و مفسد
تمام شیوخ زمانہ پر ترجیح دے کیا معاذ اللہ اسکا یہ مطلب ہوا کہ اور اولیا کی تنقیص
کرے امام ابن الحاج کی مدخل مین فرماتے ہین المرید یحفظ منتہخہ ویؤثرہ علی غیرہ
... آپ کے ساتھ کر دا آپ کی فصاحت دہقانی ہے آپ کے ساتھ کیجیے
کہتے ہین اور کرو کے ساتھ تم **قولہ** اس مقابلہ مین آپ کے پیر و مرشد بھی تو آگئے۔
اقول اولاً[۲۲۶] فاضل صاحب کسی سے آنکھین قرض لیکر شعر مین دہر کی قید دیکھیے۔ **ثانیاً**
ساری اعتراضی پارٹی کے پیر و بزرگ نذاق صاحب فرماتے ہین ؎ صفات و ذات
معاملات مین تو سب سے اعلی ہی ؛ یہ ہو ادنے و اعلی جانتا علی علی اعلی ۔!۔

۲ دستہ بہ تغیر اشعار حضرت حافظ چنان ست ؎ واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند ؛
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند ؛ مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس ؛ توبہ فرمایان
چرا خود توبہ کمتر میکنند ؛ گوئیا باور نمیدارند روز داوری ؛ کین ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند ؛
یارب این نو دولتان را بر خر خودشان نشان ؛ کین ہمہ ناز از غلام ترک و استر میکنند ؛ آہ آہ از دست
صرافان گوہر ناشناس ؛ ہر زمان خر مہرہ را با در برابر میکنند ؛ ۱۲ منہ

ہوا تجھ سانہ ہے تجھ سا نہ ہووے گا کوئی تجھ سا، نہین کوئی تیرے سوا مولی علی اعلی
یہان تو اصلا کوئی قید نہین صاف صاف کہلے ہین اس مقابلہ مین حضور سید عالم صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم وسائر انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سبھی آگئے اور یہ ہووے
پیوسے پیوستے کہان کی فصاحت آپ کے پیر طالعہ نے دکھائی۔ **قولہ** جب آپنے
اپنے پیرزادہ کو بوجہ شدت اخلاص وعقیدت سب شیوخ زمانہ سے اولے ٹھہرا دیا
اقول ایک ڈھر کی قید سوجھی تو شہر کی آزادی غرض ایک بازار ہر طرح بند **قولہ** ۲۲۸ فش ناہمی
تو اونکو بوجہ اپنے پیرون کے پیر ہونے کے یا بہ تعمیل مودۃ فی القربا **اقول** عالم صاحب ۲۲۹ فش املاء کی
ہم نے آپ کے اغلاط املا کو مجموعہ عنہانہ بنایا کہ ع خود غلط معنے غلط انشا غلط
ہی یک رمل مسدس کا مصرع پورا تھا املا غلط ملکر مثمن نہ سہی مگر یہ عبارت قرآن عظیم ہے ۲۳۰ فش بی علمی
اسمین غلط نویسی پر سکوت نہین ہوسکتا۔ قرآن عظیم کی عبارت مین اسکے رسم خط کا اتباع
کا حکم ہے اگرچہ رسم متعارف کے خلاف ہو قیاس سے باہر ہو نہ کہ ایسی فاحش غلطی کہ رسم قرآن
ورسم متعارف سب کے خلاف محض اطل وجزاف۔ ندوے کے عالم صاحب قرہبے
کی رسم خط مثل موشے بھیئے یاسے ہے نہ الف سے ہان آپ سے شکایت عبث ہے
اولا آپ ندوی ہین اور ندوہ مین ٹھہر چکی ہے کہ نیا قرآن بنایا جائے
تحفہ محمدیہ جلد ۵ نمبر ۲ مین آیت گڑھی ہل تستطیع ربک بالغیبۃ اور اوس کا
مطلب بتایا اسے یعنے کیا تیرا پروردگار غائب ہوسکتا ہے کیا تو اپنے رب سے
غائب ہوسکتا ہے (دیکھو اخبار دہلی گازٹ)۔ رسالۂ ندوہ کا نتیجہ ثانیا ندوہ
تو دو دن سے پیدا ہوئی آپکی پارٹی ہمیشہ سے اس مذاق کی دھنی ہے اول آخر
سنہ ۱۳ مین تمام کمیٹی بھرنے جو ایک سیاہ نامہ گمنام جسمین بسم اللہ بھی مذارد بنام
جواب محضر تنبیہ الائمہ اوسیاہ کیا جسکے مصنف عنایت فرماے بجد مولوی عنایت
احمد حیرت بدایونی بتائے گئے الداس لسان العیب مین بھی اونکی کوششون
کا بڑا حصہ مسموع ہوا ہے اوسمین متعدد آیات حضرات کمیٹی نے گڑھی مین مثلا
ایک جگہ فرمایا آیہ کریمہ ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا دوسری جگہ نزعنا

مَا فِي قُلُوبِهِم مِّنْ غِلٍّ تیسری جگہ یُرِیدُونَ اَنْ یُّطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ○ چوتھی جگہ قُلْ مَنْ اتَّبَعَ ہُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ حالانکہ قرآن عظیم میں یہ چاروں عبارات اس طرح کہیں نہیں تو جب نئی آیات گڑھ لینے کی مشقیں چڑھی ہوئی ہیں اور بد و بیٹ سونے میں سہاگا ہوگئی تو رسم خط قرآن بدلنے کا کیا گلہ۔ **قولہ** جوشش محبت میں حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ کو دیگر صحابہ سے افضل کہتا ہے **اقول** محبت ثمرہ اتباع وموافقت سے ہے نہ مورث تکذیب ومخالفت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ مجامع و مشاہد ومنابر ومساجد وجلوات وخلوات میں بتاکید تام واہتمام تمام حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو بعد نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمام امت مرحومہ سے افضل وبرتر وخیر وبہتر بتایا کیے جسکو اسی صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اس جناب سے راوی ہوئے بار ہا فرمایا جو مجھے شیخین پر تفضیل دے مفتری ہے اُسے اسی کوڑے مار دونگا پھر حضرت مولی کی صراحۃً تکذیب اور اُن کے ارشاد فرمائے ہوئے عقیدہ کی تخریب اور ادعائے محبت کس قدر عجیب ہے ؎

اگر ہے دعوائے حب سرور تو رفض وتفضیل سے ہو باہم +
وفاق حیدر شقاق حیدر یہ بد مذاقی کی چال کیا ہے +

زیادہ استعداد نہ ہو تو تکمیل الایمان فارسی کتاب میں عبد الرزاق شیعی کا قول دیکھو کہ باوصف تشیع صرف شیخین کو حضرت مولی سے افضل مانتا اور کہتا کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ میں علی سے محبت رکھوں پھر اُنھیں کا خلاف کروں **قولہ** تو اُسکو تفضیلی کہہ کر قابل اعتراض کیوں ٹھہراتے ہو **اقول** اسلیے کہ وہ مولی علی کی تکذیب کرتا ہے اسلیے کہ وہ عقیدہ مؤکدہ مولی علی کی تخریب کرتا ہے اسلیے کہ وہ نصوص قرآنی سے معاند ہے اسلیے کہ وہ احادیث صحیحہ صریحہ کا منکر وجاحد ہے اسلیے کہ وہ اجماع صحابہ وتابعین کا خارق ہوا اسلیے

پیر کی شرم ۲۳۲

کہ وہ بتصریح ائمۂ دین و اولیائے کاملین بدتر از ہزار مذہب بدتر فاسق سے زیادہ نہیں تو اپنے پیر و مربے دونون حضرات کے شیخ سلسلہ حضرت مجدد صاحب کا ارشاد سن لیجیے اور کچھ مریدی کی لاج ہے تو آفتاب حق کے حضور آنکھیں جھکا کر سر رکھدیجیے مکتوبات مین فرماتے ہین کسیکہ حضرت امیر را افضل از صدیق گوید از جرگۂ اہلسنت برمی آید اور یہ دوسرا ارشاد تو نہ دیکھنا یاد دیکھنا تو کلیجے پر بھاری سا پتھر رکھکر کہ انھین مکتوبات مین افضلیت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے منکر کو فرماتے ہین احوط آن ست منکر فضیلت را حکم بکفر نہ کنیم مبتدع وضال دانیم آرے این منکر قرین یزید پلید و لعنت ست کہ اوا سلطہ احتیاط در لعن او توقف کردہ اند الحمد للہ تفضیلیہ کا قابل اعتراض ہونا ابھی سرکار کو معلوم نہ ہوا ہان ہان اے طائفۂ طائفۂ مذاق تفضیل آپ ہی حضرات سے گزارش ہے ذرا نگاہ روبرو وہ دن بھول گئے سنہ ۱۳ھ مین سنبھل و بریلی و بدایون و رامپور کے چُنے ہوئے تفضیلی پندرہ ساختہ عالم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ العالی کے مقابل گئے اور بارہ روز صرف بالائی باتون مین صرف کیے شرائط مناظرہ مین صراحۃً لکھدیا کہ ہم کوئی ایک شخص حضرت عالم اہلسنت کا مقابلہ نہ کرے گا بلکہ ہم پندرہ کے پندرہ ملکر مقابل ہونگے۔ فرمایا گیا بہت اچھا آغاز مناظرہ ہو تم ابتدا کرو یا ہمین اجازت دو۔ ہمت کر کے سب صاحبون نے لکھدیا کہ آپ ہی ابتدا کیجیے۔ حضرت عالم اہلسنت نے تینتس ۳۳ سوال متعلق مسئلہ تفضیل لکھکر پیش فرمائے دن کے بارہ بجے یہ سوالات حضرات نے دیکھے اور چار بجے کی ریل مین یہ جا وہ جا سب تشریف لے گئے پھر وہ سوالات چھاپ کر جواب چاہے گئے سولہ برس سے زائد ہوگئے کہ آج جواب ملتا ہے کیون حضرات کیا رسالہ فتح خیبر ۱۳۰۰ مطبوع نہ ہوا کیا سوالات مطبوعہ کا آج تک کوئی جواب دہ ہو سکا کیا اُن پندرہ حضرات کے فرار کے بعد جو اہلسنت نے بار بار مناظرہ کے اعلان چھاپے اور ایک تکیہ تاز کے مقابل اجازت مطلقہ دی کہ تمام ہندوستان کے مفضلہ اکٹھے ہو جاؤ ادھر ادھر سے کوئی صدا اٹھی ۱۳۱۳ ترک مرتضوی مین جو ان سخت لفظون سے غیرت دلائی تھی کہ کدھر ہے شرم تفضیل کی غیرت خدا را ذرا حمیت و ہمت کو کام فرمائی

واقعہ مناظرہ بریلی بر افراد پانزدہ علمائے تفضیلیہ

انخ اسپر کسی حیادار کی ہمت بندھی اِن سب وقائع کو ستر ھوان برس ہے مگر وہان تو ع کچھ ایسا سوئے ہین سونے والے کہ حشر تک جاگنا قسم ہے ٭ حیا کا بھلا ہو کہ سب کچھ بھلا کر ایسے ظاہر و مشہور وقائع چھپا کر اب پوچھتے ہو کہ تفضیلی کو کیون قابل اعتراض ٹھہراتے ہو

یاد ایام کہ شامت نے گھمایا تھا سر
یاد ایام کہ اک شیر کو چھیڑا ملکر

یاد ایام بندھی فوج تشیع کی کمر
یاد ایام کہ اس شیر کے اک نعرہ پر

ہمہ ترسان و گریزان و ہراسان رفتند
رم کنان قطرہ زنان بیسر و سامان رفتند

سنبھلی سور کمان افسر کا گا پلٹن
وہ پرپٹون کا مذاق اور وہ پرون کا جوبن

اُبھر کے بول سنا آ ہوا فوج کا رکن
ایک نعرے مین جنگل تھا نہ گرمہ تھا نہ گن

غازہ پر ٹوٹ سے عدو خاک ہزیمت مالید
زاغ بر کنگرۂ قصر تشیع نالید

اتنی ہمت بھی تو یون جھوم کر آنا کیا تھا
خیر بھاگے بھی تو اب اسکا چھپانا کیا تھا

موت لائی تھی تو پھر بھاگ کر جانا کیا تھا
تھنے جانا کہ کسی نے یہ بتایا کیا تھا

عالمی جملہ زبان گشت و نگفتن باقیست
طشت از بام فتادست و نہفتن باقیست

اور ہان سنیئے تو اس واقعہ کے ساڑھے تین برس بعد آپکی بدایونی پارٹی تفضیل نے بنام نہاد مبحث تفضیل وجواب مختصر تنبیہ الاشرار ایک سیاہ نامہ گمنام لکھا جسمین کمیٹی مذکورہ کے اکابر و اعاظم اصلی مصنفان سیاہ نامہ نے نام لے لیکر تمام اہلسنت معہ قائل مختصر کو فحش و دشنام دین اور بالخصوص اعلیحضرت حضور پرنور نور العارفین سراج معرفت و توحید بہار گلزار حضرت امام مزید شہید اعنی ممدوح قصیدہ مبارکہ مشرقستان قدس دام ظلہم الاقدس کی خدمت والا مین سخت وقاحت و دہن دریدگی سے بیشمار گستاخیان کین غرض طعنا طرۃ اہلسنت پر تبرا اور ائمہ دین بلکہ خود خدا و رسول پر افترا وغیرہ کمالات بعضامین او [illegible]

تفضیلیہ بدایون کا تفضیل چھوڑ کر ایک نئی گمراہی تسویہ کا اختراع فرمانا اور صمصام حیدری کا وار اٹھا کر سپر دکھلانا

جلوہ آرائیان دین جس کا بسوط و دندان شکن جواب جزو کلان مین ماہ محرم الحرام ۱۳۰۶ھ کے
چند جلسون مین بعض علماے اہلسنت نے تحریر فرمایا جسکے خطبہ مین بصنعت براعۃ الاستہلال
آپ کے تمام طائفے کے کبراو عمائد کے نام بطور توریہ ذکر کرکے اس نظم سے آغاز کلام کیا۔

بعد ازین بر سر نطشس آیم و خنجر گیرم	تیغ حیدر بکف آرم سر عنتر گیرم
ثمر باغ حسین آمدہ آل برکات	انتقامش ز یزیدان زمان بر گیرم
خون شد از طعنۂ فرزند دل زید و حسین	عوض خون شہیدان ز ستمگر گیرم
بر نداقان پسر ابن سبا مخمور ند	جام نوری ز کف ساقی کوثر گیرم
سمجہ کشتم از رافضیان کینۂ زید	یا علی گویم و صف در م و خیبر گیرم

اور اُسمین آپ کے طائفہ و کمیٹی کے پانسو کمالات عالیہ ثابت کیے جو اُس چند ورقی
سیاہ نامہ گمنام مین ظاہر ہوئے جنکی اجمالی فہرست یہ ہے۔

ہذیان	تناقض	سفاہت	[illegible]	عیاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فضاحت	[illegible]	میزان
۶۰	۵۲	۱۱۱	۰	۴۳	۳۱	۴۵	۴۸	۳۰	۳۱	۳۴	۳۸	۵۰۰

افسوس کہ اُسکی شوکت قاہرہ نے آپ کے طائفۂ بائرہ کے قلوب حائرہ مین وہ ہیبت
طاہرہ ڈالی کہ آپنے وہ اپنی گمنام تحریری چہپالی چہپنے کا شور تہا چہپنے کا طور رہا جسکے
سبب اہلسنت آپ کے اس بد دشنید پیہم بنام تاریخی الصمصام الحیدری علی
حمق العیار المفتری ملقب بلقب تاریخی شلاق بہ بے ادب بد مذاق
کو نہ چہاپ سکے اب اگر ہمت ہے تو سیاہ نامہ گمنام کو جو ابتداءً بسم اللہ سے بھی محروم ہے
بعینہا چہاپ دیجیے اور فوراً باذنہ تعالے اُسکے سر پر صمصام حیدری لیجیے مگر یہ یاد رہے
کہ جناب حیرت آپ کی خاص دستخطی تحریر سیاہ نامہ گمنام اُنکی اپنے ہاتھ کی کشیدہ تصویر اہلسنت
کے پاس موجود ہے ایک تصرفات کو راہ نہ دیجیے خیر اسوقت مقصود عرض یہ ہے کہ سرکاری
مذاق کی کمیٹی اسی سیاہ نامے مین تو خود عقیدۂ باطلہ تفضیل پر بہت کچھ تبرا کہہ چکی اور ایک

نئی اور پچ تسویہ کی بانی ہوئی تھی کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالے عنہم مین کوئی کسی سے
افضل نہین چارون صاحب کانٹے کی تول برابر ہین ایک جگہہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ افضل تھے اور ہین علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی افضل ہین یہی ہمکو مولی علی کرم اللہ تعالے
وجہہ نے ہدایت فرمائی یہی ہمکو حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے بتایا دوسری جگہہ
لکھا متبع سلف وہی شخص ہے جو چارون خلفاء رضی اللہ عنہم پر لفظ افضل کو بغیر کمی بیشی
کے صادق جانتا ہے دو ورق بعد کہا کبھی یہ خیال بھی نہین ہوتا کہ کونسا کم ہے اور کونسا
زیادہ ایک جگہ بتایا باہم خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کے افضل ہین یا افضلہم
کہنا بہت خوفناک قول ہے بلکہ جہان ایسا استعمال کیا گیا ہے بمقابلہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے
ہے دوسری جگہہ فرمایا کچھ کمی وزیادتی مراتب نہین تیسری جگہہ ہے جبتک افضلہم اور افضل من سے
قطع نظر کرکے الافضل کو حق نہ جان لیا جاویگا بالضرور تحریر تفضیل مرتضے کرم اللہ وجہہ مین
تنقیص مراتب حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ تعالے عنہ ظاہر ہوگی اور بیان تفضیل
حضرت صدیق بالتحقیق رضی اللہ تعالے عنہ مین تنقیص شان حضرت مرتضے کرم اللہ تعالی
وجہہ پیدا ہو جاویگی انتہی ہے فی الحقیقت یہی وجہ ہے کہ مفضلہ کے رد کی طرف اہل ظاہر
وباطن ہمیشہ متوجہ رہے ہین ایک پھر اسی گمراہی تفضیل کی حمایت کیونکر سوجھی آپ کی گمراہی کہ
تسویہ کیا کم تھا تفضیلیہ ہوکر فقط اہلسنت کے مخالف تھے مسویہ بنکر اہل سنت وتفضیلیہ دونون
کے دشمن ہوئے مگر سنہ ۱۳۱ھ مین دربارہ تفضیل جو ضرب شدید وجلیل اوٹھا چکے تھے لہذا
اسے چھوڑا اور دوسری ضلالت کی طرف منہہ موڑا ایک زمانہ زیادہ گذرا پھر وہی پرانی رگ
اوچھلی بہرحال حق کیطرف رجوع کسی حال نہین وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ
العَظِیمِ یہ تو آپ کے قیاس مع الفارق کا جواب اور مقالۃ الملتقطہ بالسداد مین
اسے عقاب شہاب اپنی فصاحتین ملاحظہ فرمایئے۔ ان چار قولون مین جب آپنے سے یہانتک
آپ کی عبارت مسلسل منقول ہوئی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب آپ نے سب میٹھے اولے
ٹھہرا دیا تو آپ پر کہ جو افضل کہتا ہے تو اسکو قابل اعتراض کیون ٹھہراتے ہو۔ اولاً
یہ دوبار آپ کی تو تو عجیب ہے ثانیاً یہ کہ جو بھی غریب ہے ثالثاً وہی دہقانی

فصاحت ۲۲۶ — فصاحت آپ ٹھہرائے ہوئے العجائب [ف ۲۳۶] سے عجب تر یہ کہ اُسپر کا متعلق فی بطن القائل جو اس صحیح ہوتے تو یون فرمایا ہوتا کہ اُسپر جو افضل کہتا ہے کیون اعتراض کرتے ہین یا اُسے جو افضل کہتا ہے کیون قابل اعتراض ٹھہراتے ہین یہ تو اُسپر تو اُسکو کا اجماع سب سے زیادہ عجیب العجائب ہے اللہ اللہ اتنی لیاقت اور فحول علماسے مقابلے کی ہمت ؎ اسے نزدیک چرا نشستے بجاسئے خویش ٭ با شیر پنجہ کردمی و دیدی سزا سئے خویش ٭

بیت	خلفائے ثلثہ کا ہی غلام		جب تو موسے بچے احمد نوری	۸۹

فارسی دانی ۲۳۷ — **قولہ** بعد وفات جناب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم چار اصحاب عظام یکے بادیگرے مسند خلافت پر متمکن ہوئے **اقول** [ف ۲۳۷] ماشاء اللہ یکے بادیگرے کی بھی ایک ہی ہوئی شاید ایک ایک وقت مین دو دو خلیفہ ہوتے ہونگے۔ عالم صاحب یکے بعد دیگرے کہیے دیکھیے علماسے سنت کی شان مین گستاخی آدمی کو کیا کیا رسوا کرتی ہے۔ ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد ٭

بعلمی ۲۳۸ — **قولہ** وہی چار دن خلیفہ سمجھے جاتے ہین **اقول** [ف ۲۳۸] خلفائے اربعہ یا ثلثہ یا شیخین کو خلیفہ یا صدیق کو خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کہنا اور بات ہے کہ اسمین نہ حصر ہوا نہ اور خلافت سے انکار مگر آپ تو صراحۃً حصر کر گئے شاید سیدنا امام حسن مجتبی رضے اللہ تعالے عنہ کی خلافت سے انکار ہوگا ہان سرکار کے دل مین یہ اوسکا غبار ہوگا کہ ریحانۂ مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حسب اشارۂ حضور پر نور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

بدمذہبی ۲۳۹ — [ف ۲۳۹] خلافت حضرت امیر معویہ رضے اللہ تعالے عنہ کو سپرد فرمادی اُن کے ہاتھ پر بیعت فرمالی کھلے رافضیون کے نزدیک معاذ اللہ عار مومنین و ذلیل و رسوا کنندہ مسلمین ہوئے اور چھپے رافضیون کے طور پر عیاذاً باللہ ایک فاسق کے ہاتھ مین مسلمانون کی جان و مال و ننگ و ناموس سپرد کر دینے والے ٹھہرے اس مذاق کے روافض سنی نما زبان سے تو شہزادہ دو جہان کے بڑے مداح بنتے ہین اور دل مین کہتے ہین من استرعی الذئب فقد ظلم جنے بھیڑیے کو چروا ہا بنایا خود ظالم ہے والعیاذ باللہ

باب العلمائیت دیکھا آپنے کہ الحیوٰۃ لمکر البیئۃ الا باھلہ **قولہ** طریقہ اہلسنت کا یہ رہا ہے کہ جب خلفا کا ذکر کرتے ہین تو چارون کا کرتے ہین۔

اقول سرکار اگر نقاب تعصب آتار کر دیکھتی تو ظاہر ہوتا کہ اسی طریقۂ اہلسنت کی رعایت اس شعر مین ذکر خلفاے ثلثہ رضی اللہ تعالے عنہم پر حامل ہوئی اوپر دوبار امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم کا ذکر کریم آچکا تھا ایک بار مع حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کہ ع پسر و نبیرہ نور ٭ نور آبا ہے احمد نوری ٭ اور ایک بار ایک مستقل شعر مین کہ ع مرجع الاولیا علی ولی ٭ تیرا بابا ہے احمد نوری ٭ اور طریقہ اہلسنت کا یہ رہا ہے کہ جب خلفا کا ذکر کرتے ہین تو چارون کا کرتے ہین لہذا اس شعر مین باقی ثلثہ کا ذکر شریف کیا ع عیب نماید بہ نگاہش ہنر ٭ کا علاج نہین اگر سرکار ندوہیت مدار کو اپنے برادران دینی بلکہ بزرگان اسلامی روافض کے اتباع سے خلفاے ثلثہ رضی اللہ تعالے عنہم کا ذکر خیر ہی ناگوار ہے تو آپکو اختیار ہے حق الامر حقیقۃ الجواب تو یہ ہے۔ مگر آپ کا مبلغ علم ظاہر کرنے کو گزارش ہے کہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما صحیح بخاری شریف مین ہے۔ کنا نخیر بین الناس فی زمن النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمٰن بن عفان رضی اللہ تعالے عنہم۔ یعنی ہم زمانہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین یون تفضیل دیا کرتے تھے کہ سب سے افضل ابوبکر پھر عمر پھر عثمٰن جامع ترمذی شریف مین ہے کنا نقول ورسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حی ابوبکر وعمر وعثمٰن ہم رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی زندگی مین کہا کرتے تھے ابوبکر و عمر و عثمٰن طبرانی کی روایت مین ہے۔ کنا نقول ورسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم حی افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وعثمٰن فیسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فلا ینکرہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی حیات ظاہری مین کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد اس امت مین

خلفاے اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم [illegible]

سب سے افضل ابوبکر و عمر و عثمن ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اسے سنتے اور انکار
نہ فرماتے بھلا صحابہ کرام رضے اللہ تعالےٰ عنہم کو تو آپ باتباع روافض ناصبی کہدین
رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عدم انکار کو کیا کہیے گا نیز صحیح بخاری شریف
مین خادم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا انت مع من
احببت تو اُسکے ساتھ ہے جسے دوست رکھے فانا احب النبی صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم و ابابکر و عمر و ارجوان اکون معھم بحبی ایاھم
تو مین رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر سے محبت رکھتا ہون اور امید
کرتا ہون کہ اس محبت کے سبب اُن کی رفاقت پاؤن حضرت افضل التابعین ابن صحابی
ابن صحابی سعید بن مسیب بن حزن رضے اللہ تعالےٰ عنہم نے جنکا انتقال حضرت خلیفہ
راشد امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضے اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت سے پیشتر ہوا فرمایا
الخلفاء ثلثة ابوبکر و عمر و عمر خلفا تین ہین ابوبکر و عمر و عمر حبیب بن ہند اسلمی
نے کہا یہ دوسرے عمر کون ہین فرمایا ان عشت ادرکتہ و ان مت کان
بعدک تم زندہ رہے تو انھین پاؤگے اور مر گئے تو تمھارے بعد ہونگے انتہیٰ یہ
خادم و صحابی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و حضرت افضل التابعین رضے اللہ تعالےٰ
عنہما اکو بوجہ ترک ذکر امیر المومنین عثمن و امیر المومنین علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما
معاذ اللہ خارجی کہدیجے گا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا
ویلک اذا مت انا و ابوبکر و عمر فان استطعت ان تموت فمت افسوس
تجھ پر جب مین اور ابوبکر و عمر انتقال کر جائین تو اگر مر سکے تو مر جانا اخرجہ معن
الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بسند حسن و ابو نعیم فی الحلیۃ
غیرہ اسے کیا کہیے گا اور حدیث جلیل عظیم حسن صحیح اقتدوا باللذین من بعدی
ابی بکر و عمر اُن دو کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہونگے ابوبکر و عمر رواہ احمد
والترمذی وحسنہ و ابن ماجۃ والحاکم وصححہ والرویانی فی مسندہ عن

حذیفہ والترمذی عن ابن مسعود وابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہم امیر تو خدا جانے کیا کچھ گریبان تشیع چاک کیجیے گا کہ یہان حکم پیروی مین بھی
دو ہی کا ذکر ہے اور خلافت کا بھی دو کی اشعار ہے کیا معاذ اللہ دو سے انکار ہو مگر جہل و
تعصب جو چاہین کرائین فاضل صاحب اگر اس قسم کی احادیث و اقوال جمع کیے جائین دفتر
ہو جائین ولکن الرفضۃ قوم یجہلون قولہ غالباً ان کی ضد مین کہ موسلے علی کو افضل
کہنے والے ہین آپ نے ایسا کہدیا اقول علی نفسہا تجنی براقش فـ ۲۴۲ فقط تفضیل نہ کہیے
یہ بھی کہیے کہ اُن کے رد کے لیے تحریر فرمایا جو باوصف ادعائے سنیت بلکہ پیری و مشائخی
صاف صاف اپنے شیعی ہے تبرا ہونے کے مقر ہین جو با این ہمہ صراحۃً کہتے ہین کہ حب علی
دل مین ہر دم ہے اور عمر کا ایک ذائقہ زبان پر آپ نے اسکے برابر کا شعر ملاحظہ نہ کیا ؎
ذائقہ اون کا تا زبان ہی نہین ٭ دل سے شیدا ہے احمد نوری ٭ بدیہی ہے کہ ناصبی کا رد
کیجیے تو ذکر پاک خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حاجت نہین کہ انکی خوبی تو وہ
خود مانتا ہے اور شیعی کی خبر لیجیے تو انھین کے ذکر مبارک کی حاجت ہو کہ امیر المومنین مولی
علی سے وہ کب انکار رکھتا ہے ولہذا سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالم
بن ابی حفصہ شیعی کو دیکھکر فرمایا۔ اللہم انی اتولی ابابکر و عمر و احبہما اللہم ان کان
فی نفسی غیر ہذا فلا نالتنی شفاعۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یوم القیمۃ الٰہی مین ابوبکر و عمر کو دوست رکھتا ہون اور اُن کا محب ہون الٰہی اگر میرے
دل مین اسکے سوا کچھ اور ہو تو مجھے روز قیامت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت
نہ ملے رواہ الدارقطنی۔ تو اس بنا پر بھی شعر بے عیب و بے ریب ہے جسپر کبید گی
نہ ہوگی مگر رافضی کو اگرچہ براہ تقیہ اپنے آپ کو سنی بتاتے اگرچہ براہ عیاری بے تقیہ ستے
اور اپنی سنیت سچی بتاتے اسیلیے تو فرمایا تھا ؎ بے تقیہ بتا کرین عیار ٭ مرگ شیعہ
ہے احمد نوری ٭ قولہ کہ جو فـ ۲۴۳ اقول ادب فـ ۲۴۴ قولہ ظاہر کرسے دیتے ہین اقول زہے
فصاحت کیسے دیتے کہیے قولہ بمقتضائے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اقول
یہ وہی بجائے چوگنا کر دالی ترکیب ہے بمقتضائے بھی اور کے بھی زہے ندرہ۔ فـ ۲۴۵

۲۴۲ سریعیں

۲۴۳ فصاحت

۲۴۵ فصاحت

۹۱	مرگ شیعہ سبہ احمر نورکا		بے لقیہ نا کرین عیار	بیت

قولہ مصرعی دو نلت اقول شاعری وہ بلت اگر کہیے یہ کیا ہم کہینگے وہ کیا خیر ہم
آپ کی امر کو سمجھا سنتے ہین۔ مرکار یہ وہی آپکا قدیمی عارضہ ہے جسکا معالجہ بارہا کر دیا گیا۔ جو ف ۲۴۶ ادب دانی
جس گروہ کا ہلاک و تباہ کرنے والا ہو اُسے اُن کی موت یا مرگ یا قضا کہنا کچھ اچنبھا نہین۔
شجاع صفدر کو اسد اغبر و موت احمر کہتے ہین۔ قولہ شعر مہمل ہے۔ اقول المرء یقیس
علے نفسہ یہان یہ اشعار وہان سے اس شعر تک ۵ اسے علم تعزلون کے عجز سے ف ۲۴۷ نافہمی
سے دور ٭ تجھ کو مجرا ہے احمد نوری ٭ سب تلمیحات ہین اس شعر مین دو لفظ ہین سب سے
لقیہ اور بے تبرا۔ دونون جدا تلمیح ہین آپ اگر ان تلمیحات سے آگاہ ہین (اور ضرور ہین)
تو جان بوجھ کر انجان نہ بنیے ورنہ بالفرض جس امر کا وقوف نہین اپنی سمجھ مین نہ آنے سے
مہمل کہدینا کس قدر مہمل ہے ہان اگر یہ ہوس ہے کہ حضرت مصنف دام ظلہ نے باتباع سنت
قرآن کہ من الناس و سنت حدیث کہ ما بال اقوام ترک تشریح و الکنایۃ ابلغ من التصریح
پر عمل فرمایا جس سے آپ کی تسکین نہ ہوئی اب ان تلمیحات کو باظہار نام و کلام و حال مقال روشن
کر دیا جائے تو بہت خوب۔ شارح مقامہ بحمد اللہ زندہ ہے۔ آپ کہیے ہون وہ یہ بھی کر دیگا۔

۹۲	مرد حق کا ہے احمد نوری		بے محاسن مین پرچوٹی کے	بیت

قولہ شاید کسیکے خوف سے دھوکہ مین ڈالنے کے لیے محاسن کے نیچے خوبیان اور
پرچوٹی کے نیچے اونچے لکھدیا ہے۔ اقول صنعت ایہام کہ اعلے صنائع معنویہ ف ۲۴۸ ادب دانی
سے ہے آپ نے اُسکی خوب قدر کی کہ کسیکے خوف سے ایسا کرتے ہین قولہ کسی اُس
وضع کے فقیر پر تعریض کی تو بھی برا کیا اُس وضع مین اعلے اعلے مراتب کے فقرا گذرے
ہین اقول مجذوبون مین کلام نہ اُن سے بحث ہوش حواس والا یہ وضع بناکر آپکے ف ۲۴۹ بدمذہبی
نزدیک اعلے مرتبے کا ولی ہو مگر اللہ و رسول کے ارشاد سے تو ملعون ہے صحیح بخاری و سنن
رابعہ مین ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین لعن اللہ المتشبہین من الرجال

ف ۱ ہیہیہ اعتراضیہ مین یونہین لکھا ہے ۱۲
ف ۲ پرچہ اعتراضیہ مین موہمیا آخر مین حرف ہا سے لکھا ہے کہ محض غلط ہے ۱۲ ف ۲۵۰ املا دانی

باالنسا اللہ کی لعنت اُن مردو پر جو عورتون کی وضع بنائین بیہقی کی حدیث مین ہی
اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال
باالنساء الحدیث چار شخصون کو صبح ہوتی ہے تو اللہ کے غضب مین شام ہوتی
ہی تو اللہ کے غضب مین ازان جملہ زنانی وضع بنانے والے مرد کیا معاذ اللہ اولیا کی شان
آپ کی دھرم مین یہ ہے کہ اللہ کی لعنت رسول کی پھٹکار ہر وقت اللہ کے غضب مین گرفتار
والعیاذ باللہ العزیز الغفار قولہ اور دوسرے معنے صریح بے ادبی خود پیرونکی
بلندی مراتب تسلیم پھر خود ہی اُن کو بے خوبی بتانا۔ اقول تم مقاصد بلغا کو کیا جانو۔
چوٹی کا شعر چوٹی کا مضمون تو ضرور مدح مین کہا جاتا ہے مگر چوٹی کے پیر یا چوٹی کے
ملا ہرگز محل تعظیم اور بلندی مراتب کی تسلیم مین نہ کہا جائے گا ہر ذی فہم اُس سے صاف
صریح ہجو ملیح سمجھے گا جسکے معنے یہ کہ وہ نااہل جو اونچے اونچے پیر بنے بیٹھے ہین۔
ذُق اِنَّكَ اَنتَ العَزِيزُ الكَرِيمُ ۔

بیت	یان ہمین کفر ہے ہمہ توحید		خاص بندہ ہے احمد نوری	۹۲

قولہ ہمہ توحید کے کیا معنے ہین اقول توحید اختراعی ذلیل وابتداعی۔ توحیدین پانچ ہین۔
اول توحید ایمانی لا الٰہ الا اللہ کہ ہمارا ایمان ہے دوم توحید احسانی لا موجود الا اللہ
کہ صوفیہ کرام قدست اسرارہم کا مسلک ہے یہ دونون حق ہین سوم توحید اعتزالی جسکے
سبب معتزلہ اپنے آپ کو اصحاب العدل والتوحید کہتے ہین یعنے اللہ حق ہے اور اُسکے
صفات باطل کہ قدیم مین تعدد نہ ہو چہارم توحید نجدی کہ اللہ کو مان اور اُسکے سوا کسیکو
نہ مان جسکی تصریح تقویۃ الایمان مین ہے اسیکے سبب وہابیہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہین۔
پنجم توحید کفری جسکے مدعی ہنود و ملاحدہ ہین کہ مین بھی خدا تو بھی خدا ان خبیثون نے
وحدت واتحاد مین فرق نہ کیا وحدت وجود حق ہے اور اتحاد ماننا کفر یہ تینون ذلیل و
ناپاک توحیدین ہین یہی ہمہ توحید ہین اور ان مین کفریہ ہمہ توحید خاص بھلی کہ باقی دونون صرف
ضلال ہین کفر صریح نہین قولہ اصطلاح کن لوگون کی ہے۔ اقول حضرت مذاق کی
مثنوی ہدیہ وہابیہ مین لکھتے ہین ۵ ہر گئی ہو انھین ہمہ توحید ۔ ہین مشرک نجس خبیث پلید

ایمان سے کہنا ندوے کے دھرم مین کتنے بڑے خودکشی مفسد تھے کہ دینی بھائیون وہابیون کے ساتھ جن سے استحاد وداد فرض اعظم و مدار ایمان تھا ایسے دلخراش لفظون سے سر پھٹول کر کے بحکم سرکلر رسالۃ الاتفاق پاس شدہ ندوہ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے وہ گناہ کیا کہ بحکم روداد دوم ندوہ جسکی مغفرت نہ ہوگی مغفرت کہان کی ایمان ہی ندارد اور جب ایمان ندارد تو جنت سے کیا سروکار دیکھو مضامین اربعہ ندوہ ندوہ پرستو ندوے کی روشنی اچھی سیکھی کہ اسکی توہین اپنے پیر طائفہ کے ایمان کی منڈھیا ہی پھونکی ہان ہان ضرور تمھین بتانا پڑیگا کہ مذہب ندوہ شیطانی مذاق ہے یا یہ پیرجی ایمان سے معزول و طاق اور یہ تو آپ سے کیا کہا جائے کہ ارباب بلاغت مقام تلمیح مین متعلق تلمیح اگر کسیکا محض غلط لفظ ہوتا ہے تو اسے بعینہ لاتے ہین کہ لطف تلمیح اسی مین ہے نہ کہ لفظ صحیح الیسے مسلم المعنے کما لا یخفے مین جانتا ہون آپ بے توضیح و تصریح نہ سمجھینگے سنیے آپکی پارٹی کے پیر و بزرگ طائفہ مذاق صاحب نے کہا ہے وجودی شہودی ہین وحدت مین حیران ہے اللہ موجود یا ہے محمد ؐ یہان اس الحادی استحاد سے بھی نمبر بڑھگیا خود حضرت عزت عز جلالہ کے وجود مین شک و تردد ہے معلوم نہین کہ خدا موجود ہے یا نہین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ایمان سے کہنا کہ وجودیہ شہودیہ درکنار کسی ملحد استحادیے کا بھی مسلک ہے آپنے دیکھا کفریہ حمر توحید اسے کہتے ہین اب سمجھے تلمیحی الفاظ اسلیے لائے جاتے ہین اور پوچھوگے کہ یہ کن لوگون کی اصطلاح ہے **قولہ** بمقابلہ کفریہ کے کیا کوئی ایمانیہ حمر توحید بھی ہوتی ہے **اقول اولا** کفر کے مقابل بدعت ضلالت بھی ہے جو حد کفر تک نہ پہنچی تقسیم سابق مین اسکے معنے خوب واضح ہو چکے معتزلہ و نجدیکی حمر توحید کفریہ نہین بدعیہ ہے **ثانیا** اگر مطلقا کفریہ ہی ہوتی تو ندوے سکے عالم صاحب پر صفت احترازی ہی نہین ہوتی کاشفہ بھی ہوتی ہے مجرد مدح یا ذم کے لیے بھی ہوتی ہے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم تو آپنے بھی سنا ہوگا کیا آپ کے نزدیک رجیم کے مقابل کوئی شیطان مقبول و مقرب بھی

ہوتا ہے **ثالثاً** نحوی صاحب تابع صفت ہی مین منحصر نہین جسے احتراز کی بنا کیجیے بدل و عطف بیان بھی کوئی چیز ہین۔ **قولہ** توحید کے ساتھ جمع شان علم کے خلاف ہے۔ **اقول** بعد وضوح تفہیم بلکہ جب خود نفس کلام مین لفظ کفریہ کی تقدیم ایسا توہم محض باطل و سقیم۔ کفری توحید اس سے بھی زیادہ مستحق تذلیل امام ابراہیم نخعی استاذ الاستاذ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ یہ جو لوگ ایام تشریق مین بازارون مین چلا چلا کر کہتے پھرتے ہین۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اسکا کیا حکم ہے فرمایا ذلک تکبیر الحوکۃ یہ جولاہون کی تکبیر ہے ذکرہ فی الهندیۃ عن المحیط عن الفقیہ ابی جعفر عن شیخہ الامام ابی بکر عن الامام النخعی رحمہم اللہ تعالےٰ تکبیر تو بعینہ وہی تھی جب ایسا طریقہ مبتدعہ کے باعث جولاہون کی تکبیر ٹھہری تو یہ ناپاک ایجادی توحید کہ کفر خالص ہے کیون نہ چمارون کی توحید ہوگی۔

بیت	لاولد رہتے ہین تمام ابدال		فرد و تنہا ہے احمد نوری	۳۲

قولہ کیا ثبوت کہ ممدوح ابدال ہین **اقول** یہ اسرار الٰہیہ ہین ان کے لیے حقائق اہل دربکار۔ سرکار خفا نہ ہون تو ہم آپ کے استاد منیر کا ایک مصرع پڑھ دین۔
ع اندھون ہی کو نہین آئینہ دکھائی نہین آتی۔ **قولہ** ابدال کا لاولد رہنا کہان سے پیدا کیا **اقول** چادر سے زیادہ پاؤن پھیلانا آدمی کو بہت برا کرتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے فلم تحاجون فیما لیس لکم بہ علم۔ امام شمس الدین سخاوی مقاصد حسنہ مین فرماتے ہین علامۃ الابدال ان لا یولد لھم امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین فرماتے ہین علامۃ الابدال انہ لا یولد لھم علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر پھر علامہ عزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر مین فرماتے ہین من علاماتھم ایضا انہ لا یولد لھم ان سب عبارتون کا مطلب یہی ہے کہ ابدال کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کے اولاد نہین ہوتی **قولہ** خواجہ ابو احمد ابدال کے صاحبزادہ خواجہ ابو محمد چشتی تھے **اقول** یہی آپ کو کس نے بتایا

ابدال کے اولاد نہین ہوتی

دیجھا دیا جب ہی شعر ۳ و تک پہنچکر پھر شعر ۱۰ کیطرف پلٹے مولویت ندوہ کے لقمہ تو میں لاولد کے
ابدال کا حال تو پہلے بھی معلوم نہ تھا مگر اعتراض کرتے ڈرتے تھے اب جو یہ فقرہ ملگیا ع دشمن
اُنکی ہاتھ آئی ۞ اب ابدال کی جرات پائی ایمان سے کہنا یہی گذری یا کچھ اور مگر نہ سمجھے
فحول علما کے مقابل ایسی طفلانہ خوشی کی گھڑی کی اولاً ابدال اصطلاح اولیا میں
لفظ مشترک ہی ایک وہ فرقہ خاصہ اولیا جن کا ایک عدد معین ہے جو اُن میں انتقال فرماتا ہے
دوسرا اُسکے بدلے قائم کیا جاتا ہے یہ علامات خاص اس فرقہ کے لیے ہیں دوسرا
ہر ولی کامل بندہ صالح جسکی صفات نفسانیہ متبدل بکمالات روحانیہ ہو گئیں عام از یں کہ
وہ اس فرقہ خاصہ سے اکمل و اعلی ہو جیسے قطب و امامین و اوتاد یا انھیں میں ہو یا ان سے
نیچے جیسے نقبا و نجبا وغیرہم نفعنا اللہ تعالی ببرکاتہم فی الدنیا والاخرۃ آمین سیدی
محمد زرقانی شرح مواہب میں بحر الحقیقۃ امام الطریقۃ سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ
تعالی عنہ سے نقل فرماتے ہیں ھو لفظ مشترک یطلقونہ علی من تبدلت اوصافہ
المذمومۃ بالمحمودۃ و یطلقونہ علی عدد خاص یحتاط فی قلوب الذین لا یعرفون الطلاق
کا حدیث میں بھی پتا ہے فرقہ خاصہ کی حدیثیں تو مشہور و معروف ہیں اور دیلمی نے مسند الفردوس
میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں ثلاث من کن فیہ فہو من الابدال الرضاء بالقضاء والصبر عن محارم اللہ والغضب فی ذات اللہ تین
باتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ ابدال سے ہے قضاء الہی پر راضی ہونا اللہ عزوجل نے جن باتوں سے منع فرمایا
اُنسے باز رہنا اللہ کے معاملہ میں غضب کرنا ندوی کیطرح کہ سب گمراہوں سے اتحاد و وداد فرض
شیر و شکر بنا مدار ایمان کسی سے کسی بات میں رنج و اختلاف نہ چاہیے ہر ظاہر کہ یہ صفتیں اُس فرقہ
خاصہ کے ساتھ خاص نہیں تو کسی بندہ خدا کو ابدال کہنا اسکو مستلزم نہیں کہ وہ اُسی فرقہ خاصہ
سے ہو جسکی علامت لاولدی ہی ثانیا یہ علامت وصف ہے نہ علامت ذات شخص جیسے ابدال کرینگے
جب یہ مرتبہ ملیگا اولاد نہ ہو گی اس سے پہلے اولاد ہونا اسکے منافی نہیں قولہ اور بھی ابدال صاحب
اولاد بہت ملینگے۔ اقول ان دونوں جوابوں کو سمجھ کر ایک ہی کا ثبوت معتمد دیجیے بہت کی تکلیف نہ کیجیے
سے دربارہ اطنابہ دانان غرض خوشی شرط نیست ۞ یا سخن دانستہ گو اے ندوہ فاضل یا خموش ۞ قولہ

لفظ مشترک

ابدال اصطلاح اولیا میں دو معنی پر بولا جاتا ہے

سوال ۲۶۱

سوال ۲۶۲

لاولد کو فردو تنہا نہین کہتے بلکہ جسکے جوڑہ نہو اقول قرآن بھی نہ پڑھا دب کلا تذرنی فردا وانت
خیر الوارثین مولویت ندوہ پر ہزار افسوس۔

بیت	لکھو کے سدھ بدھ نحس سنیچر ہر		حق کا جمعہ ہے احمد نوری	۹۴

قولہ سوا اُو اس صنعت کے کہ چار دنون کے نام جمع کر دیے ہین اقول یہ وہی سوا ہے اگر ہندی فارسی کا
ندوہ ہے جو آپ بار ہا بنا چکے قولہ نہ معلوم کس ہر کی نسبت کہا کہ سدھ بدھ کھو کے سنیچر بن گئے
اقول اے ندوو کاش کچھ دنون اُردو تو پڑھ لی ہوئی نقیب وہ مین سنیچر ہر نہ فرمایا ہے یا ہر سنیچر بنگئے
اے سرکار سنیچر اسم مقدم ہے اور ہر خبر موخر جسکا صاف مطلب یہ ہے کہ منحوسان ہر گشتند یعنی آجکل
بہت منحوس روسیاہ لوگ عقل و ہوش گنوا کر ہر بن بیٹھے ہین اولٹی سمجھ کی خوبی کہ سرکار نے زبردستی
خلاف اصل اسم موخر خبر مقدم بنا کر اسکے معنے سمجھے کہ ہران منحوس شدند یعنی جو ہر تھے وہ معاذ اللہ
منحوس ہوگئے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سرکار کو ایسی عبادت کر ساتھ مصنف بنا
کیا فردوہ تھا اگے اس نہایت فاسد پر حرارت غیظ مین شدت تشنگی سے جو کچھ آپنے زبان درازی کی
اوسکا وبال آپ ہی کے اوندھی فہم شریف پر۔ اذ عفو اولیا جلوہ نہ فرمائے تو پورا مزہ روز محشر وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اور یہ ہین معلوم کی جگہہ نہ معلوم آپکی فصاحت دہقانیہ
ہے اردو سے معلے مین استعمال اسکا جو مواقع ہین کسی فصیح سے سیکھیے۔ اور یہ نہین اپنے سوا
احمد نوری کے اور سواتے لکھے چوتھی اور پانچوین بار فرمایا اردو پڑھیے اُردو۔ قولہ اگر
جمعہ کو سید الایام سمجھ کر بدھ سنیچر کے مقابل لاتے تو روز جمعہ کہا ہوتا حق کا جمعہ کیا چیز ہے۔ اقول
فہم حرام اور فرض کلام۔ ندوے کے عالم صاحب جمعہ بمعنے مجموعہ ہے مجمع البحار و قاموس وغیرہا
مین ہے الجمعۃ المجموعۃ حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے اس شعر مین ایراد نام ایام بطرز ایہام
کا التزام فرمایا ہے کہ نام دن کا اور معنے مراد دیگر۔ بدھ عقل۔ سنیچر منحوس۔ ہر شیخ۔ جمعہ مجموعہ۔
آپ فرماتے ہین روز جمعہ کہا ہوتا لے ماشاء اللہ کیا عالی فہم ہے اور ہے ہے تو آپ کے نزدیک
طور سینا وحرم اقدس وغیرہا التعریف انسان کی حد نہین پہنچ سکتے اب چلتے وقت یہ روز جمعہ کیونکر
مدح مین جائز مان لیا۔ ہان اور سنیے روز جمعہ سید الایام ہی انسان تو افضل المخلوقات ہے

سلہ پر جیہ اعتراضیہ یون ہی ہے ہوز سے لکھا ہے ۱۲ منہ

او یہ کہ لیے روز جمعہ کہنا کیا فخر ہوتا تنا فضولن کی کچھ حد بھی ہی خیر آپ اپنی سمجھ کی او مجمن بین یہ
سہین معنی شعریہ ہین کہ منحوسان سیہ کار براہ بعقلی یہ شیخ بن بیٹھی انکی نسبت عقائد باطلہ ہین کوئی تفضیلی کوئی
رافضی کوئی اقراری کا بے تبرا شیعی کوئی ندوی کوئی ملحد کوئی وہابی غرض ایک نہ ایک تلت لگی ہوئی
ہی اور ہمارے حضرت ممدوح دام ظلہم العالی بفضلہ تعالی مجموعہ حق ہین بہمہ وجوہ حق ناصع پر مستقیم و ثابت قدم
ہین والحمد للہ رب العلمین تو لے کیا جہلا ہین جو نام رکھو جاتے ہین انکا تلاذمہ باندھا۔ اقول والم
صاحب یہ تلاذمہ ذال سے اور آخر مین ا کیا جانور ہی اور اسکے کیا معنے اور یہان جس قصہ پر آپ کو وہ
کن اہل علم کا محاورہ ضلع جگت والے جاہلون ہی تک سرکار ہی مبلغ علم ہی آگے جو آپ نے فرمایا ہی جسین
الوریا ہیرا منگلا بدھا مدارا فقیرا اور انھین شستہ الفاظ پر اپنی تحریر اغہ النبی ختم فرمائی او لا اتنی گزارش
کہ شاید سرکار کو یاد نہ رہا یا معلوم نہ تھا کہ حضرت پیر طائفہ اعتراضیہ کو بچپن مین کیا کہا جاتا تھا جو درنہ جہلا
کہا اون طعن سخت کا گمان جاتے ثانیا بھلا آپ ندوہ کے فاضل اجل صوفی اکمل یہ تو کہا نہ جائیگا کہ سرکار ایسے
سخت بیہودہ و بے تہذیب ہین ندوہ تو مغربی تہذیب پر جان دیتی ہی ہان یہان عجیب لطائف نفیسہ سرکار نے
ملحوظ رکھے ہین جنکا سمجھنا ہر شخص کا کام نہین ان ناموں پر سرکار نے تحریر اعتراضی کو ختم نہ فرمایا بلکہ متعدد اشارے
اپنے دستخط فرمائے اور اپنے نام و اوصاف بتائے ہین بھلا وہ کیونکر ہان وہ ہم سے سنیے لطیفہ ا
یہ ساتہ نام ہین سب مین چھپا فقیرا آپ فقر کے مدعی بھی ہین اور دستخط مین لوگ اپنے آپ کو فقیر لکھتے
بھی ہین فقیرا کے عدد (۳۹۱) اور باقی ناموں کی تعداد (۶) مجموعہ (۳۹۷) یہی انوار الحق کے عدد
ہین یون سرکار نے ان ناموں سے اپنا نام پیدا کیا اور اگر سرکار ہی تحریر سابق کہ بحسب علی خود اپنا اہم ہی
ملحوظ کیجیے تو یہ پیدائش اور بھی مستحکم ہو جائیگی کما لا یخفی لطیفہ ۲ چاہو مثال ہین گیا یعنے جیسی
فقرہ ختم ہوا باقی چھ ناموں سے صنعت توشیح مین اپنا نام نامی بتایا ہی یون کہ اپنے نام مین حرف ملفوظ کے
عدد لیجیے اصل (۳۹۶) کہ ہمزہ وصل ملفوظ سے ساقط ہی اور ان چھ ناموں کے سر اسم کے اعداد بحساب زبر
ملفوظ لیجیے جسکا نقشہ یہ ہے

الوریا	ہیرا	منگلا	بدھا	مدارا	فقیرا	حاصل وہی
الف	بے	میم	بے	میم	فا	
۱۱۱	۱۲	۹۰	۱۲	۹۰	۸۱	۳۹۶

یون الوریا ہیرا منگلا وغیرہ سے انوار الحق پیدا ہوا لطیفہ ۳ لوح پر چہ اعتراضیہ پر سرکار کے یہ اوصاف لکھے ہین فاضل شاعر صوفی ان کے عدد (۱۶۶۸) اور تعداد (۳) عدد یہان ملحوظ رکھیے اور تعداد آئندہ کے لیے محفوظ اب ان نامونکا نقشہ اعداد دیجیے۔

جا	الوریا	ہیرا	منگلا	مدھا	دارا	فقیرا	تعداد اوصاف	حاصل جمع
۴۴	۹۱۸	۲۱۳	۱۴۱	۱۲	۲۴۹	۳۹۱	۳	۱۶۶۸

یون سرکار نے ان ناموں سے اپنے اوصاف کیطرف اشارہ فرمایا لطیفہ ۴ نہین نہین بلکہ سرکار نے ان ساتون نامون مین اپنے نام کے حروف بتاتے ہین۔ ہان صاحب کیجے مگر اسکے مشتاق تو ہم بھی ہین یہ نام کل سات اور انوار الحق مین حرف نو پھر ان حرفون سے ان نامونکو علاقہ کیا یہ معما تو سمجھ مین نہ آیا جی آپ کیا مذوہ کے عالم شاعر کو کچھ ایسا ویسا سمجھے بڑے دقیقہ سنج ہین انوار الحق مین حروف غیر مکرر تو سات ہی ہین الف تین بار مکرر ہے لطف یہ ہے کہ انکی تکرار سے گانا بھی انھین نامون مین بتادی اول یہ قاعدہ پیش نظر رکھیے کہ اہل تنجیم اسمائے کواکب مین براہ اختصار حرف آخر پہ اقتصار کرتے ہین مثلا (ل) لکھین تو مراد زحل۔ اور (س) تو شمس اور (ر) تو قمر۔ وعلی ہذا القیاس اور سیارات کیطرف ایسے متناسب ایام تو آپکو معلوم ہی ہے جسکی بنا پہ سنیچر اتوار منگل بدھ اردو مین بھی مستعمل ہندی مین باقی تین کو بھی سوموار برہسپت وار سکروار کہتے ہین۔ اب پانچ نام پیشین سے پانچ سیارے تو ظاہر ہی ہین رہے علوین زحل و مشتری وہ دارا فقیرا سے بتائے ہین یون کہ بزعم تنجیم نظر مشتری پہ کہ سعد اکبر ہے کاموں کا دارو مدار ہے اور زحل نحس اکبر مورث فقر اب چلیے جا منسوب بزہرہ اور اسے سب الا یام کہا اور سب سے مقدم رکھکر اوسکا شرف ظاہر کیا اور شرف زہرہ برج حوت مین ہے جسے نون کہتے ہین یون (ن) بتایا۔ الوریا منسوب بہ شمس اسے مشرق وشارق کہتے ہین حرف آخر (ق) ہیرا منسوب بہ قمر حرف آخر (ر) منگلا منسوب بمریخ حرف آخر (خ) کو بصنعت تصحیف (ح) ہے۔ مدارا یعنے مشتری جسے سنسکرت مین جیو کہتے ہین حرف آخر (و) فقیرا یعنے زحل حرف آخر (ل) چہ حرف تو حاصل ہو گئے۔ رہے تین الف وہ بدھا نے بتائے یون کہ بدھ یعنے عطارد کو فارسی مین تیر کہتے ہین

اور یہ بشکل الف ہی تھیں بڑھا ہیں ایک الف تو خود موجود تھا۔ باقی رہا بدھ اسکے عدد ۱۱ ہیں
کہ دو الف ہیں سب حروف پورے ہو گئے رہی ترتیب وہ ترتیب شرف و سعادت و نحوست
ست واضح ہو گی بزعم منجم ہند و جبہ ندوہ سے محبت قلبی ہوت چو داری ہاسے ندوہ بر بسر اوّ
نہ بینی فرقی از وست تا بہند ہم سیارات میں تین ستارے سبک گرہ کہلائے ہیں یعنے سعد
مشتری۔ زہرہ قمر۔ اور تین پاپک گرہ یعنے نحس زحل۔ مریخ۔ شمس۔ اور انکی ترتیب سعادت
و نحوست اسی طرح ہے اور ایک کرورک گرہ یعنے متوسط کہ عطارد ہے ایک سعود کو مقدم
رکھیے اور نحوس کو موخر اور متوسط کو متوسط۔ اور فریقین سعد و نحس میں وہی ترتیب ملحوظ
رہی سوا زہرہ کے کہ اگرچہ سعد اور تھی مگر ازان جا کہ ذکر ایام ہے اور جمعہ سید الایام ہے اسے مقدم کیا
تو ترتیب حروف یہ حاصل ہوئی ن ر ال ح ق اور بدھا دو الف اور بتا تا ہے ان لفظوں
میں ان کی کمیت یوں ہی ہو کہ نور کی جمع کر کے انوار کہیے یوں جا۔ انوریا۔ ہرا و غیرہ وغیرہ سے
انوار الحق نکلا لطیفہ سب سے زیادہ لطیف و دقیق کہ انھیں ناموں میں اپنا اسم سامی
بھی بتایا اور تمیوں وصف گرامی بھی اور براہ تواضع آدھا نام لیا۔ یعنے انوار یا شاید خدا نے
توفیق دی کہ ایسے ہزلیات میں لفظ حق کہ اسمائے الٰہیہ سے تھا ذکر نہ فرمایا اور براہ انصاف
پرستی اپنے دو وصف عالم و صوفی کی حقیقت بھی بتا گئے کہ سرکار صوفی بے قید ہیں جنھیں دین سے
علاقہ نہیں اور مولویوں میں نیم ملا۔ خطر ایمان تو شامل تھا۔ باقی چھ ناموں میں یہ تمام اشارات لفیسہ ہر نام ایسے
مہیا کرنے میں بند کر گئے شاعر کیطرف اشارہ تو بدھا سے مع شے زائد ظاہر کہ بدھ یعنی عطارد
دبیر فلک و منشی آسمان ہو جو ناظم و ناثر دونوں کو شامل۔ اور صوفی کا اشارہ فقرا سے پیدا۔
بیقید جو ملنہ کو مدارا ملادیا۔ یعنے ماریے فقر ہیں آدھا نام انوار الق دیا ہرا سے آشکار کہ انوار بیر
شمس و قمر کیطرف منسوب قرآن مجید میں شمس کو ضیا قمر کو نور فرمایا ہے اور اہل زبان بہنگام تثنیہ قمر کو
تغلیب سے دونوں کو قمرین کہتے ہیں لہذا بحکم تغلیب دو نور حاصل ہوئے اور زبان عجم میں اقل جمع
دو نوبہ الق دیا ہرا سے نور کی جمع انوار حاصل ہوئی اور ایک اور لطیفہ طریقہ اسکے استخراج
کا ہے کہ الق دیا کو بصنعت تصحیف کہ قواعد معما سے ہے انوریا بنایا۔ کمال تواضع یہ کہ اپنا نام نامی
آدھا اور وہ بھی تصغیر تحقیر کے ساتھ اب شبہہ پیدا ہوا کہ انوریا تو مونث کی تصغیر ہوا اور تعجب

ہ اکی علامت ہے یعنی اسم اعظم ۱۲ منہ

دجنسل کو فرمایا (پیرا) جس سے بصنعت تحلیل دو لفظ حاصل کیجیے (بل) کہ ہندی مین شوہر کو کہتے ہین
اور حسب تصریح چراغ ہدایت شوہر کو اردو مین خصم کہا جاتا ہے خصم کے معنے مخالف و
مقابل اور (را) فارسی مین افادۂ معنے سببیت کرتا ہے۔ تو حاصل یہ ہوا کہ بسبب قربت
طرف مقابل الضاف دہی کے یتیم تانیث اختیار فرمائی (رہا) نیم ملّاً وہ منگلا سے نکلا یون کہ
(من) ہندی مین قلب کو کہتے ہین اور اصطلاح معما مین قلب حرف وسط کو تو قلب گلا یعنی
لفظ (گلام) کا حرف اوسط کہ لام ہے مراد ہوا اور زبر و بینات مین لام کے عدد (۱۷) اور اکثر کو
ارقام نجومیہ مین (عا) لکھتے ہین کہ (عالم) کا نصف ہے حاصل نیم ملّا یعنی ان چھ نامون کا محصل
یہ نکلا (انوار الحق نیم ملا شاعر صوفی بیقید) اس سے بہتر دستخط کون کر سکتا ہے ہم تعجب کرتے ہین
کہ سرکار نے یہ لطائف اشارات تو ایسے نفیس نکالے جس سے آپکا کمال علو ذہن پیدا ہے اور
اعتراضات مین وہ غباوت تھی کہ الٰہی پناہ۔ لطیفہ ۶ ہان مجھی کو سہو ہوا پرچہ اعتراضیہ ایک شخص کی
تالیف تو نہین تمام فرق متفرقہ کا نتیجہ بہیجہ افکار ابکار ہے تو دستخط مین جا الثریا پیرا وغیرہ وغیرہ سب کے
نام آپ ہی ہونا ضرور تھے اور اسپر لطف یہ کہ ان نامونکی میزان اعداد ۱۶۶۵ ہے جیسا کہ اوپر واضح ہوا
اور یہی عدد فرق متفرقہ کے ہین طابق النعل بالنعل لطیفہ ۷ یا شاید حیثیہ اسماے مذکورہ سے
حسب مرسوم معلوم علم نجوم تمام کمیٹی کا وصف عام و شامل بتایا ہے یون کہ الثریا منسوب بشمس فارسی آفتاب
حرف آخر (ب) پیرا منسوب بہ قمر اردو چاند حرف آخر (د) منگلا منسوب بمریخ فارسی بہرام حرف آخر
(م) بدھا منسوب بعطارد حرف آخر دال کہ بتصحیف معمائی (ذ) ہے بدا اسا برو جہ معلوم مشتری فارسی
برجیس حرف آخر سین کہ بقاعدہ علم جفر نظیرۂ ابجدی مین (ا) ہے فیثرا زحل عربی طارقی حرف آخر (ق)
حاصل بد مذاق کہ وصف جامع تمام طائفۂ اعتراضیہ ہے لطائف اور بھی نکل سکتے ہین مگر سات نامون مین
سات کیا کم ہین الثوار صاحبو الغافین صاحبو آپنے حضرات اولیائے کرام و علمائے عظام کی شان مین
جیمون کی چال چلکر الذین امنوا کے خنجر مین وانتصروا من بعد ما ظلموا کا جوہر دیکھا وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ نسئال اللہ العفو والعافیہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۝ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین آمین ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۱۶

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مشرقستان قدس

۱۳۱۵ھ

قصیدہ منقبت حضرت نور العارفین الکرام سلالۃ الواصلین العظام سیدنا و مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ دام ظلہم العالی از تصانیف حضرت عالم اہلسنت مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی دام فیضہم القوی اعظم الخلفائی حضور پرنور دریائے رحمت آقائے نعمت اعلیحضرت سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ماہ سیما ہے احمد نوری ۔ مہر جلوہ ہے احمد نوری
نورِ والا ہے احمد نوری ۔ نورِ والا ہے احمد نوری

نہ کھلا کیا ہے احمد نوری ۔ ناز بستہ ہے احمد نوری
دور پہنچا ہے احمد نوری ۔ بہت اونچا ہے احمد نوری

نور سینہ ہے احمد نوری ۔ طور سینا ہے احمد نوری
وصف اجلی ہے احمد نوری ۔ کشف اخفی ہے احمد نوری

عہد ادنیٰ ہے احمد نوری ۔ شہد اصفیٰ ہے احمد نوری
جلب اقویٰ ہے احمد نوری ۔ سلب اتقیٰ ہے احمد نوری

نجم سے ماہ مہ سے مہر ہوا ۔ گھر یوں بنا ہے احمد نوری
مہر سے ماہ مہ سے نجم ہوا ۔ الجھی نیچا ہے احمد نوری

اُسکے مدرک ہیں ذوق طیبات ۔ علم اعلیٰ ہے احمد نوری
برکاتی جہاں جمی ہو برات ۔ اُٹھ میں وہ اٹھا ہے احمد نوری

شمس دین کی شعاعوں کا تیر ۔ مہر یہ مہرا ہے احمد نوری
تار انظار رحمت سے بنا ۔ تیرا جامہ ہے احمد نوری

رشد و ارشاد کا ترے سہرا ۔ آنکھ تارہ ہے احمد نوری
قادریت سے چشتیت بہم ۔ گنگ دو پکا ہے احمد نوری

رفع توحی میں ضمع سجدے میں ۔ ق لاَ وَ اِلّا ہے احمد نوری
ذکر ایسا کہ کلمے کی انگلی ۔ خود سراپا ہے احمد نوری

قومہ سیدھا رکوع دوہرا ۔ ق الف لا ہے احمد نوری
صحف اثبات کا مقام بلند ۔ یوں دکھاتا ہے احمد نوری

میرا مرشد ہی مصحف ناطق ۔ نوری آیہ ہے احمد نوری
مہبط فضل شیخ تا برکات ۔ پنجسورہ ہے احمد نوری

حرز ہیں اُسکے پیرو آبہ پیر ۔ بیت اقصیٰ ہے احمد نوری
اسم اعلیٰ ترا تعالی اللہ ۔ با مسمیٰ ہے احمد نوری

آسمان سے اتری ہیں اسما ۔ نام کیسا ہے احمد نوری
نام بھی نور حسن نام بھی نور ۔ الغرض دونا ہے احمد نوری

نور سرکار رات دونا ہے ۔ ق دن سوایا ہے احمد نوری
کیجیے عکس مثل کہ نا تشنہ کا ۔ نور اَنشا ہے احمد نوری

قرب اُس اعلیٰ ہستی ہیں تجھ جیسا ۔ قصر اَو ادنیٰ ہے احمد نوری
لا ولد رہتے ہیں تمام ابدال ۔ فرد و تنہا ہے احمد نوری

پسر و بنت و نبیرہ نور — نور آبا ہے احمد نوری
شکل دیکھو تو نور کی تصویر — نوری پتلا ہے احمد نوری
انجمن ہو رہی ہے مشرقِ نور — جلوہ فرما ہے احمد نوری
طالبانِ حریمِ حق کے لیے — راست قبلہ ہے احمد نوری
بندِ تعویذ سے کشائش نے — قول باندھا ہے احمد نوری
اچھے پیارے کے دل کا ٹکڑا ہے — اچھا اچھا ہے احمد نوری
گلِ بغداد کی مہک میں بسا — بھینا بھینا ہے احمد نوری
ہو مصفی عسل ابو نے رواں — میٹھا میٹھا ہے احمد نوری
اسکے ارشاد میں دلیلِ یقین — شک مٹاتا ہے احمد نوری
گھر جسے بہائے نور و بہا — تیرا شجرہ ہے احمد نوری
مرجع الاولیا علی ولی — تیرا دادا ہے احمد نوری
زینتِ زین عابدین سے ترا — حسن نکھرا ہے احمد نوری
صادقِ رفض سوز کا پرتو — تجھ پہ سجا ہے احمد نوری
امر رضائے رضی رضا کا رضا — تجھ سے جیتا ہے احمد نوری
سر میں ساری ہی سرِ پاک سے — سر پہ سایا ہے احمد نوری
شبل شبلی ہے قوم شیر زا — شیر شیرزا ہے احمد نوری
بو الفرح کے لیے فرح دیدے — عیب ڈھکیرا ہے احمد نوری
بوسعید ہی سعید کتنا سعید — تیرا تارا ہے احمد نوری
عبد رزاق ہیں سیلِ رزق — تو سہارا ہے احمد نوری
تازی کونپل علی کی ڈالی میں — تیرا بالا ہے احمد نوری
حسنی احمدی حسین حمید — خوش ستودہ ہے احمد نوری
گلِ خنداں باغ ابراہیم — تیرا چہرہ ہے احمد نوری
نور قاضی ضیا کے پرتو سے — نور اضوا ہے احمد نوری

اُسکی ہستی ان جہاں میں کی — ابن زہرا ہے احمد نوری
نام پوچھو تو نور کی تنویر — نور معنے ہے احمد نوری
بام و در کی ضیا سے روشن ہے — نور بالا ہے احمد نوری
ڈور گنڈے سے یہ چار عنصر کے — تیرا گنڈا ہے احمد نوری
نقشے جسکے زمیں تیری ہمت — نقش پہ وہ ہے احمد نوری
بھولی صورت سے ہی نور کی مورت — پیارا پیارا ہے احمد نوری
ابرِ برکات کی ٹپک میں دھلا — اجلا اجلا ہے احمد نوری
ہو عوارف کا نور بار سراج — جگ اجالا ہے احمد نوری
اسکو لب ہا میں کلید کشف کی ہے — فتح دولہا ہے احمد نوری
سید الانبیا رسول اللہ — تیرا بابا ہے احمد نوری
وہ حسینی حیا ہوئی رنگت — گل سے زیبا ہے احمد نوری
مصحفِ ناطق اسکی عمر باقر — علم کا پارہ ہے احمد نوری
شان کاظم دکھا کے معتمدِ عالم — تیرا منشا ہے احمد نوری
فضل معروف کے ترا معروف — شہر شہرہ ہے احمد نوری
سید الطائفہ کا طائفہ ہے — ہم کو کعبہ ہے احمد نوری
عبد واحد کے بحرِ وحدت میں — دُرِّ یکتا ہے احمد نوری
حسن بوالحسن یہ تیرا حسن — کیا نرالا ہے احمد نوری
غوثِ کونین کی غلامی سے — جگت آقا ہے احمد نوری
نصر و بو نصر اسکے نصر و نصیر — ناصر اپنا ہے احمد نوری
شاہ موسیٰ کے گورے ہاتھ نکلا — ید بیضا ہے احمد نوری
دیکھو جلوہ بہاء الدین — آئنہ سا ہے احمد نوری
خود سمکاری کی قدسا شمس — ہمکو داتا ہے احمد نوری
اے جمالی جمیل شان جمال — تجھ میں جلوہ ہے احمد نوری

حمد کے دونوں پالے ہیں انکا — فیض عین لطف ہے احمد نوری
برکاتی چمن کا بوٹا ہے — برکت زا ہے احمد نوری
رہے حمزہ کا میکدہ جس کی — بدھ کا ماتا ہے احمد نوری
خسرو اولیا ہیں آل رسول — شاہزادہ ہے احمد نوری
شب بدعت کہیں ہو کافور — نور افزا ہے احمد نوری
سیدھا سادہ ہے لیکن انکو نہ چھیڑ — انکا تو بھلا ہے احمد نوری
خلفائے ثلثہ کا ہے غلام — جب تو ہوتے ہے احمد نوری
و تقیہ نہ کریں عیار — مرگ شیعہ ہے احمد نوری
بان نہیں کفر پہ حمیر تو عبید — شاخ حرم ہے احمد نوری
بد مذہبو نہ تیر اشہب ہے تیغ — انکو صفرا ہے احمد نوری
اے ظلم لعنت ہونے کے مجھ پہ دور — تجھکو بجرا ہے احمد نوری
ظلمت غم تو نور مجھ کو دبائے — میرا ماوا ہے احمد نوری
حجلہ میں شاہزادہ اسکا تو — پیارا بیٹا ہے احمد نوری
تیرہ بختی نے کر دیا اندھیر — نور آکے کیا ہے احمد نوری
لاکھ اپنا بنائیں غیر آئے — سپر ہمارا ہے احمد نوری
دیکھو [illegible] — دل ٹھکانا ہے احمد نوری
خاک ہم [illegible] ہی — تو تو دریا ہے احمد نوری
[illegible] کریم ابن کریم — کرم آما ہے احمد نوری
انکا [illegible] رضا ہمارا ہے — یار بیڑا ہے احمد نوری

شان انوار فضل فضل اللہ — تجھ سے پیدا ہے احمد نوری
باغ آل محمد ہے نہال — پھول کھلا ہے احمد نوری
آل احمد ہیں مصطفے کے جان — ماہ پارہ ہے احمد نوری
میرے آقا کا لاڈلا بیٹا — ناز والا ہے احمد نوری
رفض و تفضیل ندوہ کا قاتل — سنت آرا ہے احمد نوری
دیکھے سب ہیں شہر کے ہر شیخ — سب سے اولیٰ ہے احمد نوری
والقہ آنکھا [illegible] — دل سے شیدا ہے احمد نوری
[illegible] — مرد حق کا ہے احمد نوری
[illegible] — حق کا جمعہ ہے احمد نوری
جلتے ہیں تیرے گرم [illegible] سے — انکو سودا ہے احمد نوری
شب باطل کا اب سویرا آیا — حق کا تڑکا ہے احمد نوری
تیری رحمت پہ تیری نعمت — میرا دعوے ہے احمد نوری
میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا — مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
نور اسم مجھے بھی چمکا دے — نام تیرا ہے احمد نوری
دودھ کا دودھ پانی کا پانی — کرنیوالا ہے احمد نوری
تو ہنسا دے کہ نفس نے ستم — خون رلایا ہے احمد نوری
خاندانی کرم قدیمی جود — تیرا حصہ ہے احمد نوری
میرے حق میں مخالفوں کی سن — حق یہ میرا ہے احمد نوری
ہیں رضا کیوں [illegible] — حال تمہارا ہے احمد نوری

بشارت اس قصیدہ کو استماع فرماکر حضور ممدوح نے حضرت مصنف کو ایک نفیس عمامہ معطر و معنبر عطا فرمایا اور اپنے دست اقدس سے مصنف کے سر مبارک پر باندھا جناب مولانا مطیع الرسول مولوی محمد عبد المقتدر صاحب قادری بدایونی مدظلہ نے اس عطیہ بہیہ کی تاریخ فی البدیہہ تاج الفخر ۱۳۱۲ھ پائی والحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین آمین

بقیہ فہرست بعض مقاصد و فوائد شرعیہ و شعریہ این رسالہ نور

ای روبہک چرا ننشستی بجای خویش * با شیر پنجہ کردی و دیدی سزای خویش

فہرست اُن تین سو کمالات جہالات کی جو طائفہ اعتراضیہ سے معدود سطرون مین ظاہر ہوئے

نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ	نمبر سطر	نمبر صفحہ
[illegible]	٦	[illegible]	٦١	[illegible]	٢٩	[illegible]	٢٦	[illegible]	١٤	[illegible]	٢٣	[illegible]	٢٣	[illegible]	١٣	[illegible]	١٥	جملہ	٥
	٨		٦٤		٣١		٣٢		١٨		٢٧		٢٤		١٤		١٤		٢
	١٠		٦٤		٣٤		٣٦		٢١		٢٩		٢٦		١٥		١٤		٠
	١١		٦٨		٣٥		[illegible]		٢٢		٤٤		٢٦		١٦		١٧		١
	١١	جملہ	٣٤		٤٢	جملہ	١٤		٣٠		٥٤		٣١		١٦		٣٠		٥
	١٤		١٠		٤٤		٢٦		٣٤		٦٧		٣٥		١٧		٣١		٠
	١٨		١٠		٤٨		٢٧		٣٣		٦٩		٣٥		١٨		٣٣		١
	٢٠		١١		٥٣		٣٤		٣٤	جملہ	١٠		٣٥		١٨		٣٣		١٨
	٢١		١٤		٥٤		٤٠		٤٧		١٠		٤١		١٨		٣٣		٨
	٢٢		١٥		٦٢		٤٨	جملہ	٥		٢٢		٤٢		٢١		٣٢		١٤
	٢٣		١٦		٦٥		٤٩		٩		٥٣		٤٥		٢٤		٤٢		١٥
	٢٤		٢٢		٦٦		٣٤		٥		٦٨		٤٧		٢٦		[illegible]		١٤
	٢٥		٢٥		٦٨		٣٢		١٢		٤٤		٥٣		٣٠		[illegible]		١٨
	٢٦		٢٦		٦٩		٠		١٤		٦		٥٤		٣١		٤٠		٢١
	٢٧		٢٨	جملہ	٦٩		٠		١٩		٦		٥٩	جملہ	٣١		٤٨		٢٢
	٢٥		٢٨		٧٠		:		٢٣		٦		٥٩		٣٣		١٠		٢٣
	٢٩		٢٩		١٦		١		٢٦		١٠		٥٩		٣٥		٢		٢٢
	٣٠		٣٨		١٤		٧		٢٧		١٨		٧٠		٣٦		٢٤		٢٤
	٣٢		٤٥		٢٤		١٤		٣٤		١٩		٦٣		٤١		٣		٢٤
	٣٥		٤٨		٣١		١٧		٣٥		٢٢		٦٣		٤٢		٣٤		٢٨
	٣٨		٥٣		٤٣		١٨		٣٦		٣٩		٦٣		٤٤		٤٢		٣٠
	٣٩		٦٦		٤٤		٢١		٤٢		٤٣		٦٦		٤٤		٤٩		[illegible]
	٤١		٦٩		٤٩		٣٤		٤٠		٤٥		٦٩		٤٤		٥٠		٤٤
	٤٢		٧٠		٥٤		٣٦		٤٧		٤٩		٦٩		٦		٥٠		٤٧
جملہ	٤٣	جملہ	١٤		٦١		٣٦		٤٢		٥٥		٦٩		٤٦		٥٠		٤٧
	٤٥		١٩	جملہ	٩		٤٧		٤٤		٦٠		٢٧		٤٧		٥٤		٤١
	٤٧		٢٠		٤	جملہ	١٧		٩		٤٢		٩		[illegible]		٥٤		[illegible]
	٤٨		٢٢		١٦		٢٤		١٥	جملہ	١٤		١٠		٨		[illegible]		[illegible]
	٥٤		٤٢		١٦		٤٠		١٤		١٤		١٠		٨		٦٦		٦٦
	٦٠		٤٧		١٦	جملہ	[illegible]		١٩		٢٢		١٣		١٣		٦٦	جملہ	٤٢

